بیادگار شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہ

جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج بہار کا علمی ادبی دینی دعوتی اور اصلاحی ترجمان

سہ ماہی ندائے حسین کشن گنج

اکتوبر، نومبر، دسمبر 2024

ندائے حسین کا فتنۂ شکیلیت نمبر

ایڈیٹر

بلال احمد مولانا محمد غیاث الدین قاسمی

استاذِ عربی جامعہ حسینیہ مدنی نگر

Printed by : Taj Offset Press Dariyapur Patna-4, Mob. :9334020186

Quarterly Kishanganj

Nida-e-husaiN

Oct,Nov,Dec 2024, Vol 08, Isu 33

جامعہ حسینیہ مدنی نگر فرنگورا کشن گنج بہار کی

تعمیری سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

Share/Sqf.	Rupees	حصہ فی اسکوائرفٹ
1	1,000.00	1
5	5,000.00	5
10	10,000.00	10
25	25,000.00	25
50	50,000.00	50
100	1,00,000.00	100
500	5,00,000.00	500
1000	10,00,000.00	1000
6150	61,50,000.00	6150

ITEM	قیمت	سامان
Bricks	4,75,000.00	اینٹ
Cement	8,92,500.00	سمینٹ
Sand	1,44,000.00	بالو
Chips	3,60,000.00	گٹی
Steel	18,00,000.00	اسٹیل
Door & Window	8,00,000.00	دروازہ، کھڑکی
Grill Work	8,00,000.00	گریل
Labor Charge	14,01,400.00	مزدوری
Painting	6,25,000.00	پنٹینگ
Plumber Work	2,22,100.00	پلمبر سامان
Miscellaneous	70,000.00	متفرق
Total	61,50,000.00	ٹوٹل



SCAN WITH ANY UPI APP

BANK DETAILS:

Shaikhul Islam Educational And Welfare Trust
A/C 920020056472638
IFSC UTIB0001076
Axis Bank Kishanganj

Jamia Hussainia Madni Nagar
PNB Bank A/C No: 06961010000720
IFS Code PUNB 0069610

JAMIA HUSAINIA

Madni Nagar, Faringora, Ward No.-09, Kishanganj (Bihar)- 855107
9472477241, 9973014786, 9973918786

www.jamiah.in

دفتر ندائے حسین جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج بہار ۸۵۵۱۰۷

دفتر ندائے حسین جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج بہار ۸۵۵۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیادگار شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہ

جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج بہار کا علمی ادبی دینی دعوتی اور اصلاحی ترجمان

سہ ماہی

ندائے حسین کشن گنج

اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۲۴ء

جلد ⑧ شمارہ ۳۳

فتنۂ شکیلیت نمبر

زیر سرپرستی حضرت اقدس الحاج مولانا محمد غیاث الدین صاحب قاسمی مدظلہ

بانی ومہتمم جامعہ ہذا وخلیفہ مجاز فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحبؒ

ایڈیٹر

بلال احمد مولانا محمد غیاث الدین قاسمی

استاذِ عربی جامعہ حسینیہ مدنی نگر

شائع کردہ

دفتر ندائے حسین جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج بہار الہند ۸۵۵۱۰۷

+91 9113721549

+91 9472477241

E-mail: nidaehusain@gmail.com / skbilalahmad@gmail.com

مشمولات پر ایک نظر

نوٹ: مضمون نگار کی رائے سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں ہے۔

عرض مرتب

امت مسلمہ کے متفقہ عقائد میں سے ظہور مہدی اور نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام کے دو عقیدے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں بیان کردہ علامات کے مطابق یہ دو الگ الگ شخصیاتیں ہیں، جو امت کے اخیر زمانے میں تشریف لائیں گی اور اہل حق کے نزدیک اب تک ان کی آمد کی علامات پوری نہیں ہوئی ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے بالکل واضح الفاظ میں ان کی علامات اور نشانیاں کو بیان کردیا ہے، جب یہ علامات ظاہر ہوں گی، کسی کو ذرہ برابر شک وشبہ نہ رہے گا اور یہ محض پیشین گوئیاں نہیں ہیں بلکہ یقینی اور قطعی خبر ہے جو من وعن صادق آئے گی، اس میں کسی تاویل وتحریف کی گنجائش نہیں ہے۔لیکن ناعاقبت اندیش لوگ ہر زمانے میں زبردستی ان علامات کو خود پر فٹ کرنے کی ناتمام کوشش کرتے ہیں۔ انہی میں سے شکیل بن حنیف بھی ہے جو چند سالوں سے مختلف علاقوں اور صوبوں میں اپنے دجالی فتنہ (دعوی مہدویت ومسیحیت اور انکار نزول عیسی علیہ السلام) کا پرچار کررہا ہے اور ہزاروں لوگوں کا ایمان خراب کررہا ہے۔

ان لوگوں کا طریقۂ کار یہ ہے کہ یہ اسلامی لبادہ اوڑھ کر مسجد والے ماحول میں رہ کر مختلف حیلے بہانے سے پہلے لوگوں کو علماء سے بدظن کرتے ہیں۔ پھر دوسرے مرحلے پر علامات قیامت اور اس کی نشانیوں میں الجھا کر شکوک وشبہات کے جراثیم پیدا کرتے ہیں۔ پھر عربی علوم وہ قواعد سے نابلد لوگوں کو ترجمہ کی مدد سے احادیث کے چند جملے یاد کرواتے ہیں اور ان کی من گھڑت معانی ومطالب سمجھا کر ان میں یہ خیال پیدا کردیتے

ہیں کہ وہ اپنے ناقص علم وفہم کو کامل باور کرنے لگتا ہے، اب وہ دوسرے پر قطعی اعتماد نہیں کرتا، بلکہ اپنے جہلِ مرکب کو صحیح اور باقی سب لوگوں کو غلط سمجھنے لگتا ہے اور لاکھ سمجھانے کے باوجود سمجھ کر نہیں دیتا۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ فتنۂ شکیلیت میں کوئی نئی بات نہیں ہے جو ماضی کی فتنوں میں نہ ہو البتہ جس دور میں اس فتنے نے سر اٹھایا ہے اس میں ایک بات ضرور ہے کہ پہلے کے لوگ دین کا بنیادی علم رکھتے تھے جس سے فتنے کو پنپنے کا موقع کم ہی ملتا تھا لیکن موجودہ زمانے میں مسلمانوں کا دین اور دینی علوم سے ناواقفیت اور تغافل نے ان فتنوں کا راستہ ہموار کر دیا ہے کہ بہت جلد لوگ ان کی فکر سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

اس مرض کا علاج یہی ہے کہ جگہ جگہ ایمان وعقائد کے تحفظ کی محنت کی جائے، مجالس قائم ہوں، مہینے میں ایک جمعہ عقائد اور فتن کی احادیث پر گفتگو ہو اور اس کام میں تسلسل باقی رکھا جائے۔ پمفلٹ، کتابچے وغیرہ تقسیم کئے جائیں۔ جب مسلمان اپنے ایمان وعقائد کی حقیقت کو سمجھ جائے گا تو ہر قسم کے فتنے —خواہ شکیلیت ہو یا قادیانیت— سے محفوظ رہے گا بلکہ ہر طرح کا فتنہ اس سے دور بھاگے گا۔

شکیلیت اسلام کے متوازی ایک الگ مذہب ہے اور سراپا فتنہ ہے۔ اس کا ماننے والا مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اب تک ملک کے مختلف گوشوں سے اس فتنے سے متعلق خبریں سننے میں آرہی تھیں لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس فتنے نے ہمارے کشن گنج کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ مختلف علماء کرام اور بالخصوص نمونۂ اسلاف حضرت

مولانا محمد غیاث الدین قاسمی زیدہ مجدہ (بانی ومہتمم جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج) کی محنتوں سےلوگ اس فتنے کی سنگینیوں سے باخبر ہوئے اور متعدد افراد دوبارہ اسلام کے وسیع دامن میں واپس آگئے۔ اس کاز کو مزید تقویت پہونچانے، مزید بیداری پیدا کرنے اور ہر فرد بشر تک اسلام کی صحیح بات اور اس فتنے کی ہولنا کی پہنچانے کی غرض سے حضرت والا کا حکم ہوا کہ ندائے حسین کا خصوصی شمارہ بنام "ندائے حسین: فتنۂ شکیلیت نمبر" شائع کیا جائے کہ ان شاء اللہ اس سے اس تحریک میں ایک نئی روح اور امنگ پیدا ہوگی اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ہماری بات پہنچے گی۔ حکم کی تعمیل میں اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کے باوجود محض اللہ ہی کے بھروسے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں ان تمام اکابر علماء کرام کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت نکال کر رسالہ اور ادارے کے نام اپنے پیغامات ارسال کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالی انہیں اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

نیز اس شمارے کو تیار کرنے اور اشاعت کے مراحل سے گزار کر منظر عام پر لانے میں جن حضرات نے بھی تعاون کیا ہے، میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ خیرا

بہت کم وقت میں اس شمارے کو مرتب کیا گیا ہے یقیناً اس میں کمی کوتاہی اور خامیاں رہ گئیں ہیں۔ ارباب علم وفضل سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ کمی کوتاہیوں سے

صرفِ نظر فرمائیں اور اگر کوئی غلطی نظر آئے تو احقر کو اطلاع فرمائیں تا کہ اگلی اشاعت میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

وقت کی قلت کے سبب بہت سے قیمتی مضامین — جن کی اشاعت بے حد مفید ثابت ہو سکتی تھی — اس شمارے میں شامل نہ کی جا سکیں۔ ارادہ یہی ہے کہ ان شاء اللہ اس کے اگلے ایڈیشن میں انہیں شامل کر کے اور مفید بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

آخر میں بارگاہ رب صمد میں دست بدعا ہوں کہ الٰہی! ہماری اس حقیر سی کاوش کو قبول فرما! اس کا فیض اطراف عالم میں عام و تام فرما اور ہر قسم کے فتنوں بالخصوص شکیلیت و قادیانیت سے ہم تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما اور دین متین کی خدمت کے لیے اس حقیر فقیر اور اس کی نسلوں کو قبول فرما! آمین۔

بلال احمد ابن مولانا محمد غیاث الدین قاسمی

استاد عربی جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج وایڈیٹر سہ ماہی ندائے حسین کشن گنج

ندائے حسین ایک دینی، دعوتی اور علمی پیغام ہے، اس کی اشاعت میں حصہ لے کر اس پیغام کو عام کرنے میں ہمارا تعاون کریں!

اظہار مسرت

دنیا کی سب سے بڑی نعمت ایمان ہے، اپنے اور اپنے متعلقین کے ایمان کی حفاظت ہم سب کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ موجودہ زمانے میں مسلمانوں کے ایمان کو چھیننے کی طرح طرح کی اسکیمیں ہو رہی ہیں، فتنوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ یہ دجالی دور ہے، دجل وفریب کا دور دورہ ہے، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بھیڑ کی شکل میں بھیڑیے اہل اسلام کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔ انہیں فتنوں میں موجودہ زمانے کا سب سے بڑا فتنہ "شکیلیت کا فتنہ" ہے، جو ایک طرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ڈاکہ زن ہے تو دوسری طرف اسلام کی بنیادی عقائد اور مسلمہ حقائق کا منکر ہے اور ضروریات دین کا انکاری ہے، بلکہ پس پردہ نبوت کا بھی مدعی ہے؛ جس کے متعلق علمائے حق کا واضح موقف ہے کہ شکیل بن حنیف اور ہر وہ شخص جو اس کی اتباع کرے، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ یہ کذاب دینی تعلیم سے دور سادہ لوح مسلمانوں کا برین واش کر کے علامت قیامت کو سائنسی نقطۂ نظر سے سمجھانے کے بہانے ہزاروں مرد وعورت کا ایمان برباد کر رہا ہے۔ اس کی فتنہ سامانیوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ یہ موجودہ زمانے میں فتنہ قادیانیت سے زیادہ مضر اور ایمان سوز فتنہ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء وعوام بیدار ہوں اور اپنی دینی اہمیت وغیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔ جس طرح ہمارے اکابرین نے فتنۂ قادیانیت کے کفر کو طشت از بام کیا اور اہل اسلام کے ایمان کی حفاظت کی۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ فتنۂ شکیلیت کی ہولناکیوں سے امت کو آگاہ کریں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کریں۔

ہمارا کشن گنج جو مسلم اکثریتی علاقہ ہے بھی بہت بری طرح اس فتنے کی لپیٹ میں

ہے، کئی لوگ مرتد ہو چکے ہیں، باضابطہ ان کی خفیہ مجالس ہوتی ہیں اور اللہ ہی کے فضل و کرم سے کئی شکیلیوں نے احقر کے ہاتھ پر توبہ بھی کیا ہے، لیکن اس فتنے کی مکمل بیخ کنی نہیں ہو سکی۔ اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے علاقے کے علماء کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنے علاقے اور گاؤں محلے میں عوام کے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔

"ندائے حسین" یہ واحد دینی و علمی و ادبی رسالہ ہے جو اتنی مدت سے ہمارے علاقے میں مسلسل شائع ہو رہا ہے اور اللہ ہی کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے اب تک اس کے 32 شمار شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکے ہیں۔ ہمارے علاقے میں شکیلیت کے روک تھام، اور پنپ رہے اس فتنے کی سرکوبی اور علماء و عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ارادہ ہوا کہ ندائے حسین کا خصوصی شمارہ بنام "ندائے حسین : فتنۂ شکیلیت نمبر" شائع کیا جائے۔ الحمدللہ کہ یہ شمارہ عزیزم مفتی بلال احمد سلمہ (استاد عربی جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج) کی شب و روز کی محنتوں اور کد و کاوش سے منظر عام پر آ رہا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی اس خصوصی شمارہ کا فیضان ہمارے پورے علاقے اور اطرافِ عالم میں عام فرمائے، اس کو مقبولیت سے نواز کر ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور آں عزیز کے علم و عمل اور صحت و عافیت میں برکت عطا فرما کر، ان کو دین متین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔

والسلام

(مولانا) محمد غیاث الدین قاسمی

بانی و مہتمم جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج وصدر جمعیۃ علماء کشن گنج

پیغام

حضرت مفتی جاوید اقبال قاسمی صاحب

صدر جمعیۃ علماء بہار

رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت آخری شریعت ہے، آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔آپ کے بعد اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں ہے۔ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو وہ کذاب ہے، دجال ہے اور جو اس کی بات مانے گا وہ بھی مرتد اور کافر ہوگا۔قیامت کا صحیح وقت تو کسی کو نہیں معلوم، لیکن ہمارے نبی ﷺ نے قیامت کی چند نشانیاں اور علامات ذکر کی ہیں جن میں سے حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور اور حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول بھی ہے۔ یہ ہمارا اجتماعی و مسلمہ مسئلہ ہے۔اور نبی پاک ﷺ نے احادیث مبارکہ میں اس کی واضح علامات بھی ذکر کی ہے۔لیکن ہر زمانے میں کچھ ناعاقبت اندیش لوگ جھوٹی مہدویت و مسیحیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور خود بھی مرتد ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی کرتے ہیں۔

انہی کذابوں اور دجالوں میں سے ہمارے زمانے کا کذاب شکیل بن حنیف ہے، جس کا فتنہ ہمارے علاقے میں بھی بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ایک بات یاد رکھیے کہ شکیل بن حنیف اور اس کے ماننے والے سب کے سب مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، جو بھی اس کی بات مانے گا، خسارہ اور نقصان اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے محترم مولانا محمد غیاث الدین قاسمی صاحب کو کہ ان کی فکر سے ندائے حسین کا یہ خصوصی شمارہ شائع ہو رہا ہے۔ان شاء اللہ اس سے علاقے میں بیداری پیدا ہوگی اور لوگ اس فتنے سے روشناس ہونگے۔ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے جس کی تکمیل ہمارے عزیز مولوی بلال احمد سلمہ کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس خصوصی شمارے کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کا فیض عام و تام فرمائے اور اس شمارے کے مرتب اور اس کارِ خیر میں کسی بھی طرح تعاون کرنے والے تمام افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نوازے آمین۔

والسلام

محمد جاوید اقبال قاسمی

صدر جمعیۃ علماء بہار ورکن شوریٰ مدرسہ ہذا

دلی دعاء

حضرت اقدس مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب دامت فیوضہم

(خلیفۂ اجل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حسینیہ راندیر، سورت، گجرات

محترم مولوی بلال احمد سلمہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا میسیج ملا، بہت خوشی ہوئی، بہت دنوں کے بعد آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔جس کام کا آپ نے بیڑا اٹھایا ہے جھوٹے نبیوں کی بربادی کا، اللہ تبارک وتعالی آپ کو کامیابی نصیب فرمائے۔

اور جو پرچہ نکال رہے ہو اللہ تبارک وتعالی اس کو قبول فرمائے اور آپ کو مخلص ساتھی نصیب فرمائے، آپ کو خود اللہ تعالی اخلاص سے مالامال فرمائے اور اس فتنے کو جڑ سے نکالنے کی سعادت اور توفیق نصیب فرمائے۔

آپ کو آپ کے رسالہ کو اور آپ کے ساتھیوں کو، سب کو اللہ تعالی قبول فرمائے۔

فقط والسلام

اظہارِ مسرت

بقیۃ السلف حضرت اقدس الحاج مولانا محمد انوار عالم صاحب مدظلہ العالی
ناظم عمومی دار العلوم بہادر گنج کشن گنج بہار

یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے لئے سب سے بڑی مصیبت ائمہ ٔ ضلال کا وجودِ نامسعود ہے، ملتِ بیضاء کو جتنی زک ان جھوٹے ائمہ نے پہنچائی شاید ہی کسی اور کی طرف سے اتنی زک پہنچی ہو، اس لئے کہ ارتدادانہ خیال رکھنے والے یہ ائمہ ٔ زُور اسلامیانہ آڑ میں اپنی دکان آرائی اور زرطلبی کے لئے ہر وہ اوچھے ہتھکنڈے اپنا لیتے ہیں جن کی کوئی اور ہمت نہیں جُٹا سکتا، چونکہ ان کی باتیں بھی بظاہر اسلام سے ہم آہنگ ہوا کرتی ہیں، اِس لئے بھولے بھالے مسلمان ان کے دامِ تلبیس میں آ کر دائمی خسران اور ابدی نقصان کو اپنا مقدر بنا لیتے ہیں۔

انبیاء و مرسلین کے سرتاج فخر دو عالم ﷺ نے آج سے چودہ صدیاں پیشتر ہی بطور پیشین گوئی ان ائمہ ٔ ضلال کے وجودِ ناپاک کو امت کا فتنۂ عظیم قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمادیا تھا: إِنَّمَا أَخَافُ عَلَىٰ أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ (رواہ مسلم عن ثوبان) یعنی مجھے اپنی امت کے حق میں گمراہ کرنے والے اماموں کی طرف سے بڑا کھٹکا ہے۔

انہی عظیم فتنوں میں ایک فتنہ "شکیلیت" کا بھی فتنہ ہے، جو کافی دنوں تک تو پردۂ خفا میں رہ کر اپنی جڑیں مضبوط کرتا رہا مگر اب اس کی شاخیں ملک کے اکثر صوبوں میں پھیل چکی ہیں، اور اس کے کار پرداز جو بظاہر صالحیت کے لباس میں ہوتے ہیں، اس کو پھیلانے کے لئے احادیث کو توڑ مروڑ کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ بہت سے سادہ دل

مسلمان بالخصوص دینی تعلیم سے بے بہرہ نوجوان آسانی سے ان کے کذب وخدع کے شکار ہوجاتے ہیں۔

اس فتنہ کا بانی شکیل بن حنیف نامی ایک انسان ہے، جوضلع دربھنگہ کے موضع عثمان پور کا رہنے والا ہے، اس انسان نے جب کہ وہ دہلی میں مقیم تھا پہلے مہدویت کا دعوی کیا پھر اس کے بعد غلام احمد قادیانی کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مسیحِ موعود ہونے کا بھی اعلان کردیا۔

جبکہ شکیل بن حنیف کا اپنے دعووں میں جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ بیک وقت خود کے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویدار ہے، حالانکہ یہ دونوں الگ الگ شخصیت کے مالک ہوں گے، علاوہ ازیں احادیث کے اندر حضرت مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی جن علامات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک بھی شکیل بن حنیف کے اندر نہیں پائی جاتی، مثلاً احادیث کے اندر حضرت مہدی علیہ السلام کا نام "محمد بن عبداللہ" اور حضرت مسیح علیہ السلام کا نام "عیسی بن مریم" کہا گیا ہے، جبکہ مہدویت ومسیحیت کے اس جھوٹے دعویدار کا نام شکیل اور اس کے باپ کا نام حنیف ہے۔

الغرض لسانی وقلمی اور تقریری وتحریری اعتبار سے فتنۂ شکیلیت کی سرکوبی، اس کے حوارین کا تعاقب اور اس کے دامِ تلبیس سے سادہ لوح مسلمانوں اور بالخصوص ملت کے نوجوانوں کو تحفظ فراہم کرنا یہ وقت کا سب سے اہم فریضہ ہے۔

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج سے نکلنے والا جامعہ کا سہ ماہی علمی، اصلاحی، فکری اور ادبی ترجمان "ندائے حسین" کا اگلا شمارہ فتنۂ شکیلیت

کے خاص نمبر سے شائع ہونے جا رہا ہے، میں اولا ادارہ کے ذمہ دار حضرت مولانا غیاث الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے رسالے کے مدیر فاضلِ نوجواں عزیزی مولوی محمد بلال سلمہ مدرس و ایڈیٹر ندائے حسین جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج کی توجہ اِس جانب مبذول کی۔

مجھے امید ہے کہ عزیز موصوف کا یہ کارنامہ حلقۂ علم میں نیک نامی حاصل کرے گا اور وابستگانِ ملت اسلامیہ کو شکیلیت کے دامِ تلبیس سے دور کرنے میں ایک نمایاں کردار ادا کرے گا، ان شاء اللہ۔

(مولانا) محمد انوار عالم
(ناظم عمومی دار العلوم بہادر گنج)

پیغام

حضرت اقدس مفتی صبیح اختر صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ اسلامیہ جلالیہ ہوجائی آسام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما

جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج ایک ایسا گلشن علم ومعرفت ہے جس کی بنیاد علاقے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اکابر علماء اور قوم وملت کا درد رکھنے والے اہل دل کے مشورہ سے ۲۸ رشعبان المعظم ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۹ ردسمبر ۱۹۹۷ء میں رکھی گئی تھی اور اس ادارہ کے قیام کے بعد علاقے میں تصحیح قرآن کا ایک عمومی فضا قائم ہوئی اور اس مبارک جامعہ سے بڑے اچھے قلمکار بھی پیدا ہوئے۔

جامعہ کے بانی ومہتمم گرامی قدر عارف باللہ حضرت الاستاذ مولانا محمد غیاث الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ ایک عالم ربانی، ستودہ صفات کے حامل ولی کامل، بزرگ شخصیت ہیں، حضرت والا کو اول دن سے یہ فکر لاحق رہی کہ جامعہ سے ایک علمی ادبی اصلاحی ماہنامہ نکلے چنانچہ چندسالوں قبل ماہنامہ "ندائے حسین" کا اجراء جامعہ کے سابق استاذ جناب مفتی مناظر نعمانی قاسمی صاحب زیدمجدہ کے ذریعہ عمل میں آیا، اب اس ماہنامہ کی ذمہ داری عزیز گرامی جناب مولانا بلال صاحب زیدمجدہ السامی پر ڈالی گئی ہے ماشاء اللہ موصوف زمانہ طالب علمی ہی سے بہت عمدہ لکھتے ہیں صلاحیت کے ساتھ صالحیت میں اپنے والد بزرگ وار کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔

" فتنۂ شکیلیت " اس دور کا خطرناک فتنہ ہے۔ الحمدللہ جامعہ حسینیہ مدنی نگر اور حضرت الاستاذ مولانا محمد غیاث الدین صاحب دامت فیوضہم اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے اول دن سے سرگرم ہیں۔ اس سے قبل بھی ندائے حسین کا خاص شمارہ ختم نبوت کے موضوع پر نکل چکا ہے۔ عزیز گرامی جناب مولانا بلال صاحب زید مجدہ سے معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ عنقریب ردشکیلیت پر ایک خاص شمارہ نکل رہا ہے۔ بندہ دل وجان سے دعاء گو ہے کہ اللہ تبارک تعالی عزیز موصوف کی اس عظیم کاوش کو شرف قبول فرمائے اور شہناز قلم راہ خدا میں اسی طرح رواں دواں رہے۔

والسلام

بندہ محمد صبیح اختر عفااللہ عنہ

(رکن شوری جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج)

ندائے حسین ایک دینی، دعوتی اور علمی پیغام ہے، اس کی اشاعت میں حصہ لے کر اس پیغام کو عام کرنے میں ہمارا تعاون کریں!

فون پے نمبر: 9113721549

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنۂ شکیلیت کیا ہے؟

مولانا محمد الیاس نعمانی ندوی

شکیلیت! نئی قادیانیت، نیا فتنہ آپ کو حضرت کے علم میں ہوگا کہ تقریباً 125 سال قبل قادیان پنجاب کے رہنے والے رمیزہ غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے میں کہا تھا کہ میں وہ مہدی ہوں جس کی آمد کا اعلان رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔نعوذ یاتھا، پھر دعویٰ کیا تھا کہ رسول اللہ(ﷺ) کی بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آخری وقت میں آئیں گے، میں وہی عیسیٰ ہوں۔ میں مسیح ہوں اور اس کے بعد اس نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔اس وقت سے لے کر آج تک تمام علمائے کرام اسے گمراہ اور کافر سمجھتے رہے ہیں۔

کچھ سال پہلے دربھنگہ (بہار) کے رہنے والے شکیل خان نامی شخص نے بھی ایسا ہی دعویٰ کیا تھا۔ یہ شکیل خان بھی اپنے آپ کو مہدی اور مسیح کہتا ہے اور اس طرح ایک نیا فتنہ اور نیا فتنہ وجود میں آیا ہے۔ یہ فتنہ اب کئی شہروں میں بہت گرم ہے۔اس نئی گمراہی کو دعوت دینے والے ہماری ہی مساجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور ہمارے معصوم نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شکل انتہائی عاجز نوجوانوں کی طرح بنالی ہے، تا کہ لوگوں کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکے۔ وہ چپکے سے ہمارے نوجوانوں سے ملتے ہیں اور انہیں علمائے دین سے دور کرنے کی کوشش کرتے

ہیں۔ جب وہ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس جھوٹے شکیل کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو کہتے ہیں۔

یہ لوگ جو چال استعمال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ پہلے کہتے ہیں کہ دجال جس کی آمد کا اعلان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، وہ آ گیا ہے، پھر بتاتے ہیں کہ دجال کے بعد مہدی اور مسیح آنے والے ہیں اور وہ بھی آ چکے ہیں۔ اب ان کے ہاتھ پر بیعت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ شکیل جو اپنے آپ کو مہدی اور مسیح کہتا ہے بہت بدنام ہو چکا ہے اسی لیے وہ کسی کو اس شکیل کا نام نہیں بتاتا۔ اگر کوئی ان سے پوچھے کہ آپ کے مہدی مسیح کہاں رہتے ہیں تو وہ اس کا واضح جواب بھی نہیں دیتے، بس یہی کہتے رہتے ہیں کہ پہلے بیعت کرلو، پھر بتاؤ گے۔

میرے بھائی! یہ بہت بڑی جہالت اور فتنہ ہے۔ اس آدمی کا دعویٰ جھوٹا ہونے میں کیا شک ہے؟ حضرت مہدی کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نسل سے ہوں گے، آپ کے خاندان سے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ سب جانتے ہیں کہ ان کا تعلق بنی اسرائیل کی نسل سے ہے۔ شکیل نہ بنی اسرائیل کی نسل سے ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی نسل سے۔ وہ دربھنگہ، بہار کے ایک پٹھان (خان) خاندان سے ہے۔ پھر وہ اپنے آپ کو مہدی اور مسیح کیسے کہے گا۔ احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور مسیح علیہ السلام آنے کے بعد کھلے میں رہیں گے اور شکیل چھپا ہوا ہے۔ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور

حضرت مسیح دونوں وقت کے ظالموں کے خلاف جہاد کر کے انہیں شکست دیں گے۔ حضرت مہدی عدل کی بنیاد پر اپنی حکومت قائم کریں گے، ایسا کرنا تو دور کی بات، شکیل اس کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا۔ پھر شکیل بہت بدتمیز شخص ہے، شکیل جب دہلی میں رہتا تھا، جب اس کے والد اس سے ملنے آئے تو اس نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی اور گالیاں دینے کے بعد انہیں باہر پھینک دیا۔ کیا ایسی شخصیت کا آدمی مہدی یا مسیح ہو سکتا ہے؟ میرے پیارے بھائیو! میں ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ اس شکیل کو مدعو کرتے ہیں وہ شروع میں اس کا نام نہ بتائیں۔

اس لیے اگر کوئی آپ سے یا آپ کے کسی جاننے والے سے بات کرے اور کہے کہ دجال آ گیا ہے اور مہدی اور مسیح بھی آ چکے ہیں تو ان کی بیعت کر لیں تو سمجھ لیں کہ وہ آپ کو جھوٹا کہہ رہا ہے، شکیل کو دعوت دے رہا ہے، اور چاہتا ہے۔ آپ کو گمراہ کرنے کے لیے، اس لیے خود بھی اس سے بچیں اور اپنے جاننے والوں کو بھی بچائیں۔

فتنۂ شکیلیت کا تعارف اور ہماری ذمہ داریاں

ارالمبلغین لکھنؤ کے زیر اہتمام منعقد ختم نبوت کانفرنس میں کیا گیا

مولانا احمد الیاس نعمانی صاحب کا اہم خطاب

جمع وترتیب: توفیق الرحمن قاسمی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

سب سے پہلے جو بات عرض کرنی ہے وہ یہ کہ یہ فتنہ (فتنۂ شکیلیت) ہے کیا؟

یقین جانیے جب اس کانفرنس کے لیے محنتیں شروع ہوئی ہوں گی اور لوگوں سے رابطے کیے گئے ہوں گے اور محلے محلے یہ بات ہوئی ہو گی کہ کوئی چیز شکیلیت ہے، یا شکیل بن حنیف کوئی شخص ہے، تو ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے بہت سے برادران نے اور بہت سے بزرگوں نے یہ سوچا ہو کہ یہ کس شخص کی اور کس فتنہ کی بات ہو رہی ہے؟ اس لیے یہ سارا کام جس رازدارانہ انداز میں چلتا ہے اس کی وجہ سے عام طور پر لوگ اُس سے واقف نہیں ہیں اور اسی رازداری کے ساتھ بڑے پیمانہ یہ فتنہ پھیل چکا ہے اور خطرناک ہو چکا ہے، اس رازداری نے ایک سب سے بڑا مسئلہ اور چیلنج یہ کھڑا کیا ہے کہ انسان جانتا نہیں ہے کہ یہ کوئی فتنہ ہے اور سامنے سے وہ فتنہ اُس پر حملہ آور ہو رہا ہوتا ہے، یہ ہے اِس فتنہ کی سب سے خطرناک نوعیت۔

ہمارے یہاں حدیث کی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کی جو پیشین گوئیاں ہیں اُن میں قربِ قیامت میں تین شخصیتوں کی آمد کا تذکرہ ہے، ایک دجال، ایک مہدی اور ایک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔ آپ ﷺ نے جو کچھ اِن کے بارے میں فرمایا ہے اُن کا یہ فتنہ سہارا لیتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا بہانہ بناتا ہے۔ وہ لوگوں سے کہتا ہے دیکھو

قربِ قیامت میں یعنی جب قیامت کا زمانہ آئے گا تو دجال کو آنا تھا، آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا، لوگ کہتے ہیں جی ہاں! فرمایا تھا، اب وہ چند علامتوں کا تذکرہ کرتا ہے اور آپ ﷺ نے جس دجال کی پیشین گوئی کی تھی، اُس کے مصداق کو کہیں سے کہیں لے کر چلا جاتا ہے۔ وہ کہتا یہ ہے کہ یہ جو دجال ہوگا اِس کے آنکھوں کے درمیان یا اُس کے پیشانی پر بیچ میں 'کافر' لکھا ہوگا۔ کہتا ہے جی ہاں! اب یہاں دور کی 'کوڑی' لائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اِس زمانہ میں جو دجال ظاہر ہوا ہے وہ درحقیقت امریکہ اور فرانس کا مجموعہ ہے۔ آدمی کے ذہن میں ایک مرتبہ خیال آتا ہے امریکہ اور فرانس کا مجموعہ یہ کیسے دجال ہوسکتا ہے؟

وہ کہتے ہیں آپ عربی میں 'امریکا فرانس' لکھیے اِس میں 'امریکا' میں 'کا' اور 'فرانس' کا 'فر' یہ مل کر 'کافر' ہوجاتا ہے اور یہی مراد تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اِس کے بیچ میں 'کافر' لکھا ہوگا۔

آپ کو شاید اِس سے حیرت ہو کہ لوگ اِس سے متأثر کیسے ہوتے ہیں، چند منٹ بعد ان شاء اللہ اس بارے میں بھی کچھ عرض کریں گے۔

دوسری بات جو اُن (شکیلیوں) کی دعوت ہے یا جن لوگوں کو وہ دعوت دیتے ہیں اُس میں یہ کہتے ہیں کہ اِس دجال کے مقابلے کے لیے سیدنا مہدی اور سیدنا عیسی علیہ السلام کو تشریف لانا تھا چونکہ دجال کا خروج ہوچکا ہے۔ تو اس سے مقابلے کے لیے حضرت مہدی بھی آچکے ہیں اور حضرت عیسی بھی آچکے ہیں اور بہت ہوشیاری کے ساتھ اور تلبیس کی آخری مہارت کے ساتھ یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ یہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخصیت ہیں، ماضی میں اِس طرح کے فتنے رہے ہیں اور یہ تازہ فتنہ بھی یہی کہتا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ اگر ہوش وحواس سلامت ہو اور دین کا کچھ علم ہو تو اِنسان اِن باتو ل کو سن کر یہ کہہ دے کہ تم جھوٹ کہہ رہے ہو، جو کہتے ہو وہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ

رسول اکرم ﷺ نے دجال کی سلسلے میں جو پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، اُن سے بالکل واضح ہے وہ ایک شخص ہوگا کوئی قوم یا دو ملکوں کا مجموعہ نہیں۔ آپ ﷺ نے اُس کا حلیہ بتلایا ہے۔ اُس کا رنگ وروغن بتلایا ہے، اُس کے بالوں کی کیفیت بتلائی ہے اور یہاں تک فرمادیا ہے کہ فلاں قبیلے کے فلاں شخص کے مثل اُس کی صورت ہے۔ اب کوئی آکر آپ سے کہنے لگے وہ امریکہ اور فرانس کا مجموعہ ہے اور وہ جو حدیث میں ہے کہ اُس کی ایک آنکھ ہوگی اُس کا مطلب 'سٹیلائٹ' ہے اس لیے کہ سٹیلائیٹ ایک طرف کو دیکھتی ہے یا یہ کہ اُوپر کو نہیں دیکھتی ہے یا اس طرح کے دسیوں باتیں۔ یہ چیزیں تو ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ بالکل بدیہی طور پر غلط بات ہے اور اِس سے انسان حیرت کرتا ہے کہ کوئی اِس سے گمراہ کس طرح ہوجاتا ہے۔ پھر حضرت مہدی کے سلسلے میں حضور اکرم ﷺ نے جو باتیں بتلائی ہیں اُن میں دو باتیں ذہن میں رکھنے کی ہیں۔ ایک یہ کہ اُن کے بارے میں جو حدیثی راویات موجود ہیں۔ اُس کی رو سے اُن کا نسب نامہ تک بتلادیا گیا ہے، وہ حضرت فاطمہؓ کی نسبی اولادمیں ہوں گے اُن کا نام محمد ہوگا، اُن کے والد کا نام 'عبداللہ' ہوگا، اُن کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ ابوداوٗد میں ایک پورا باب ہے، جس میں یہ روایتیں ہیں۔

اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کے سلسلے میں جو حدیثیں ہیں اُن سے بھی یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ وہ عیسی بن مریم ہوں گے، مسلم شریف کی صحیح حدیث میں اُنہیں 'عیسی بن مریم' کہا گیا ہے، وہ حضرت مریم کے صاحبزادے ہوں گے، یہ وہی حضرت مریم ہیں جو بنی اسرائیل کی تھیں، اسی طرح قرآن مجید نے اُن کے سلسلے میں کہا ہے: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ کہ اُن (حضرت عیسی علیہ السلام) کے انتقال سے پہلے تمام اہلِ کتاب اُن کے اوپر ایمان لاچکے ہوں گے۔

یہاں جس شخص کو مہدی اور مسیح بنا کر پیش کیا جاتا ہے جس کی دعوت دی جاتی ہے وہ

نہ تو رسول اکرم ﷺ کی نسل سے ہے، نہ اُس کا نام وہ ہے جو نام بتایا گیا ہے پھر مسیح و مہدی علیہم السلام دونوں دو شخصیتیں ہیں۔ایک ہی شخص کو اُس کا مصداق قرار دے دیا جاتا ہے۔ اِس سے بڑھ کر کہ بات یہ ہے حضرت مہدی کی آمد اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا مقصد ہے دجال کی طاقت کو ختم کرنا، اسسے مقابلہ کرنا اور اُس کو پست کرنا۔اور جو شخص اپنے کو مہدی اور مسیح ہونے کا دعوے دار ہے وہ نہایت راز دارانہ طور پر خفیہ طور پر رہتا ہے، مقابلہ کرنا، لڑائی کرنا، اُن کو شکست دینا، تیاریاں کرنا یہ سب نہ اُس کا موجودہ صورتِ حال ہے اور نہ ہی اُس کے مستقبل کے منصوبوں میں یہ باتیں ہیں۔ اب ایسے شخص کی دعوت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ مہدی اور مسیح ہے اور آپ کو حیرت ہوگی ملک میں لاکھوں لوگ کہتے ہیں آمنا وصدقنا۔

اب میرے بھائیوں اور بزرگوں!

بات یہ عرض کرنی ہے کہ ایسی بدیہی غلط بات کو لوگ مان کیوں لیتے ہیں؟ کیوں اس پر ایمان لاتے ہیں، کیوں اُن پر یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ اُس کو مہدی و مسیح مان کر اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے سب کچھ تج دیتے ہیں۔میری ملاقات خود ایک نوجوان سے ہوئی اُس نے کہا:

''مولانا جب مجھ سے بات کہی گئی تو میں دو راتیں سو نہیں پایا کہ تم سو رہے ہو، پی رہے ہو، کھا رہے ہو، کمانے میں لگے ہو اور مہدی و مسیح کی آمد ہو چکی ہے''

یہ کیفیت طاری کردی گئی ہے مخاطب کی۔

سوال یہ ہے کہ ایسا ہوتا کیوں ہے؟

اصل میں وہ جو شکیلی داعی ہوتا ہے جو محنت کرتا ہے، اُس کا ظاہری حلیہ، اُس کی ظاہری دین داری کی کیفیت وہ ہم لوگوں کو یا ہمارے سادہ لوگوں کو حد درجہ متأثر کردیتا ہے، ٹخنہ سے بہت اوپر پاجامہ پہننا، لمبی داڑھی، ہر گفتگو سے پہلے وضو کرنا، مسجد میں

بہت اہتمام کے ساتھ اگلی صف میں ہونا، اتنی لمبی سنتیں اور نوافل پڑھنا کے سب سے آخر میں مسجد سے نکلے، جب کہ میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ یہ ظالم پہلی صف میں نماز پڑھنے کے بعد نماز دوہراتے بھی ہیں، اس لیے کہ اُن کی نماز ہمارے امام کے پیچھے اُن کے نزدیک نہیں ہوتی ہے۔ خود میرا اپنا مشاہدہ ہے ہماری مسجد میں ایک شکیلی نماز پڑھ رہا تھا میں نے اُس سے کہا، آپ نے نماز دوہرائی ہے اُس نے کہا نہیں ہم نے نہیں دہرائی، میں نے کہا عشاء کی نماز کے بعد آپ نے چار رکعتیں اور کون سی پڑھی ہیں تو دم بخود رہ گیا۔ یہ کیفیت ہے اُن لوگوں کی۔ مسجد میں دیر تک رہنا اور مسجد کا اعتکاف کر کے جائزہ لینا، بظاہر بہت اچھا وقت اعتکاف میں گزارنا، یہ ساری چیزیں ہوتی ہیں اور ہمارے سادہ لوح تو ظاہری دین داری اور اعمال پر اپنا ایمان لوٹا سکتے ہیں، یہ کیفیت ہے، یہ صورت حال اور طریقہ کار ہے۔

اچھا شروع میں جب یہ دعوت دی جاتی ہے اور جن لوگوں نے اس میدان میں تھوڑا بہت کام کیا ہے وہ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ اِس مجمع میں کئی ہوں گے جو اُن سے ٹکرا چکے ہوں گے۔ وہ (شکیلی) آتے ہیں، باتیں کرتے ہیں، دجال کا تذکرہ کرتے ہیں اور بہت اہتمام کے ساتھ رفتہ رفتہ کرتے ہیں لیکن ساتھ میں ایک کام کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اُن کو گمراہ کرنا بہت آسان ہوتا ہے، سب سے پہلے وہ اپنا تقدس سامنے والے کے دل میں بیٹھاتے ہیں، دوسرا ایک کام کرتے ہیں جو آج کل کا ہر باطل فرقہ اور ہر باطل دعوت کرتی ہے وہ یہ کہ طبقۂ علماء سے بیزار کرنا۔ میں کسی ایک آدھ عالم کی بات نہیں کر رہا ہوں میں پورے طبقہ سے بیزار کرنے کی بات کہہ رہا ہوں۔ یہ تاثر دینا کہ یہ علماء تم کو دین نہیں سکھاتے، باقاعدہ یہ کہی جاتی ہے کہ آج کل کے علماء کو دین کا کچھ علم نہیں ہے، وہ مدرسوں میں صرف نماز، روزہ کے مسائل سیکھتے ہیں، کتاب الفتن جو حدیث کی کتابوں میں ہوتا ہے یا باب اشراط الساعۃ جس میں فتن اور قیامت کے قریب

کے حالات کا بیان ہوتا ہے، وہ حدیث میں اِن (علماء) کو پڑھایا ہی نہیں جاتا ہے، یا یہ کہ اُنہیں اس کی ہوا ہی نہیں لگی، اس لیے اُن سے پوچھنے سے کوئی حاصل نہیں ہے۔ سامنے والا چوں کہ اُس کے تقدس پر ایمان لا چکا ہوتا ہے اور ساتھ میں علماء سے بدظن کیا گیا اور یہ تاثر دیا گیا جو گفتگو کرنے والا ہے وہ علماء سے زیادہ جاننے والا ہے، کم از کم فتن اور اشراط الساعۃ کے بارے میں علماء سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اب صورتِ حال یہ ہوتی ہے کہ سامنے والا جو کچھ بھی کہ لے سب درست ہے، وہ جانتا ہے کہ ہماری مسجد کے امام صاحب، ہمارے علماء کو کچھ نہیں معلوم، یہ بندہ (شکیلی داعی) علاماتِ قیامت کا گہرا علم رکھتا ہے اور ایسا نیک اور ایسا بزرگ ہے، ہمارے مولانا فلاں صاحب سنت موکدہ پڑھتے ہیں اور چلتے جاتے ہیں، یہ بیس بیس منٹ پچیس پچیس منٹ، آدھا آدھا گھنٹہ نمازیں پڑھتا ہے، اس لیے سامنے والا اُس پر بالکل ایمان لانے کی پوزیشن میں پہنچ چکا ہوتا ہے اور وہ ایمان لے آتا ہے۔ اس پوری کارروائی میں شکیل کو چھپا کر رکھا جاتا ہے، نام کہیں نہیں آتا ہے جب تک کہ دس پندرہ نشستیں نہ ہو جائیں اور اطمینان نہ کرلیا جائے کہ پوری طرح بندہ پانی میں اُتر چکا ہے۔ یہ تو اِس فتنہ (شکیلیت) کا مختصر تعارف اور طریقہ کار تھا۔ (اتنی مختصر سی گفتگو میں شاید اِس موضوع پر پوری بات کی بھی نہیں جاسکتی)۔

حضرات ائمہ اور خطباء سے مخلصانہ اپیل

میں یہاں موجود علماء اور ائمہ سے مختصر سی یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اور آپ کے لیے سب سے زیادہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہماری مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں، ہمارے مکاتب میں پڑھ کر بڑے ہوئے ہوتے ہیں، ہمارے خطبے سنتے ہیں، جمعہ کی تقریریں سنتے ہیں، وہ دین کے سلسلہ میں اتنا سادہ کیوں ہوتے ہیں، سامنے والا کوئی بدیہی بات کردے یا کوئی ایسی پٹی پڑھا دے وہ اُس پر ایمان لے

آتے ہیں، یہ بہت سوچنے کی بات ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری دینی رہنمائی کا پورانظام،عوام کے لیے دینی رہنمائی کا پورا نظام عوام کو فکری طور پر مضبوط نہیں کررہا ہے۔ہمیں اِس کے اعتراف میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ طے کرنا چاہیے یہاں یہ پریشانی آرہی ہے اِس کو کس طرح حل کرنا ہے۔ اصل میں وہ پریشانی یہ ہے۔ ہمارے اکثر مکاتب میں ناظرے کی تصحیح اور چند دعاؤں کے یاد کرنے کا جتنا اہتمام ہوتا ہے،عقائد اور بنیادی دین کی تفہیم پر اُتنا زور نہیں دیا جاتا۔تجوید بہت اہم اور ضروری ہے لیکن اسی کے ساتھ عقائد کا بنیادی معلومات کا ہونا اِس سے بہت بڑی چیز ہے۔ میں یہاں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں گرچہ یہ بات بہت نازک ہے لیکن شاید یہاں کہی جاسکتی ہے صحابہ کرامؓ میں بڑی تعداد تھی جو دیکھ کر قرآن مجید نہیں پڑھ سکتی تھی لیکن دین کا گہرا فہم تھا، بقول سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کے اُن کا جو دینی فہم تھا، وہ سب سے زیادہ گہرا تھا، اُنہوں نے جب یہ بات فرمائی تھی،تو علماء تابعین اور حضرات صحابہؓ میں تقابل فرمارہے تھے۔یہ کیفیت تھی۔

ہمارے مکاتب کے نظام میں جہاں بہت سے اچھے مکاتب چل رہے ہیں، بہت ضروری ہے یہ بات کہ عقائد کی صحیح طور پر تفہیم بھی ہو اور عقائد کے سلسلے میں حساسیت بھی پیدا کی جائے ،صرف یہی مسئلہ نہیں ہے ملک کے موجودہ ماحول میں جس قدر عقائد کے سلسلہ میں یہاں تک کہ عقیدۂ توحید کے سلسلہ میں جیسی حساسیت ہونی چاہیے،افسوس کہ بار ہا ہم اور آپ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہمارے لوگوں میں وہ حساسیت نہیں ہوتی۔

دوسری چیز ہمارے جمعہ کے خطبات اور اِن کے موضوعات پر دوبارہ غور کرنا ہوگا، اِن میں ہم کتنا وقت عقائد کی تفہیم میں لگاتے ہیں، کتنا وقت لوگوں کی فکر کو دینی فکر بنانے میں لگاتے ہیں، کتنا وقت ایسا دینی فہم مضبوط کرنے میں لگاتے ہیں کہ جس سے دین کا ایسا فہم پیدا ہوجائے ،عقائد کا ایسا شعور پیدا ہوجائے کہ انسان اس طرح کے فتنوں کا

نشانہ نہ بنے، یہ کام ہمیں لازماً کرنا ہے۔

ایک چیز آخر میں عرض کرتے ہیں اور پھر اپنی بات ختم کرتے ہیں، ہمارے خطباء سے ایک بہت بڑی غلطی ہوتی ہے، ہمارے یہاں اہل سنت کے نزدیک مہدی منتظر نہیں ہیں، اُن کے بارے میں پیشین گوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے،لیکن اہل سنت کے یہاں مہدی مُنتظر نہیں ہیں اور نہ ہی دجال منتظر ہے۔ ہمارے بہت سے خطبا بے احتیاطی میں ایسی بڑی غلطی کرتے ہیں کہ یہ امت مہدی اور دجال کے انتظار میں بیٹھ جائے ۔ یہ باتیں زمین فراہم کرتی ہے ایسے فتنوں کے لیے کہ کوئی آ کر کہہ دے دجال آ گیا ہے اور وہ کہے جی ہاں آ گیا ہے۔ کوئی آ کر کہہ دے مہدی آ گئے ہیں، وہ کہہ دے جی بالکل۔ میرے بھائیو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے جو ان کے لیے زمین فراہم کرتا ہے۔ میں ایسے بہت سے نوجوانو ں کو جانتا ہوں کہ جن کی بے احتیاطیوں نے اُن کو اس فتنہ کا شکار کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس فتنہ سے سچی آگاہی عطا فرمائے ، اِس کی حساسیت کا شعور عطا فرمائے اور اس سلسلہ میں مسلسل کوئی کام کرنے ،ترتیب بنانے ،علاقوں میں محنت کرنے ،مسجدوں میں محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین

شکیلی فتنے سے کیسے بچیں؟

اس فتنے سے بچاؤ کے لیے تین کام ضروری ہے:

(۱) دینی تعلیم کا حصول (۲) علماء سے جڑے رہنا (۳) دعاؤں کا اہتمام

فتنہ سے متاثرہ علاقے اور پھیلنے کی وجوہات

(ملک بھر میں کام کرنے والے ساتھیوں اور سوشل میڈیا کے ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق)

انجینیر ذیشان احمد داودی

1۔ دہلی۔

2۔اتر پردیش: لکھنؤ، کانپور، اناؤ، بنارس، دیوریا، گورکھپور، مئو، گھوسی، بہرائچ، اعظم گڑھ، جونپور، الہ باد فتحپور، سلیم پور، نوئیڈا، اٹاوہ، خورجہ، غازی آباد، آگرہ، سدھولی، سیتاپور، بجنور۔

3۔بہار: پٹنہ، پھگواری شریف، داناپور، سمن پورہ، سبزی باغ مظفر پور، بیگوسرائے، کھگڑیا، گیا، جہان آباد، اورنگ آباد، دربھنگہ، سہرسہ، مدھوبنی، موتیہاری، چمپارن، پورنیہ، کٹیہار، کشن گنج، سیوان، گوپال گنج، چھپرا شیوہر۔

پھگواری شریف وسمن پورہ بہار کے شکیلیوں کا مرکز ہے، جہاں پر پورے بہار سے متاثرین یہیں پر آتے ہیں۔

4۔جھارکھنڈ: گریڈیہ، رانچی، دیوگھر، ہزاری باغ، دھنباد، مدھوپور، بوکارو، جمشید پور وغیرہ۔

5۔مدھیہ پردیش: بھوپال واطراف بھوپال، جبل پور واطراف، ہردہ، چندیری، گنا، اشوک نگر، اندور، گوالیر، جھنڈ، مرینہ، وغیرہ تقریبا پورا مدھیہ پردیش متاثر۔ نیز بھوپال شہر میں شکیلیوں نے اپنی پوری بستی بسا لی ہے۔

6–آندھراپردیش اورتلنگانہ: حیدرآباد،نیلور، وجے واڑہ، ورنگل، کاماریڈی، نظام آباد، کھمام، اونگل۔

7–راجستھان : جے پور، سانگانیر، آمیر، جگت پورہ، کوٹہ، دھولپور، رام گڑھ، سیکر، رامسر، اجمیر، بھرپور، کٹڑتھل، شیکھاوائی۔

8–مہاراشٹر: ممبئی، اورنگ آباد، احمدنگر، جلگاؤں، دھولیہ، پونہ، لاتور، رتنا گری، شولا پور، عثمان آباد، ناگپور، بیر، رائے کھنڈ، ناندیڑ، پربھنی۔

9–گووا۔

10–آسام : گوہائی، دھوبری، کامروپ۔

11–چھتیس گڑھ: رائے پور۔

12– کرناٹک: بینگلور، میسور، دھارواڑ، چکمگلور، شموگا، بلاری، گلبرگہ، بیجاپور، چکبالپور، دودباپور، چنتامنی، دیوناگری، منگلور، بھٹکل، حاسین۔

13–بنگال: کلکتہ، آسنسول۔

14– گجرات: سورت، اون، آنند، احمدآباد۔

15–اتراکھنڈ: دہرادون۔

16– کیرالا: ملاپورم، مانجیری، کالی کٹ، کاسرگوڈ۔

ملک سے باہر: دبئی، جدہ، ریاض، قطر، عمان، کویت، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ وغیرہ میں بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ مردوخواتین دونوں میں تیزی سے پایا جارہا ہے۔

شکیلیت کے پھیلنے کی وجوہات

1 — اصل وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس نے ابتداء میں دہلی، ممبئی، حیدرآباد، جے پور، کوٹہ، بھوپال وغیرہ جیسی جگہوں پر عصری تعلیم حاصل کرنے والے طلباء پر محنت کی اور جب یہ طلبہ فارغ ہوئے تو فتنہ کو اپنے اپنے علاقے میں لیکر گئے۔

2 — ابتداء میں فتنے کو نظر انداز کرنا بھی ایک بڑی وجہ رہی ہے۔ یہ فتنہ بہت ہی راز داری سے محنت کرتا ہے اور جب ہمیں علم ہوتا ہے تو ابتداء میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس سے فتنے کو پھیلنے کا اور موقع ملتا ہے۔

3 — جب اس فتنہ پر کام شروع کیا جاتا ہے تو ہماری محنت فقط ان چند نوجوانوں پر ہوتی ہے جو شکیلی پر چارک ہوتے ہیں یا مشہور کر دیے جاتے ہیں لیکن غیر معروف شکیلی اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔

اس طرح کا ایک واقعہ پیش آیا کہ میرے پاس جبل پور شہر سے ایک ایجنسی والے نے کال کیا اور انہوں نے اپنی تحقیق کے مطابق بتلایا کہ مسلمان یہاں صرف ۵ / ۷ لوگوں کو شکیلی مان رہے ہیں جب کہ ہمارے پاس ایسے ۹۷ لوگوں کے نام ہیں جو شکیل کے پاس ہو کر آئے ہیں اور شکیلی ہیں۔ تو ہماری توجہ کو پھیرنے کے لئے چند نوجوانوں کو ظاہر کر دیا جاتا ہے، باقی شکیلی اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

4 — شکیل ملعون نے اپنے پرانے ساتھیوں میں یہ بات کی ہے کہ **علماء بہت جلدی مطمئن ہو جاتے ہیں، اس لئے اگر کسی علاقہ میں تمہاری نشان دہی ہو جائے تو اپنا کام**

روک کر کچھ دن خاموش رہو اور جب وہ لوگ مطمئن ہو جائیں تو واپس محنت شروع کر دو! (یہ بات ایک توبہ کرنے والے نوجوان کے ذریعہ سے پتہ چلی ہے۔)

چنانچہ دہلی شاہین باغ کی ایک مسجد کے امام صاحب سے اس فتنہ کے بارے میں نے بات کی تو انھوں نے کہا کہ یہ فتنہ کب کا ختم ہو چکا ہے اور آپ اب تک لیکر بیٹھے ہیں، تو میں نے اسی وقت ان کو انہیں کی مسجد میں بیٹھے دو شکیلی بتلائے۔ ایسے کئی واقعات ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صرف جلسہ کر کے کام ختم ہو گیا اور مطمئن ہو جاتے ہیں۔

نیز شکیل ملعون نے اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ اگر علماء مستقل محنت کر رہے ہیں اور تمہاری مخالفت ہو رہی ہے تو تم لوگ ہجرت کر جاؤ! اور تم اور دوسرے ساتھیوں کو وہاں پہنچا دو! اس طرح شکیلی اپنی محنت کرتے رہتے ہیں اور ہمارے ساتھی مطمئن ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ۲۰۱۶ / ۲۰۱۵ء کی بات ہے کہ اس وقت شکیلی دہلی کے اطراف میں تقاضے پر جایا کرتے تھے جیسے میوات، بجنور، مظفر نگر، میرٹھ وغیرہ، نیز ایک صاحب جنہوں نے اب توبہ کر لی ہے، وہ تقاضے پر ممبئی سے پٹنہ آئے، یہ شکیل کے خاص ہوا کرتے تھے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شکیلی اپنے فتنہ کو پھیلانے میں کس طرح منظم ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور ہم چند جلسے کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اخلاص کے ساتھ ہر طرح کے فتنہ کے خلاف محنت کرنے والا بنائے۔ آمین

فتنۂ شکیل بن حنیف اور علماء کی ذمہ داریاں

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانیؔ

اس بات میں اب ادنی تردد کی گنجائش نہیں کہ یہ فتنوں اور آزمائشوں کا دور ہے اور روئے زمین کا کوئی بھی گوشہ ان فتنوں سے محفوظ نہیں۔ملت اسلامیہ پر سازشی فتنوں، گمراہ فرقوں اور باطل تحریکوں کی چوطرفہ یلغار ہے، بدعقیدگی و بدعملی کا فتنہ، مادیت پسندی ونفس پرستی کا فتنہ، خدابیزاری اور دہریت کا فتنہ،تہذیبی زوال اور حیاباختگی کا فتنہ، اسلام دشمنی اور گروہ بندی کا فتنہ اور خود کومہدی موعود اور مسیح ظاہر کر کے مسلمانوں کا استحصال کرنے والے ضمیر فروشوں کا فتنہ۔

آج کے اس خوف ناک ماحول میں گلی گلی، کوچے کوچے اور گھر گھر میں آزمائشوں کی بساط بچھی ہوئی ہے،علم سے محروم حضرات فتنوں کے جال میں گھر کر تباہ ہور ہے ہیں، کفر اپنی پوری توانائی کے ساتھ حملہ آور ہے اور جنگ کی صورت حال یہ ہے کہ اندرون خانہ بھی یہی مشق جاری ہے، اک ذراسی غفلت ہوئی اور لمحے بھر میں آدمی شکار ہوگیا۔ایک طرف اسلام دشمن عناصر اپنی پوری قوت سے حملہ آور ہیں اور دوسری طرف اسلام کا نام لے کر اس کا استحصال کرنے والے بھی اپنا پورا زور اسی پر صرف کرر ہے ہیں۔امت کی آزمائش کا ایسا سخت ترین زمانہ اگر چہ تاریخ میں پہلے بھی رہا ہو؛مگر ان خوفناک اسلحوں کے ساتھ نہیں، اس تسلسل وروانی کے ساتھ نہیں، اس حشر سامانی اور فریب کاری کے ساتھ نہیں۔

دما دم فتنوں کے نزول کی پیشین گوئی دیتے ہوئے مخبر صادق، نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب کہ آپ مدینہ منورہ کے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر لوگوں سے مخاطب تھے :۔ ”میں جو کچھ دیکھتا ہوں کیا تم بھی دیکھتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہارے گھروں کے درمیان اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے ۔“ (بخاری)

صداقتوں کی یہ تعبیر کتنی واضح ہے اور آج کا یہ دور اس پر کس طرح پورا اُتر رہا ہے کہ کسی لفظ سے سرمو انحراف کی گنجائش نہیں ۔ ایک اور روایت میں عصر حاضر کی فتنہ سامانیوں اور ہنگامہ خیزیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: عنقریب کئی فتنے ہوں گے؛ جن میں انسان صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا۔ ہاں جسے اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے محفوظ رکھے ۔“ (ابن ماجہ)

آپ ﷺ کے بیان کردہ ان ہی زہرناک فتنوں میں ایک مہدی و مسیح کذاب ”شکیل بن حنیف“ کا فتنہ ہے؛ جو ان دنوں سرچڑھ کر بول رہا ہے ۔

شکیلی سرگرمیوں کی تازہ رپورٹ:

نئی دہلی (ملت ٹائمز کی خاص رپوٹ) مہدی مسیح ہونے کا دعوی کرنے والے شکیل بن حنیف کا فتنہ مسلسل بڑھتا جارہا ہے، ملت ٹائمز کو معتبر ذرائع سے ملی خبروں کے مطابق ہندوستان بھر میں اب تک 10 ہزار سے زائد مسلمان اس فتنہ کے شکار ہو کر مرتد ہو چکے ہیں، بہار، یوپی اور مدھیہ پردیش جیسی ریاستیں سب سے زیادہ متاثر ہیں، اس پورے

معاملے میں چونکانے والی رپوٹ یہ ہے کہ مرتد ہونے والوں میں 80 فیصد تعداد تبلیغی جماعت سے وابستہ رہ چکے افراد کی ہے۔

فتنہ شکیلیت کے خلاف مسلسل کام کرنے والے جناب ذیشان احمد (خادم مجلس تحفظ ختم نبوت پٹنہ) نے ملت ٹائمز کی آفس میں آ کر آج اس بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ بہار کے دربھنگہ ضلع سے تعلق رکھنے والے شکیل بن حنیف کا دعوی ہے کہ وہ امام مہدی ہے، حالیہ دنوں میں اورنگ آباد کو اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے اور اس کے ماننے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ متعدد شہروں میں شکیل بن حنیف نے اپنا خلفاء بنا رکھے ہیں جو اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ذیشان احمد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ بہار میں پٹنہ، سیمانچل کے اضلاع اور چمپارن سب سے زیادہ اس فتنہ سے متاثر ہیں، تقریبا چار ہزار لوگ اب تک مرتد ہو چکے ہیں، کئی گھرانے مکمل طور پر اس اس فتنہ کے شکار ہیں، دوسرے نمبر پر مدھیہ پردیش کا معروف شہر بھوپال ہے جہاں فتنہ شکیلیت بہت مضبوط ہو چکی ہے اور اب تک وہاں 2500 سے زائد مسلمان مرتد ہو چکے ہیں، تیسر نمبر پر یوپی ہے جہاں گورکھپور، بدایوں، سدھارتھ نگر، رامپور، جونپور سمیت متعدد اضلاع اس کی زد میں ہیں اور تقریبا دو ہزار سے زائد لوگ مرتد ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ آندھرا پردیش، مہاراشٹرا، کرناٹک، گوا سمیت متعدد صوبوں میں بھی یہ فتنہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ (یہ رپورٹ چند سال پرانی ہے، اب تو اس فتنہ اور پروان چڑھ رہا ہے۔)

شکیل بن حنیف کون؟:

شکیل بن حنیف، دربھنگہ، بہار کے موضع عثمان پور کا رہنے والا ایک شخص ہے، جس نے چند برس قبل، جب کہ وہ دہلی میں تھا، سب سے پہلے مہدی ہونے اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی اپنے باطل دعوی کو رکیک تاویلات وتحریفات کے ذریعہ نصوص سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی، ابتداء میں اس شخص نے دہلی کے مختلف محلوں میں اپنی مہدویت ومسیحیت کی تبلیغ کی، دہلی کے زمانۂ قیام میں اس نے خاص کر نوجوان طبقے کو اپنا نشانہ بنایا جو دہلی کی مختلف تعلیم گاہوں میں زیر تعلیم تھا؛ لیکن ہر جگہ سے اسے کچھ دنوں بعد ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، اس کے باوجود عربی کی مشہور مثل لکل ساقطۃ لاقطۃ کے عین مطابق کچھ سادہ لوح مسلمان اس کے ہم نوا ہو گئے؛ مگر ساتھ ہی غیرت منداحباب نے جرئت وہمت کے ساتھ اس کی مخالفت کی، بالآخر اسے دہلی سے ہٹنے کا فیصلہ کرنا پڑا، اور اس نے اپنی تبلیغ کا رخ موڑ دیا اور مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد میں مستقل سکونت اختیار کرلی، اور پھر اس کے کسی خلیفہ نے ایک پورا علاقہ خرید کر اس کے حوالے کر دیا جس میں وہ اور اس کے ”حواری“ رہتے ہیں۔

اس فتنہ کی دعوت اور اس کے داعیوں کا طریقہ کار:

اس سلسلہ میں محترم جناب الیاس نعمانی رقم طراز ہیں کہ: ان لوگوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ خفیہ طور پر کسی نوجوان سے رابطہ کرتے ہیں، یہ نوجوان عام طور پر کسی کالج یا یونیورسٹی کا ایسا طالب علم ہوتا ہے کہ جس کا کسی عالم، دینی جماعت یا دینی تنظیم سے کوئی

رابطہ نہ ہو، یہ پہلے اس سے عام دینی گفتگوئیں کرتے ہیں، اور چونکہ اس فتنہ کے تمام داعی اپنا حلیہ ایسا بنائے پھرتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہر شخص یہی محسوس کرے کہ یہ متبعِ سنت قسم کے دین دار نوجوان ہیں، مثلا لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں، لباس میں لمبے کرتے اور اونچی شلوار کا اہتمام کرتے ہیں، گفتگو میں بار بار الحمدللہ، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، ان شاء اللہ اور ان جیسے دیگر الفاظ کی کثرت رکھتے ہیں؛ اس لیے وہ سادہ لوح اور ناواقف نوجوان ان سے بہت زیادہ متاثر ہوجاتا ہے، اور انہیں بہت دین دار سمجھنے لگتا ہے، اپنی بابت یہ تاثر قائم کرنے کے بعد یہ اپنے مخاطب سے علاماتِ قیامت کا تذکرہ کرتے ہیں اور ان کا مصداق نئے انکشافات، نئی ایجادات اور معاصر دنیا کے بعض حالات وواقعات کو قرار دیتے ہیں، اس درمیان یہ بہت ہوشیاری کے ساتھ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ اپنے مخاطب کے ذہن میں علماء کی تصویر ایسی بنادیں کہ وہ ان کی کسی بات کی تصدیق علماء سے کرانے کی ضرورت نہ سمجھے، مثلا یہ کہتے ہیں کہ علماء کو ان علامات قیامت کا کچھ علم نہیں ہوتا؛ اس لیے کہ انھیں زمانۂ طالب علمی میں یہ حدیثیں پڑھائی ہی نہیں جاتیں، انھیں بس حدیث کی کتابوں کے چند منتخب ابواب پڑھا دیے جاتے ہیں، جن کا تعلق نماز، روزہ جیسے مسائل سے ہوتا ہے؛ تاکہ یہ کسی مسجد کے امام یا کسی مدرسہ کے مدرس بن سکیں۔ انکا مخاطب جواب تک ان کے دین دار ہونے کا تاثر رکھتا ہے، یہ باتیں سن کر ان کو دین کا ایسا ماہر بھی سمجھنے لگتا ہے کہ جو علما سے زیادہ دین کو جاننے والا ہے، اور اب اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ یہ اسے جو بتادیں وہ اس پر یقین کرلے۔

اس کے بعد انھیں باور کراتے ہیں کہ دجال کی آمد ہو چکی ہے، وہ امریکا و فرانس کو دجال بتاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں جو یہ بتایا تھا کہ دجال کی پیشانی پر 'کافر' لکھا ہوگا اس سے آپ ﷺ کا اشارہ یہی دونوں ممالک تھے؛ اس لیے کہ جب ان دونوں کا نام ایک ساتھ لکھا جائے (امریکا فرانس) تو بیچ میں کافر لکھا ہوا ہوتا ہے، دجال کی ایک آنکھ ہونے کا مصداق وہ سیٹلائٹ کو قرار دیتے ہیں ،بعض روایات میں دجال کے بارے میں ہے کہ وہ ایک گدھا ہوگا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد فائٹر پلین ہے، اور اسی طرح کی کچھ اور باتیں کرتے ہیں۔

دجال کی بابت اپنی ایسی گفتگو کے بعد داعیانِ شکیلیت یہ کہتے ہیں کہ دجال کی آمد کے بعد مہدی و مسیح کو آنا تھا، اور وہ آ چکے ہیں، اور اب نجات کا بس یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں، اگر مخاطب بہت سادہ لوح ہوتا ہے اور یہ خواہش ظاہر کرتا ہے کہ مجھے بھی اس 'سفینۂ نجات' میں سوار ہونا ہے تو اسے (عام طور پر) پہلے صوبائی امیر کے پاس بھیجا جاتا ہے، مثلاً یوپی میں بنارس بھیج دیا جاتا ہے، جہاں بنارس ہندو یونیورسٹی میں زیر تعلیم ایک نوجوان سے اس کی ملاقات ہوتی ہے، یہ صاحب یوپی میں اس جھوٹے مہدی و مسیح کے مشن کے امیر بتائے جاتے ہیں، اور پھر کچھ دنوں کے بعد اورنگ آباد بھیج کر شکیل کے ہاتھ پر بیعت کرا دی جاتی ہے؛ لیکن اس بات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے کہ بیعت سے پہلے اس جھوٹے مہدی و مسیح کا اصلی نام سامنے نہ آئے، یہاں تک کہ لوگوں کے دریافت کرنے پر بھی یہ لوگ اس کا اصلی نام نہیں بتاتے

ہیں؛ تاکہ اگر یہ شخص کہیں کسی سے تذکرہ کر بھی دے تو بھی لوگوں کو معلوم نہ ہو پائے کہ یہ کس 'مسیح' کی دعوت دی جارہی ہے۔ (ماہنامہ دارالعلوم: مارچ 2016)

مہدی علیہ الرضوان کا ظہور:

آنحضرت ﷺ احادیث کی روشنی میں سیدنا مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی مندرجہ ذیل شناخت بیان کی گئی ہیں:

حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے۔

مدینہ طیبہ کے اندر پیدا ہوں گے۔

والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

ان کا اپنا نام محمد ہوگا اور لقب مہدی۔

چالیس سال کی عمر میں ان کو مکہ مکرمہ حرم کعبہ میں شام کے چالیس ابدالوں کی جماعت پہچانے گی۔

وہ کئی لڑائیوں میں مسلمان فوجوں کی قیادت کریں گے۔

شام جامع دمشق میں پہنچیں گے، تو وہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے ادا کریں گے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی کل عمر ۴۹ سال ہوگی، چالیس سال بعد خلیفہ بنیں گے، سات سال خلیفہ رہیں گے، دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیابت میں رہیں گے، ۴۹

سال کی عمر میں وفات پائیں گے۔ ”ثم یموت ویصلی علیہ المسلمون“ (مشکوۃ: ۴۱۷)

پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔تدفین کے مقام کے متعلق احادیث میں صراحت نہیں۔البتہ بعض حضرات نے بیت المقدس میں تدفین لکھی ہے۔(الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے وہ جلیل القدر پیغمبر و رسول ہیں۔جن کی رفع سے پہلی پوری زندگی، زہد و انکساری، مسکنت کی زندگی ہے۔

یہودی ان کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ظالم ہاتھوں سے آپ کو بچا کر آسمانوں پر زندہ اٹھالیا۔

قیامت کے قریب دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔

دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی۔

دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار پر نازل ہوں گے۔

پہلی نماز کے علاوہ تمام نمازوں میں امامت کرائیں گے۔

حاکم عادل ہوں گے، پوری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے۔

دجال کو مقام لد پر (جو اس وقت اسرائیل کی فضائیہ کا ایئر بیس ہے) قتل کریں گے۔

نزول کے بعد پینتالیس سال قیام کریں گے۔

مدینہ طیبہ میں فوت ہوں گے، رحمت عالم ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ روضہ اطہر میں دفن کئے جائیں گے۔ جہاں آج بھی چوتھی قبر کی جگہ ہے۔ ’’فیکون قبرہ رابعاً‘‘ (درمنشور بحوالہ تاریخ البخاری)

دجال کا خروج:

دجال اسلامی تعلیمات اور احادیث کی روشنی میں شخص (متعین) کا نام ہے؛ جس کی فتنہ پردازیوں سے تمام انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو ڈراتے آئے۔ گویا دجال ایک ایسا خطرناک فتنہ پرور ہوگا؛ جس کی خوفناک خدا دشمنی پر تمام انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے۔

وہ عراق وشام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا۔

تمام دنیا کو فتنہ وفساد میں مبتلا کر دے گا۔

خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

ممسوح العین ہوگا، یعنی ایک آنکھ چپٹیل ہوگی (کانا ہوگا)۔

مکہ مدینہ جانے کا ارادہ کرے گا۔ حرمین کی حفاظت پر مامور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا منہ موڑ دیں گے۔ وہ مکہ، مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

اس کے متبعین زیادہ تر یہودی ہوں گے۔

ستر ہزار یہودیوں کی جماعت اس کی فوج میں شامل ہوگی۔

مقام لد پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔

وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حربہ(ہتھیار) سے قتل ہوگا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قریباً ایک سو اسی علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری تواتر سے ثابت ہے۔

کتاب وسنت سے ماخوذ ان تفصیلات اور عقیدے کی ضروری معلومات سے شکیل بن حنیف کا موازنہ آسان ہوجائے گا۔

علماء امت کی ذمہ داریاں:

فتنۂ شکیل بن حنیف کی سرکوبی کے حوالے سے جنوبی ہند کی معروف علمی شخصیت، ترجمان اہل سنت حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب مدظلہ، شیخ الحدیث ومہتمم ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد کی تحریر سے یہ چشم کشا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

علماء دین اور ائمہ مساجد اور نظماء مدارس! آپ دینِ اسلام اور مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کی حفاظت پر مامور ہیں،آپ کا یہ منصبِ جلیل اپنی جلالت کے مطابق احساس اور جہد وعمل کا متقاضی ہے،علاقے میں کسی فتنے کی موجودگی اور کسی ایک مسلمان کے بھی متاثر ہونے کی خبر آپ کی نیند اُڑانے اور بھوک وپیاس مٹا دینے کے لئے کافی ہوجانی چاہیئے ؛اسلام کے خلاف اٹھنے والا ہر فتنہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائدِ حقہ کی مخالفت کرنے والا ہر فرقہ بستیوں کو جلا کر بھسم کردینے والی آگ اور آبادیوں کو مٹا کر رکھ دینے والے سیلاب سے زیادہ خطرناک ہے؛علماء کرام کو اطراف واکناف اور گرد

وپیش کے حالات پر بہت گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے، فتنہ کو دیکھنا تو بہت دور کی بات ہے کہ اس کی بوسونگھتے اور بھنک لگتے ہی متیقظ وبیدار ہوکر اور قوتِ ایمانی وغیرت محمدی کا اسلحہ لے کر اٹھ کھڑے ہونا چاہیئے ؛ علماء کی غیرت کے سامنے الحمدللہ تعالیٰ آج تک کسی فتنے کو جمنے کا جگر نہ ہوا ہے اور نہ ان شاء اللہ آئندہ ہوگا۔

علماء کرام !احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے فریضے کو ادا کرنے، ملتِ اسلامیہ کو قزّاقانِ دین ودیانت کی لوٹ مار سے بچانے اور اہل سنت والجماعت کے مقابلے میں سر اٹھانے والے ہر مدعی کا مغرور سر جھکانے اور مکروہ چہرہ دکھانے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت جن چیزوں کی ہے وہ تین ہیں :(۱) علم صحیح اور اس کی تازگی، (۲) عمل صالح کے ذریعہ باطن کی پختگی وتابانی، (۳) آپس کا اتحاد ویک جہتی۔ پہلی صفت کے حصول کے لئے کتبِ عقائد اور ردِّ فرق کا مطالعہ کیجئے، دوسری صفت کے لیئے اکابر علماء دیوبند کی سوانح عمریاں دیکھئے، تیسری صفت کے لئے کسی ولیِٔ کامل کی رہنمائی میں قلب کی صفائی کا انتظام کیجئے، اس لئے کہ صفائے قلب کے بغیر اتحاد لفظ وبیان تک تو ہوسکتا ہے قلب وجان میں نہیں اتر سکتا اور لفظی اتحاد کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہیں بلکہ اور مضر ہے۔

علماء اسلام اور خُدامِ مسلمین!

جہاں تک شکیل بن حنیف کے اس تازہ اور پُراسرار فتنے کا تعلق ہے تو اطلاعات کے مطابق یہ تیزی سے بڑھتا جارہا ہے، مختلف علاقوں سے خبریں آرہی ہیں، چوں کہ

اس فتنے کے داعی ظاہری طور پر متشرع ومسنون حُلیئے بنائے ہوئے ہیں اس لئے عام مسلمان فریب میں مبتلا ہورہے ہیں، خصوصیت کے ساتھ دعوت وتبلیغ سے وابستہ بھولے بھالے اور علم وعلماء سے دور رہنے والے نوجوانوں پر یہ لوگ حملے کرکے دامِ تزویر میں مبتلا کرتے جارہے ہیں، ایسے حالات میں نہایت بیدار مغزی اور حکمتِ عملی کے ساتھ اس فتنے کا تعاقُب کرنے کی ضرورت ہے، اس اعتبار سے بھی اس فتنے کی سنگینی بڑھ جاتی ہے کہ شکیل سے بیعت ہوجانے کے بعد یہ لوگ کسی عالم سے ملنے اور بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور کچھ ایسی کیفیت ہوجاتی ہے کہ سحر وجنون کا شبہ ہونے لگتا ہے، اللہ ہی ملتِ اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔آمین

آخری بات یہ کہ چودہ سوسالہ اسلامی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب تک عوام الناس اپنے کو علماء ومشائخ کا محتاج سمجھتے رہے اور ان کے تابع رہ کر زندگی گذارتے رہے ان کے دین پر کوئی آفت نہ آسکی اور وہ کسی الحاد وزندقہ کے شکار نہ ہوسکے؛ اس کے برخلاف جب جب انہوں نے علماء ربانیین کی سرپرستی اور راہنمائی سے اپنے کو آزاد سمجھنے کا جرمِ عظیم کیا کائنات کا ہر فتنہ ان کے گھر کا مہمان ہوگیا؛ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ علم کی عظمت واہمیت کو سمجھیں اور اس کے حصول کے لئے علماء کرام سے بھرپور استفادہ کریں، قرآن کریم صحیح پڑھنا سیکھیں اور پورے قرآن کی تلاوت کا اہتمام کریں، نیز عقیدہ سے لے کر اخلاق تک دین کے تمام شعبوں میں بقدرِ ضرورت معلومات حاصل کرتے رہیں، علماء کے علاوہ کسی بھی شخص کی بات نہ سنیں اور نہ

اس کا دیا ہوا لٹریچر پڑھیں، کسی شخص کی باتوں اور سرگرمیوں پر ذرا بھی شبہ ہو تو علماء کرام کو مطلع کریں۔(ماہنامہ اشرف الجرائد)

المختصر:

آج کا دور دو بدو مناظروں اور ہزاروں کے ازدحام میں دلیل وحجت کا نہیں ہے، آج ہر تحریک زمین دوز ہو چکی ہے اور بے آواز وہ سب کچھ کہہ دیا جاتا ہے جس کو کہنے کے لئے پہلے بہت بلند آواز آلہ جات کا سہارا لینا پڑتا تھا، آج خاموشیوں میں اس غضب کا شور ہے کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی پڑ رہی اور بند کمروں کی تحریک بغیر کسی شور ہنگامہ کے گھر گھر پہنچ رہی ہے۔ بولنے والے کا چہرہ نظر آتا ہے، نہ کہنے والے کی زبان! مگر یہ کیسا تلاطم ہے کہ فضا در فضا زہر پھیلا ہوا ہے اور پوری فضا زہر سے موسوم ہو ئی جا رہی ہے؟ اب ایسا نہیں ہے کہ گھر کے دروازے بند ہوں گے تو سلامتی ہوگی، بلکہ اب تو یہ حال ہے کہ گھر کا دروازہ قفل در قفل کر دیجئے جب بھی اندر دشمن اپنے زہریلے ہتھیار کے ساتھ موجود ملے گا۔

شکیلیوں کے بے تکے سوالات کا اجمالی جائزہ

از: مفتی محمد اکمل یزدانی صاحب
معاون صدر مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال

شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کی جانب سے دوران گفتگو جو سوالات اور دعوے عام طور پر کیے جاتے ہیں اور عوام الناس کو گمراہ کرنے کی بے جا کوششیں کی جاتی ہیں ،ان کا اجمالی خاکہ حسب ذیل ہے:

(۱) بات صحاح ستہ سے ہوگی اور کسی کتاب سے نہیں۔

(۲) پیشینگوئیاں غیب کا علم ہے جو وقت پر پَرکھا جاتا ہے،اور پرکھنے والا شخص وہ شکیل بن حنیف ہے۔

(۳) حدیث ابن ماجہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دونوں ایک ہی شخصیت کے دو نام بتائے گئے ہیں۔

(۴) بخاری و مسلم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاف صاف پیدا ہونے کا ذکر ہے۔

(۵) حضرت مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہی ہوگا،حدیث میں ایسی صراحت نہیں ہے۔

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس امام کو نماز کے لیے آگے آنے کے لیے کہیں گے اس میں مہدی کی وضاحت نہیں ہے۔وہ امام کوئی بھی ہوسکتا ہے۔

(۷) حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا ذکر نہیں ہے؛ بلکہ پیدا ہونے کا ذکر ہے۔حدیث سے ''من السماء'' کا لفظ پیش کیجیے۔

مذکورہ امور کے علاوہ مختلف قسم کے بے تکے سوالات اور ایک ہی بات کو مختلف پیرائے

میں پیش کر کے عوام الناس اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو حق سے ہٹانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آگے آ رہے سوالات کو پڑھ کر ہر شخص اس حقیقت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ورنہ اس کتاب کے سابقہ اوراق کو پڑھنے کے بعد اس طرح کے سوالات کے جواب دینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ راقم الحروف نے سوالات کی نزاکت اور سائل کی منشاء کو مدنظر رکھ کر جوابات دینے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کے لیے ہدایت کا سامان بنائے۔ آمین۔

سوال نمبر—۱:— بات صحاح ستہ سے ہوگی اور کسی کتاب سے نہیں۔

جواب:— عام طور پر شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کو یہ دھوکہ رہتا ہے کہ احادیث کے باب میں حدیث کی مشہور صرف چھ کتابیں (صحاح ستہ) ہی معتبر ہیں اور صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتابیں زیادہ قابل لحاظ نہیں ہیں؛ چنانچہ شکیلی پیروکار جب کسی کم علم والے ساتھی سے بات کرتے ہیں تو پہلے تو علماء کی مذمت کر کے ان کا رشتہ علماء سے کاٹ دیتے ہیں اور ساتھ ہی دھڑلّے سے یہ بھی کہتے ہیں علماء جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحاح ستہ سے ثابت نہیں کر سکتے، جس سے کم علم رکھنے والا عام آدمی اس شکیلی داعی کے شکنجے کا شکار ہو جاتا ہے اور بے خوف عوام الناس کے سامنے چیلنج کرتا پھرتا ہے کہ علماء صحاح ستہ سے مہدی اور مسیح کو الگ الگ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول کو ثابت کر کے دکھائیں۔ اور جب علماء عیسی علیہ السلام کے آسمان سے نزول کو ثابت کر دیتے ہیں تو اُس شکیلی یہ کہہ کر صاف انکار کر دیتے ہیں کہ یہ صحاح ستہ میں نہیں ہے؛ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دراصل ان شکیلیوں کو صحاح ستہ پر بالکل کوئی اعتماد نہیں ہے؛ چنانچہ جب ان کے سامنے صحاح ستہ کی روایت پیش کر دی جاتی

ہے تو اسے ضعیف کہہ کر انکار کر دیتے ہیں، بھلے ہی وہ حدیث صحیح کیوں نہ ہو۔

جب کہ کسی بھی روایت کی صحت وضعف اور مقبول ومردود کی بنیاد صحاح ستہ کو ہی بنانا اور حدیث کی دیگر کتابوں سے کنارہ کشی کرنا یہ سب سے بڑی بھول اور شیطانی وسوسہ ہے۔ یہ ایک ایسا وسوسہ ہے جس نے دنیا میں کئی فرقے پیدا کر دیے۔ اور آج بھی کئی انصاف پرور لوگ ذہنی الجھنوں کے شکار ہیں؛ جب کہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ احادیث کی صحت وضعف اور مقبول ومردود کی بنیاد ان کی سند اور راویوں کے حالات پر ہے، وہ احادیث خواہ صحاح ستہ میں ہو، یا صحاح ستہ سے پہلے کی کتب حدیث میں ہو یا صحاح ستہ کے بعد کی کتب حدیث میں اور یہ اس لیے کہ صحاح ستہ کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے کہ دین کی ہر بات سے متعلق انھیں میں روایات کا موجود ہونا ضروری ہو اور ان کتابوں کے علاوہ کسی حدیث کی کتاب میں موجود روایت پر عمل نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی صحاح ستہ کے کسی بھی مصنف نے یہ دعویٰ کیا کہ میری کتاب صحاح ستہ میں شامل ہونا چاہیے؛ بلکہ ان کتابوں کی جودت ترتیب اور حسن ابواب کی بناء پر صحاح ستہ کے مصنّفین کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے مدتوں بعد صحاح ستہ کی اصطلاح برصغیر میں وجود میں آئی اور بعد میں پڑھنے پڑھانے کے اعتبار سے محدثین کا تعامل بن گیا۔

کیا شکیل بن حنیف یا اس کا پیروکار صحاح ستہ کی کوئی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بتا سکتے ہیں؟ کیا صحاح ستہ کی اصطلاح کو متفق علیہ ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ہے اور صحاح ستہ کے علاوہ ہر حدیث غیر صحیح اور ضعیف یا موضوع ہے؟ کیا صحاح ستہ کے مصنّفین میں سے کسی نے اپنے ماقبل کی کسی بھی حدیث کی کتاب کو ماننے سے

انکار کیا ہے؟ کیا صحاح ستہ کے مصنّفین میں سے کسی ایک نے بھی اپنی اپنی کتاب کو حدیث کی بنیاد اور اساس کے طور پر پیش کیا ہے؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ سے منقول ساری حدیثیں صحاح ستہ میں جمع کردی گئی ہیں؟ کیا صحاح ستہ اوران سے ماقبل کی ساری کتابوں میں اللہ کے رسول کی ساری حدیثیں جمع ہوگئی تھیں کہ ان کتابوں کے بعد حدیث کی کسی کتاب کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی تھی؟ کیا صحاح ستہ کے مصنّفین نے اپنے سے پہلے محدثین کی کتابوں سے ہی احادیث اخذ کی ہیں یا کچھ روایتیں ایسی بھی تھیں جو سند کے اتصال وغیرہ کا لحاظ رکھ کر اپنی کتابوں میں جمع کی ہیں خواہ وہ پہلے کی کتب حدیث میں ہوں یا نہ ہوں، چونکہ صحاح ستہ کے مصنّفین کا دور تیسری صدی کا دور ہے۔ تو ظاہر ہے یہ حضرات مصنّفین اپنی اپنی صحیح میں جن روایتوں کو لے کر آئے ہیں وہ روایتیں یا تو ان سے پہلے کی کتابوں میں ہوں گی، یا پھر راویوں سے براہ راست ملاقات کر کے اور ہر راوی نے اپنے سے پہلے کے راوی کے حوالہ سے روایتیں جمع کی ہونگی۔ اگر یہ صورت حال ٹھیک ہے اور ایسا ہی ہے تو پھر صحاح ستہ کے بعد کی کتابوں میں یہ صورت حال ٹھیک کیوں نہیں ہے۔ بیہقی وغیرہ کو صحاح ستہ کے بعد کی کتاب مان کر انکار کیوں کردیا جاتا ہے؟ اس طرح کے بے شمار سوالات پیدا ہوں گے جن کا شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکار کے پاس یقینا کوئی جواب نہیں ہے۔ لہٰذا حدیث کے مقبول ومردود ہونے کی بنیاد واساس صحاح ستہ کو ہی ٹھہرانا سرے سے ہی غلط ہے؛ کیوں کہ صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ومقبول نہیں ہے اور غیر صحاح ستہ کی ہر حدیث ضعیف وموضوع اور غیر مقبول نہیں ہے؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صحاح ستہ میں اکثر روایتیں صحیح اور بعض روایتیں ضعیف یہاں تک کہ موضوع ومن گھڑت بھی ہیں اور غیر صحاح ستہ کتب میں بھی اکثر

روایتیں صحیح وحسن ہیں؛ کیوں کہ صحاح ستہ کے مصنّفین نے تمام ہی صحیح روایتوں کے استحصار کے دعوے نہیں کیے کہ غیر صحاح ستہ کتب حدیث کو نظر انداز کر دیا جائے۔

ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ ابن مریم اور خروج دجال سے متعلق خیر القرون سے لے کر ہر دور میں امت کا اجماعی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، حضرت عیسی ابن مریم آسمان سے دمشق میں اتریں گے اور دجال جو عجیب الخلقت انسان ہے اسے قتل کریں گے تو اسے ماننے سے انکار کیوں کیا جارہا ہے؟ بہرکیف صحاح ستہ کا نام لے کر عوام کو دھوکہ دینا یہ کہیں سے بھی روا نہیں ہے۔

اچھا ایک بات اور بتاؤ جب ظہور مہدی، نزول عیسی ابن مریم اور خروج دجال سے متعلق صحاح ستہ کی روایتیں ہی تمہاری نظر میں اساس وبنیاد ہیں، جیسا کہ تم عوام الناس کو صحاح ستہ کے نام سے دھوکہ دینے کی ناپاک کوششیں کرتے ہو تو کیا تم نے کبھی اپنے (حضرت جی شکیل بن حنیف) کی کتاب ''حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشینگوئیاں'' نہیں پڑھیں، جس میں صحاح ستہ کی روایتیں کم، دیگر حدیث کی کتابوں سے روایتیں زیادہ لی گئی ہیں اور من چاہی تشریح سے اپنے ناپاک دعویٰ کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو ایک بار ضرور پڑھیے؛ تاکہ حقیقت تمہارے سامنے واضح ہو جائے۔

صحاح ستہ اصطلاح کی حقیقت:

محدثین کے یہاں صحاح ستہ کی اصطلاح کو بہ تدریج فروغ ملا ہے، سعید بن سکن متوفی ۳۵۳ھ نے چار کتب حدیث، بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد اور نسائی شریف ہی صحاح کتب حدیث قرار دیا ہے: ہذہ قواعد الاسلام، کتاب مسلم وکتاب البخاری وکتاب ابی داؤد وکتاب

النسائی (شروط الائمہ الستہ ص ۱۶) گویا یہ صحاح اربعہ کے قائل تھے، یہی نظریہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی مخرجین صحاح میں پیش کیا ہے۔ترمذی شریف کو کافی بعد میں حافظ احمد بن محمد ابوالطاہر السّلفی متوفی ۵۷۶ھ نے صحاح اربعہ میں شامل کرتے ہوئے صحاح خمسہ کی اصطلاح ایجاد فرمائی؛ چنانچہ علماء اور حفاظ حدیث بالخصوص حافظ ابن الصلاح اور امام نووی بھی انھیں پانچ کتابوں کے کتب اصول ہونے کے قائل رہے اور اسی پس منظر میں امام ابوبکر حازمی نے ''شروط الائمۃ الخمسۃ'' تالیف فرمائی۔

جہاں تک ابن ماجہ کی شمولیت کا سوال ہے تو اس کتاب کی جودت ترتیب اور مسائل کے باب میں کثیر النفع ہونے کی وجہ سے اسے صحاح ستہ میں شامل کرنے والے سب سے پہلے محمد بن طاہر بن علی المقدسی متوفی ۵۰۷ھ ہیں۔ جب کہ آپ ہی کے معاصر محدث رزین بن معاویہ عبدری مالکی متوفی ۵۲۵ھ نے صحاح ستہ کی چھٹی کتاب ابن ماجہ کی بجائے موطأ امام مالک کو قرار دیا ہے۔ ابن الاثیر الجزری متوفی ۶۰۶ھ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ (تدریب الراوی ص ۵۶) بقول محدث ابوالحسن سندھیؒ اکثر متاخرین کتب ستہ میں چھٹی کتاب کی حیثیت سے ابن ماجہ ہی کو مانتے ہیں۔ اور بقول علامہ کتانیؒ بعض حضرات صحاح ستہ کی بجائے صحاح سبعہ کے قائل ہیں۔ پھر بعض حضرات موطا کی جگہ مسند دارمی کو صحاح سبعہ میں شامل مانتے ہیں۔

صحاح ستہ کی اصطلاح کی حقیقت اس طرح ہے کہ:

☆ پہلا دور: صحاح اربعہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی)

☆ دوسرا دور: صحاح خمسہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی)

☆ تیسرا دور: صحاح ستہ(بخاری،مسلم،ابوداؤد،نسائی،ترمذی اورابن ماجہ)

☆ چوتھا دور: صحاح سبعہ(بخاری،مسلم،ابوداؤد،نسائی،ترمذی،ابن ماجہ اور موطا امام مالک،بعض نے مؤطاامام مالک کی جگہ مسند دارمی کوجگہ دی ہے)

خلاصہ یہ کہ صحاح ستہ کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے؛ بلکہ صحاح ستہ کے مصنّفین کے وصال کے بعد یہ اصطلاح بہ تدریج رائج ہوئی،اس پر بھی ائمہ محدثین کا اختلاف موجود ہے،لہٰذا دین کے کسی مسئلہ کے ثبوت کا انحصار صحاح ستہ پر ہی رکھنا کہیں سے روا نہیں ہے۔لہٰذا شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکاروں کے اس طرح کے دعوے کہ ''بات صرف صحاح ستہ سے ہی ہوگی'' یہ ان کی کم علمی اور کم عقلی کی بات ہے۔اس سلسلہ میں مولانا اشرف عباس قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند کا مضمون بعنوان ''صحاح ستہ تعارف وخصوصیات'' بہت ہی قیمتی ہے۔ تفصیلات وہاں پڑھی جاسکتی ہیں۔(ماہنامہ دارالعلوم:شمارہ 3،جلد 98، جمادی الاولی 1435 ہجری مطابق مارچ 2014ء)

یہ اور بھی واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ صحاح ستہ کے مصنّفین نے اللہ کے رسول ﷺ کی تمام روایتوں کو اپنی اپنی کتابوں میں نہ توجمع فرمایا ہے اور نہ ہی ان حضرات مصنّفین نے تمام روایتوں کے استیعاب کے دعوے کیے ہیں؛ بلکہ امام بخاری نے یہاں تک لکھا ہے کہ ما ادخلت فی کتاب الجامع الا ما صح وترکت من الصحاح لحال الطول (میں نے جامع بخاری میں صحیح روایتوں کو لیا ہے اور صحاح میں سے بہت ساری روایتوں کو طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے)(حضرت خلیفۂ مہدی ص:٦٧ بحوالہ مقدمہ ابن الصلاح ص:٢٦)

بہر کیف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے مطابق چھ کتابیں جو کہ اسلام میں مشہور ہیں،

محدثین کے مطابق وہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ ہیں۔ان کتابوں میں حدیث کی جتنی قسمیں ہیں صحیح، حسن اور ضعیف، سب موجود ہیں اور ان کو صحاح کہنا تغلیب کے طور پر ہے۔(ماہنامہ دار العلوم بحوالہ اشعۃ المعات)

اور بقول مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ــ"صحاح ستہ کے نام سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں ہر حدیث صحیح ہے اور بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں؛ لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔واقعہ یہ ہے کہ نہ صحاح ستہ کی ہر حدیث صحیح ہے اور نہ اُن سے باہر کی ہر حدیث ضعیف ہے؛ بلکہ صحاح ستہ کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان چھ کتابوں کو پڑھ لے اس کے سامنے اصولِ دین سے متعلق صحیح روایات کا ایک بڑا ذخیرہ آجاتا ہے، جو دین کے معاملات میں کافی ہے۔'' (ماہنامہ دار العلوم بحوالہ درس ترمذی، مقدمہ ۱۲۶/۱)صحاح ستہ سے متعلق مزید اور تشفی بخش تحقیق کے لیے مطالعہ کریں!(ماہنامہ دار العلوم شمار نمبر1اور3 جلد98)

الحاصل صحاح ستہ کا نام لے کر محض کم فہم مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ شکیل نے خود اپنی کتاب ''امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئیاں'' میں صحاح ستہ کے علاوہ بہت بعد کی کئی کتابوں سے روایتیں نقل کی ہیں اور من گھڑت معنی کر کے اپنی شیطانی جال میں پھنسانے کی پوری کوشش کی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ شکیلی پیروکاروں کا دعویٰ کہ ''بات صرف صحاح ستہ سے ہوگی اور مطلب و ترجمہ ہمارے حضرت جی شکیل بن حنیف کا ہوگا'' یہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ بخاری کی روایت: کیف انتم اذا نزل عیسیٰ ابن مریم فیکم

واماٰمکم منکم اور ابن ماجہ کی روایت **لا المھدی الا عیسی ابن مریم** کا ترجمہ ومفہوم جو شکیل بن حنیف یا اس کے پیروکار سمجھ رہے ہیں، یہ ترجمہ ومفہوم خیر القرون سے لے کر آج تک امت کے کسی بھی اہل السنۃ والجماعۃ کے فرد نے نہیں کیا اور نہ سمجھا؛ بلکہ صاف لفظوں میں یہی تشریح فرمائی ہے کہ جب عیسی ابن مریم علیہ السلام دمشق میں آسمان سے اتریں گے تو نماز فجر (پہلی نماز) میں امام حضرت محمد بن عبد اللہ المہدی ہوں گے اس کے بعد بقیہ ساری نمازوں میں حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام امام ہوں گے اور حضرت مہدی اُن کی اقتدا فرمائیں گے؛ جب کہ حدیث ابن ماجہ کو صحیح مان لینے کی شرط پر ائمہ حدیث علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے یہی سمجھا کہ کامل مہدی اور گناہوں سے معصوم اپنے دور میں صرف حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ اس میں کہیں نہیں کہا گیا کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام الگ الگ دو شخصیتیں نہیں ہیں۔ صحاح ستہ کے بارے میں یہ مختصر وضاحت پڑھنے کے بعد کسی بھی فرد کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ کسی مسئلہ کی تحقیق کے لیے صحاح ستہ کی قید لگائے۔

سوال ــ۲: ــ مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا، یہ کس حدیث میں ہے؟

جواب: ــ حدیث: یواطی اسمہٗ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ (ابوداود)

ترجمہ: مہدی کا نام ہو بہو میرے نام "محمد" اور مہدی کے باپ کا نام ہو بہو میرے باپ کا نام ہوگا "عبد اللہ"۔ اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کا نام "محمد بن عبد اللہ" ہوگا۔ اسی حدیث سے شکیل بن حنیف نے بھی اپنے آپ کو محمد بن عبد اللہ ہی مانا ہے۔ یہ بات اور ہے کہ اس نے نام میں یہ تحریف کی ہے کہ نام میں صرف لفظ "محمد" ہونا ہی کافی بتایا ہے

اور باپ کے نام میں عبداللہ ضروری نہیں ''حنیف'' ہونا ہی کافی ہے، اور دلیل یہ دی کہ حضورؐ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا باپ کہا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کا اصل نام بھی مراد نہیں ؛ بلکہ ان کا صفاتی نام حنیف مراد ہے ۔ (مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشینگوئیاں ص:43)۔کتنی بھونڈی تاویل ہے کہ اس صورت میں تو دنیا کے سبھی لوگ مہدی بن جائیں گے ۔ کیونکہ لفظ ''محمد'' تو نسبتاً زیادہ تر مسلمانوں کے نام کے شروع میں لگتا ہی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہو۔ (انتم علی ملة ابیکم) اس میں ابراہیم علیہ السلام کو پوری امت کا باپ قرار دیا گیا ہے ۔ لہٰذا سارے مسلمانوں کے نام کے شروع میں لفظ ''محمد'' اور سبھوں کے روحانی باپ حضرت ''ابراہیم'' ہونے کی وجہ سے محمد کے والد ابراہیمؑ یعنی عبداللہ ہو گئے ۔ تو گویا پوری امت کے مسلمان محمد بن عبداللہ بن گئے ۔ لہٰذا پوری امت مہدی کہلانے کی مستحق ہے، اس میں شکیل بن حنیف کی کیا تخصیص ہے ۔

جب کہ کتاب الفتن لنعیم ابن حماد متوفی ۲۲۸ ھ کی حدیث نمبر ۱۰۷۸ میں مہدی کے نام کی تشریح موجود ہے ۔ عن کعبٍ قال اسم المھدی محمد او قال اسم نبی ۔ ترجمہ: حضرت کعبؓ سے منقول ہے، انھوں نے کہا کہ مہدی کا نام محمد ہوگا یا کہا کہ نبی کے نام پر یعنی محمد ہوگا۔) اور حقیقت یہ ہے کہ شکیل خاں کے نام کے شروع میں نہ لفظ ''محمد'' ہے اور نہ احمد؛ بلکہ اس کے نام کے اخیر میں احمد ہے اور اگر لفظ ''محمد'' ہے بھی تو وہ اپنے نام کے شروع میں صرف "Md" لکھتا ہے جیسا کہ اس کے سرکاری ووٹر آئی ڈی نمبر IML043621 میں موجود ہے ۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے لاالمہدی الاعیسی ابن مریم مولفہ مولانا شاہ عالم گورکھپوری)

شکیلیوں سے مطالبہ:

جس طرح شکیلی پیروکار علماء حق سے حضرت مہدی کے نام کے بارے میں محمد بن عبداللہ ہونے کی صراحت حدیث سے مانگ رہے ہیں تو کیا کوئی شکیلی پیروکار اپنے حضرت جی کے نام و کنیت شکیل بن حنیف کی صراحت کسی حدیث یا کسی امام ہی کے قول سے پیش کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں کر سکتے! تو ایسی بے تکی مانگ کا حق انھیں کس نے دیا ہے ؟ جب کہ حدیث میں مہدی کے نام کی صراحت بھی موجود ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔

سوال — ۳:— جب مہدی دنیا میں آئیں گے نبیوں والے طریقے سے دین کا کام کریں گے یا کوئی مدرسہ کھولیں گے یا کوئی خانقاہ کھولیں گے، یا جماعت اسلامی میں ہونگے یا اہل حدیث میں ہونگے، یا بریلوی ہونگے یا کس مسلک سے ہونگے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتلائیں؟

جواب:— جب حضرت مہدی دنیا میں تشریف لائیں گے، وہ دور اُس وقت کا سب سے بُرا دور ہوگا۔ پوری دنیا ظلم وستم اور ناانصافی سے بھر چکی ہوگی۔ حضرت مہدی اپنی ایمانی فراست اور غیر معمولی صلاحیت کے ذریعہ دنیا سے ظلم وستم کو مٹائیں گے اور پھر دنیا عدل وانصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ ظلم وستم سے پہلے بھری ہوئی تھی۔ حدیث میں ہے: **عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لولم یبق من الدھر الا یومٌ لبعث اللہ رجلاً من اھل بیتی یملأھا قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً۔** رواہ ابوداؤد۔ حضرت مہدی خلیفۂ راشد کے طور پر دنیا میں عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے جس طرح کام کرنے کی ضرورت محسوس کریں گے، قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں گے۔

احادیث میں ایسی کوئی صراحت نہیں ہے جس کے بارے میں سائل نے بغرض عناد دریافت کیا ہے، اور نہ ہی اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد سوال میں پوچھی گئی باتوں کا دعویدار ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت جس طریق سے بھی آگے امت تک پہونچی ہے وہ سب نہج نبوت ہے۔ اسلام جب تیزی سے دنیا کی چاروں سمت میں پھیلا تو صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور سلف صالحینؒ نے حضور ﷺ منشاء کے مطابق دین کی ترویج واشاعت کے اقدامات کیے۔ صحابہؓ میں علماء صحابہ بھی تھے جن سے حضور علیہ السلام کی موجودگی ہی میں مسائل دریافت کیے جاتے تھے اور دور خیر القرون میں تو تحریر وتقریر اور اصلاحی نظام کے لیے مستقل کام کیے جاتے رہے۔ بعض نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا، بعض نے میدان تحریر کو اپنا کام بنایا۔ بعثت رسولؐ کے چاروں مقاصد، تلاوت قرآن، تعلیم قرآن، تعلیم حکمت (حضورؐ کی سنت) اور تزکیہ نفس پر مستقل طور پر رجال کار تیار ہوئے، جنہوں نے احادیث کی تخریج وتصحیح، قرآن وحدیث سے فقہی مسائل کے استخراج واستنباط کے کام کیے۔ اگر یہ کام نہج نبوت سے ہٹ کر ہوتے تو ہمارے پاس دین وشریعت کا جو بھی ماخذ موجود ہے اُس سے محرومی ہو جاتی۔ لہٰذا مدارس اسلامیہ، یا خانقاہی نظام کو نہج نبوت سے ہٹ کر ماننا کھلی گمراہی ہے۔ دراصل حضرت مہدی کو امت محمدیہ کی خلافت کے لیے جو امور درکار ہوں گے وہ قرآن وسنت سے حاصل کریں گے۔ اور شکیل خاں بن حنیف خاں کے پاس تو امت کی رہبری کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے یہودی سازش کے شکار ہونے کے۔ لہٰذا شکیل بن حنیف ”خود تو ڈوبے ہیں صنم، تم کو بھی لے ڈوبیں گے“ کا مصداق ہے۔

سوال — ۴:— کیا مسلمان مہدی کی مخالفت کریں گے، اگر ہاں تو کون سے مسلمان ہوں

گے جومہدی کی مخالفت کریں گے۔اس کوتکلیف دیں گے،جلاوطن کریں گےاوراس کے خلاف لشکر لےکرچلیں گے۔

جواب:—مسلمان حضرت مہدی کی مخالفت بالکل نہیں کریں گے۔میری نظر سے کوئی ایسی حدیث نہیں گذری جس میں یہ آیا ہو کہ مسلمان حضرت مہدی کی مخالفت کریں گے اور ان کوتکلیف دیں گے۔شکیل بن حنیف نے بھی اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۶۰ پر لکھا ہے: ''اس طرح حدیث نمبر ۲۸ اور ۲۹ کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ شروع میں مہدی علیہ السلام کے دشمن اکثر وہی لوگ ہونگے جوخود کومسلمان کہلاتے ہوں گے''۔

گویا جناب کوبھی اس بات میں تذبذب ہے؛ جب کہ مذکورہ دونوں حدیثوں میں کہیں ایسا ذکرنہیں ہے کہ مہدی کی مخالفت مسلمان کریں گے۔ ان کا یہ دعویٰ سراپا جھوٹ ہے۔ مہدی کی مخالفت میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے جوظاہر میں مسلمان نظر آرہے ہوں گے؛ جب کہ باطن میں وہ فکری ارتداد کے شکار ہونے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہونگے۔جیسا کہ آج کے موجودہ دور میں شکیلی پیروکار ظاہر میں اسلامی لباس میں اور ظاہری اسلامی وضع قطع کے باوجود فکری ارتداد کا شکار ہونے کی وجہ سے اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک بالاتفاق خارج از اسلام ہیں۔

سوال—۵:—مہدی اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے۔یہ کس حدیث میں ہے؟

جواب:— حدیث میں ہے: **یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجلٌ من اهل المدینة هارباً الیٰ مکة فیأتیه ناسٌ من اهل مکة فیخرجونه وهو کارهٌ فیبایعونه بین الرکن والمقام** الخ(ابوداؤد) ترجمہ:

ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا، ایک شخص (مہدی) اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے، مکہ کے کچھ لوگ (جو انھیں علامتوں سے بحیثیت مہدی کے پہچان لیں گے)، اُن کے پاس آئیں گے اور لوگ اُن کو نکلنے پر آمادہ کریں گے اور اُن سے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) لیں گے۔ اسی حدیث میں "**وھو کارہٌ**" کا لفظ بتا رہا ہے کہ حضرت مہدی اس عمل سے خوش نہیں ہوں گے؛ بلکہ بادل ناخواستہ اسے قبول فرمائیں گے یہ حضرت مہدی کے اپنی مہدویت کا دعوی نہ کرنے کا بیّن ثبوت ہے۔

سوال–٦:– کیا مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہونگے؟

جواب:– جی ہاں! حضرت مہدی حضور ﷺ ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہی میں پیدا ہوں گے۔ حضور ﷺ نے حضرت مہدی کی جائے پیدائش کے بارے میں فرمایا:– "مولدہ المدینۃ" (کتاب الفتن) چنانچہ حدیث میں "المدینۃ" لفظ آیا ہے اور مدینہ سے خاص مدینہ منورہ ہی مراد ہے چونکہ مدینہ کے شروع میں "ال" لگا ہوا ہے جو تخصیص کے لیے آتا ہے جیسے Cow کا مطلب کوئی بھی گائے لیکن جب The Cow کہا جائے تو اس سے مخصوص گائے ہی مراد ہوتی ہے۔ ورنہ حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت مہدی کسی گاؤں میں نہیں؛ بلکہ شہر میں پیدا ہوں گے خواہ وہ شہر دہلی ہو یا پنجاب یا دربھنگہ یا بھوپال وغیرہ کوئی بھی شہر ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ المدینۃ سے شہر دہلی مراد لینا یہ شکیل اور شکیلی پیروکاروں کے علوم نبویہ سے ناواقف اور نابلد ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ شکیل بن حنیف اور اس کے پیروکار علوم نبویہ سے بالکل ہی واقف نہیں ہیں یہ قادیانیوں

اور دیگر فرق باطلہ اور گمراہ عقائد کے لوگوں کی کتابوں سے چرائے ہوئے اور ان کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے ظاہر میں سیدھے سادے؛ مگر مکار اور پرفریب اور دھوکہ باز لوگ ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ قرآن وحدیث اور دیگر آثار صحابہ میں جہاں کہیں بھی لفظ "المدینہ" الف لام کے ساتھ آئے اور اس کے بعد لفظ "مکہ" بھی تو وہاں لفظ "المدینہ" سے حضور ﷺ ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہی مراد ہوتا ہے۔اس کے خلاف ان شاء اللہ قیامت کی صبح تک شکیل بن حنیف اور دیگر فرق باطلہ کے پیروکار ثابت نہیں کرسکتے۔

سوال ـــ ۷:ـــ قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں مہدی کا ذکر کیوں نہیں ہے؛ جب کہ زمین کے تین مقامات پر دھنسنے کا الگ الگ ذکر ہے؟

جواب:ـــ یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے، ہر دور میں فرق باطلہ نے اس طرح کے سوالات اٹھائے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ پیارے آقا ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف صحابہؓ کے سامنے ان کے احوال و کوائف کو مدنظر رکھ کر مختلف باتیں اپنے رب کے حکم سے بیان فرمائی ہیں۔بعض مرتبہ آپ ﷺ نے بعض صحابہؓ کے سامنے اجمالاً بیان فرمائیں اور بعض صحابہؓ کے سامنے تفصیلی طور پر۔یہی وجہ ہے کہ ایک ہی مضمون سے متعلق بعض صحابہ سے روایت ذرا مختصر ہے اور بعض صحابہ سے ذرا طویل، جیسا کہ حدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت بیان فرمائی، اس میں ذرا اجمال ہے اور "من السماء" کا لفظ اس میں نہیں ہے جب کہ امام بیہقی کی روایت میں ذرا تفصیل ہے جس میں "من السماء" کی تصریح موجود ہے۔جس میں امام بیہقی نے تصریح بھی کردی ہے کہ امام بخاری کے ذریعہ منقول روایت میں نزول سے مراد آسمان میں اٹھائے جانے کے بعد آسمان سے ہی اترنا ہے، یہی

وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی بڑی علامتیں کبھی دس بتائیں ہیں تو کہیں دس سے کم اور کہیں دس سے بھی زیادہ۔ لہٰذا یہ کہنا کہ ظہورمہدی کی اتنی بڑی علامت کو مذکورہ دس علامتوں میں شامل کیوں نہیں کیا گیا، یہ ایک بچکانہ حرکت ہے۔ دراصل ظہور مہدی کی علامت، علامت متوسطہ میں سے ہے جو علامت کبریٰ سے پہلے وجود میں آئیگی جب کہ ظہورمہدی کا ثبوت حسن اور ضعیف روایتوں کو چھوڑ کر تقریباً پچاس احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جن کو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے ''الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ''، میں جمع فرمادیا ہے، تو محض اس وجہ سے کہ قیامت کی دس علامتوں میں علامتِ ظہورمہدی کو کیوں نہیں بیان کیا گیا اور اس کو وجہ مان کر ظہورمہدی کا انکار کردینا بڑی کم علمی اور بددیانتی کی بات ہے؛ چوں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری منشاء کے مطابق کسی بات کو بیان کرنے کے لیے پابند نہیں ہیں؛ بلکہ قرآن کی زبانی "ما آتاکم الرسول فخذوہ ومانہاکم عنہ فانتہوا" کہ نبی تمہیں جو دیں اسے لےلو اور جس چیز منع کریں اسے چھوڑ دو، لہٰذا اگر حدیث حذیفہ میں ظہورمہدی کا بیان نہیں ہے تو اس مسئلہ میں شک کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے؛ کیوں کہ ظہورمہدی کا ثبوت سیکڑوں احادیث صحیحہ سے ہے۔ اسی وجہ سے ظہورمہدی کا عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کے یہاں تواتر معنوی کی بنیاد پر ایک اجماعی عقیدہ ہے، جس کا منکر گمراہ ہے۔

چلو! تھوڑی دیر کے لیے (بالفرض) آپ کی بات مان لیتے ہیں کہ ظہورمہدی کی خاص اہمیت نہیں ہونے کی وجہ سے قیامت کی دس بڑی علامتوں میں اس کو شامل نہیں کیا گیا ہے؛ مگر یہ تو آپ کے ہی خلاف جاتا ہے؛ چوں کہ شکیل بن حنیف کو عیسی ابن مریم منوانے کے

لیے حدیث مہدی کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے۔ ورنہ قرآن وحدیث سے کوئی ایک حوالہ عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کے بارے میں پیش کر دیجیے اور ایسا آپ ہرگز نہیں کر سکتے۔آپ کو شکیل بن حنیف کو عیسی مہدی منوانے کے لیے ہر صورت میں عیسیٰ ابن مریم کو حدیث مہدی پر محمول کر کے عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کو ثابت کرنا پڑے گا جیسا کہ شکیل بن حنیف نے اپنی کتاب سنبھلی کے اعتراضات کے جوابات (ص:29) میں یہ بات کہی ہے۔لہٰذا ظہور مہدی کو قیامت کی دس بڑی علامتوں میں شامل نہیں کیے جانے سے حدیث مہدی سے اعتماد ہٹا لینا بہت بڑی بھول ہے۔

سوال ــ ۸ :ــ کیا حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے آئیے ؟ آپ نماز پڑھائیے۔ یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت امیر یا امام "مہدی'' ہوں گے، یہ کس حدیث میں آیا ہے؟

جواب:ــحضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فجر کے وقت جب کہ نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہوگی آسمان سے نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز فجر ادا کریں گے۔(مسلم) حدیث میں امام اور امیر سے مراد حضرت مہدی ہی ہیں ؛ چنانچہ مصنف ابن عبدالرزاق میں فیقولون له تقدم فیقول بل یصلی بکم امامکم الخ والی روایت کے بعد دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں' اخبرنا عبد الرزاق عن معمر قال کان ابن سیرین یری انه المهدی الذی یصلی وراه عیسیٰ (ص ۳۹۹ ج ۱۱ بحوالہ عقیدہ ظہور مہدی صف ۵۹ــ۶۰) یعنی عیسیٰ علیہ السلام جس امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ امام مہدی ہوں گے۔

حدیث جابر میں ہے کہ قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم المھدی تعال صلّ لنا فیقول ان بعضکم علیٰ بعض اُمراء تکرمۃَ اللہ لھٰذہ الامۃ (الحاوی للسیوطی: ۲/ ٦۴ عن بی نعیم) اس حدیث میں پیارے آقا ﷺ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دمشق میں آسمان سے اتریں گے تو مسجد میں موجود لوگوں کے امیر حضرت مہدی، حضرت عیسی علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ آئیں آپ نماز پڑھائیں ۔ چنانچہ حدیث جابر میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ’’ینزل (عیسی ابن مریم) علی المھدی فیقال: تقدم یانبی اللہ فصلّ لنا الخ‘‘ کہ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام حضرت مہدی کے سامنے اتریں گے پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے کہا جائے گا: اے اللہ کے نبی! آگے آئیں اور ہماری نماز پڑھائیں ۔(العرف الوردی للسیوطی: ۲: ۸۳) بحوالہ التصریح بماتواتر فی نزول المسیح ص:284)

اسی طرح کتاب الفتن لنعیم ابن حماد کی حدیث نمبر ۱۱۰۳ میں الفاظ اس طرح مذکور ہیں: قال: المھدی الذی ینزل علیہ عیسیٰ ابن مریم، ویصلی خلفہٗ عیسیٰ، علیھما السلام ۔اس حدیث میں مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں کو صاف صاف الگ الگ بیان کیا گیا ہے کہ مہدی امام ہوں گے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ان کی اقتداء میں (نماز فجر) میں اقتداء فرمائیں گے ۔ظاہر ہے امام اور مقتدی دو الگ الگ شخصیت ہوتے ہیں نہ کہ ایک ۔لہٰذا حضرت مہدی الگ شخصیت ہیں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بالکل الگ شخصیت؛ چنانچہ حضرت سدیؒ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کے وقت میں جمع ہوں گے؛ چنانچہ حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے (نماز کے

لیے) آگے بڑھیں، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں اس لیے کہ امامت کے آپ زیادہ مستحق ہے (چوں کہ تکبیر آپ کے لیے ہی کہی گئی ہے) چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کے پیچھے مقتدی بن کر نماز ادا کریں گے۔ وروی عن السدی انہ قال: یجتمع المہدیؑ، وعیسی ابن مریم فی وقت الصلاۃ، فیقول المہدیؑ لعیسیٰ: تقدم فیقول عیسیٰ: انت اولیٰ بالصلاۃ فیصلی عیسیٰ ورائہٗ ماموماً۔ (عقدالدرر فی اخبار المنتظر۔ مؤلفہ یوسف بن یحی متوفی 658ھ)

چنانچہ اہل السنۃ الجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ ایک وقت کی نماز حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد حضرت امام مہدی کے پیچھے ادا فرمائیں گے، اس کے بعد بقیہ نمازوں میں امامت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی فرمائیں گے۔ کعب احبارؓ کی روایت میں ہے: قال: وتقام الصلاۃ فیرجع امام المسلمین المہدیُ، فیقول عیسیٰ: تقدم فلك اقیمت الصلاۃ۔ فیصلی بھم ذٰلك الرجل تلك الصلاۃ، ثم یکون عیسی اماماً بعد۔ اخرجہ الحافظ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن۔ (عقدالدرر فی اخبار المنتظر۔ مؤلفہ یوسف بن یحی متوفی 658ھ)

حدیث مسلم میں ہے: "قال امیرھم تعال صلِّ لنا" اور مسند حافظ ابن ابی اسامہ تمیمی بغدادی جو صحاح ستہ کی طرح تیسری صدی کے محدث ہیں، میں "قال امیرھم المھدی تعال صل لنا" کی تصریح موجود ہے۔ اور محدثین کے اصول کے مطابق بعض روایت بعض دوسری روایت کی تصریح وتفسیر ہوا کرتی ہے؛ چنانچہ شکیل بن حنیف نے بھی اپنی کتاب "امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشینگوئیاں" میں مختلف مقامات پر رجل، امام،

خلیفۃ سے امام مہدی ہی مرادلیا ہے۔ جیسے:

۱- کتاب کے صفحہ نمبر ۱۴، حدیث نمبر ۲ (ب) کے تحت لآل محمد سے (مہدی) مرادلیا ہے۔

۲- صفحہ نمبر ۱۸ (ص) میں لرجل من امتی کے تحت رجل سے مہدی مرادلیا ہے۔

۳- صفحہ ۲۰ حدیث نمبر ۱۰ کے تحت برجل من قریش سے (مہدی) مرادلیا ہے۔

۴- صفحہ ۳۵ حدیث نمبر ۱۸ کے تحت فیخرج رجل من بنی ہاشم میں رجل سے مراد (مہدی) لیا ہے۔

۵- صفحہ ۷۰، حدیث نمبر ۴۰ کے تحت فیفتح الکنوز کا ترجمہ کیا ہے کہ ’’پس وہ (مہدیؑ) خزانوں کا منہ کھولے گا‘‘۔

مذکورہ حوالہ جات کے تحت کوئی شکیل بن حنیف سے پوچھے کہ قوسین میں ’’مہدی‘‘ کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ تو ظاہر ہے کہ جواب یہی ہوگا کہ سیاق وسباق سے مہدی مرادلیا گیا ہے۔ یہی جواب علماءِ حق اہل السنۃ والجماعۃ کا بھی ہے؛ جب کہ دوسری روایت میں لفظ مہدی کی صراحت بھی موجود ہے۔ لہٰذا جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق میں اتریں گے اُس وقت امام حضرت محمد بن عبداللہ المہدی ہی ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔ اس سے حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا الگ الگ دو شخصیتیں ہونا بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔

سوال-۹:- کیا مہدی کے کندھے پر عیسیٰ ہاتھ رکھیں گے؟

جواب:- جی ہاں! ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۴۰۷۷ کی طویل روایت میں

یہ الفاظ بھی ہیں: **فیضع عیسیٰ یدہٗ علی کتفیہ** کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ ان کے (امام مہدی کے) دونوں کندھے پر رکھیں گے۔ (حدیث ۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خزیمہ)

سوال ۱:- کیا حضرت مہدی قسطنطنیہ فتح کریں گے؟

جواب:- جی ہاں! حدیث معاذ بن جبل میں ہے کہ "**الملحمة الکبریٰ، وفتح القسطنطنیة، وخروج دجال فی سبعة اشھر**"۔ جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج تینوں چیزیں سات مہینے کے اندر ہوں گی۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۹۲- المکتبۃ الشاملہ) اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو باب خروج المہدی کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ اور حدیث نمبر ۴۰۹۴ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اہل روم اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگی۔ اہل روم عہد شکنی کریں گے اور مسلمان فوج کے خلاف اسی (80) جھنڈوں کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ ابن ماجہ کی روایت نمبر 4093 میں ہے کہ مسلمانوں کے محض تسبیح وتکبیر کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا۔ (**ای فیفتتحون القسطنطینة باالتسبیح والتکبیر**)۔

مسند احمد میں ہے: "**عمران بیت المقدس خراب یثرب، وخراب یثرب خروج الملحمة، وخروج الملحمة فتح القسطنطینیة، وفتح القسطنطینیة خروج الدجال**" کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی ویرانی کا، یثرب کی ویرانی، خون ریزی کا، اور خون ریزی، قسطنطنیہ کی فتح کا اور فتح قسطنطنیہ، دجال کے خروج کا پیش خیمہ ہوگا۔ (مسند احمد روایت: 12417)

مسلم شریف کی روایت نمبر 5421 میں ہے "فیفتتحون قسطنطینیة" کہ حضرت مہدی اپنے لشکر کے ساتھ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ اسی روایت میں ہے "ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته" کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کو قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔

ترمذی شریف کے حوالہ سے مشکوٰۃ المصابیح روایت نمبر 5436 میں ہے: عن انس قال: فتح القسطنطينة مع قيام الساعة، رواہ الترمذی۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہوگی۔

مذکورہ روایتیں اس بات کو صاف واضح کرتی ہیں کہ قسطنطنیہ کو دوبارہ حضرت مہدی کے زمانہ میں محض تکبیر و تسبیح سے فتح کرلیا جائے گا جس کے چند ہی دن کے بعد دجال اکبر کا خروج ہوجائے گا۔ (تلك عشرة كاملة)

(ملخص از عقیدۂ ظہور مہدی، نزول عیسیٰؑ اور شکیلیوں کے سوالات کے جوابات)

☆ ☆ ☆

اسلام میں عقیدۂ مہدی ونزول عیسی علیہ السلام کی حقیقت

حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری دامت برکاتہم
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

یہ حقیقت ہے کہ ظہور مہدی کا اسلامی عقیدہ صحیح احادیث کی روشنی میں قطعی اور یقینی ہے اور جن جن احادیث سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کا درجہ تواتر معنوی کا ہے۔ اور اسلام میں ظہور مہدی کا جو عقیدہ ہے وہ شیعی یا بہائی نظریات وخیالات سے بالکل مختلف ہے اسلامی عقائد کے مطابق مذہب اسلام کا کوئی جزء خواہ عقیدہ سے متعلق ہو یا عمل سے حضرت مہدی پر موقوف نہیں اور نہ ہی مہدی کے انتظار کی گھڑی گننے کی بات ہے۔ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کا ظہور حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا اور ان کا ظہور علامات قیامت میں سے ایک اہم علامت ہے نیز حضرت مہدی آئندہ پیدا ہوں گے اور اپنے وقت پر اسلامی تعلیمات و ہدایات کی طرف خلق خدا کی رہنمائی کے لیے ظہور فرمائیں گے اور ان کے ظہور کی ہر نشانی یقینی اور غیر مشتبہ ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اس لیے اس میں کسی کو بھٹکنے اور بھولنے کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے۔

یہ کوئی ایسا پوسٹ یا منصب نہیں ہے جو خالی پڑا ہوا ہو کہ جس کا جی چاہے آ کر اس پر بیٹھ جائے اور امت مسلمہ کو گمراہ کرتا پھرے۔ بلکہ یہ ایک یقینی خبر ہے جو مخصوص ہے حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کے لیے۔ ان کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ اور لقب ”مہدی“ ہوگا وہ اپنی مہدویت کا دعوی یا اعلان نہیں کرتے پھریں گے اور نہ ہی مذہب اسلام میں مہدویت کوئی ایسا منصب ہے کہ اس کے لیے دعوی، اعلان، گروپ بندی و جماعت بندی وغیرہ کی ضرورت ہو بلکہ ان کے ظہور کے وقت حالات ایسے ہوں گے کہ بغیر

کسی اختلاف کے لوگ خود بخود ان کو مہدی یعنی ضلالت کے دور میں ہدایت یافتہ مان لیں گے۔ مہدی سے متعلق جو احادیث صحیحہ ہیں ان کو محدثین امت نے جمع کر کے اس کے مفہوم ومعنی کو واضح سے واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے اگر کسی کو اپنی کم علمی کی وجہ سے کہیں تضاد یا ٹکراؤ محسوس ہوتا ہے تو اس کے تطبیق کی صورت بھی واضح کر دی ہے۔

اسی طرح حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں قطعی النص، قطعی الدلالت، قطعی الثبوت اور بالکل واضح مسئلہ ہے ان کے ظہور نہیں بلکہ آسمان سے نزول کا عقیدہ اسلام کے قطعی اور ضروری عقائد میں سے ہے۔ اور یہ محض کوئی پیشنگوئی نہیں ہے کسی کو شک وشبہ کی یا تاویل کی گنجائش ہو بلکہ قطعی ویقینی خبر ہے جو حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام ہی سے متعلق ہے نہ کہ کسی دوسرے شخص سے۔ حضرت عیسی علیہ السلام خود بھی مذہب اسلام پر عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی مذہب اسلام ہی کی دعوت دیں گے وہ نبی ہوں گے لیکن ان کا نزول بحیثیت نبی کے نہیں بلکہ بحیثیت امتی کے ہوگا ان کے نزول کی علامات اور ان کے کارنامے وغیرہ سب تفصیل کے ساتھ اور بالکل واضح طور پر احادیث میں مذکور ہیں۔

حضرت عیسی علیہ السلام بھی آسمان سے نزول کے بعد خود کو منوانے کے لیے نہ دعویٰ کریں گے اور نہ انہیں کوئی مخصوص جماعت بنانے کی ضرورت ہوگی بلکہ حالات ایسے ہوں گے کہ لوگ خود بخود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر تسلیم کریں گے۔

یہ دونوں حضرات اپنی آمد کے بعد نہ اسلام میں کوئی کمی کریں گے نہ کوئی اضافہ کریں گے ان دونوں حضرات پر ایمان لانا بھی اسلام کے حکم کی وجہ سے ہے نہ کہ ان کی اپنی شخصیت یا ذات کی وجہ سے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے ”التصریح بما تواتر فی نزول المسیح“ مصنفہ علامہ انور

شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔اس مسئلے میں جن لوگوں نے غلو اختیار کیا یا جو لوگ باطل فرقوں کا شکار ہو کر اعتدال کے راستے سے ہٹ گئے جیسے کہ بابی ازلی، بہائی، مہدوی، قادیانی مرزائی، لاہوری مرزائی یا دورِ حاضر کا ایک جدید فتنہ شکیل بن حنیف وغیرہ کے پیروکار؛ ان کا اسلامی عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلامی تعلیمات و ہدایات اس باب میں بالکل واضح اور روشن ہیں۔

شکیلیوں اور قادیانیوں کے مختلف میدان:

حضرت اقدس مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب (مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند) فرماتے ہیں کہ:

شکیلیوں کا محنت کا جو میدان ہے وہ دو قسم کے لوگ ہیں :(۱) وہ لوگ کہ جو اللہ کے دین کی محبت میں جماعتوں میں نکلتے ہیں، وقت لگاتے ہیں، یہ ان کے اندر گھس کر ان کی ذہن سازی کرتے ہیں اور پتا اُس وقت چلتا ہے جب ہمارے یہ بھائی اُن کے دام فریب میں گرفتار ہو چکے ہوتے ہیں۔(۲) دوسرا میدان اُن کا کالج اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طلبہ اور طالبات ہیں، اُن کے اندر بھی یہ محنت کرتے ہیں؛اس لیے ہمیں اپنے اُن بچوں کے اوپر بھی نگاہ رکھنی ہے جو اسکولوں میں پڑھ رہے ہیں، جو کالجوں میں پڑھ رہے ہیں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کسی یونیورسٹی میں ہم نے اُن کو داخل کر رکھا ہے، یہ ان شکیلیوں کا اور قادیانیوں کا خاص طور سے نشانہ ہیں، آپ اُن کے بارے میں آگاہ رہیں، اپنی آنکھ اور کان کھلے رکھیں، اُن کا جائزہ لیتے رہیں۔

(مواعظ ختم نبوت ص 177)

شکیل بن حنیف چند مخفی پہلو

حضرت مفتی اسعد قاسم سنبھلی دامت برکاتہ
ناظم جامعہ شاہ ولی اللہ مراد آباد

رسول اللہ ﷺ آخری رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دائمی شریعت دیگر دنیا میں مبعوث فرمایا اور نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ختم نبوت کا یہی وہ مسلم عقیدہ ہے جس کی حضور ﷺ نے بار بار وضاحت فرمائی اور آئندہ امت میں بس دو سلسلوں کے ظہور کی خبر دی، ایک نبوی خلافت کے دوام واستقرار کی یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں جو شرعی نظام قائم فرمایا وہ آپ کے بعد بھی بدستور چلتا رہے گا اور خلفاء وسلاطین اسکا ہر دور میں تحفظ کرینگے۔ یہ نبوی پیشین گوئی عملی واقعہ بن کر ظاہر ہوئی اور ۱۳۴۲ھ ہجری تک صدیوں یہ نظام قائم رہا۔ دوسرا سلسلہ دین کی تجدید واحیاء کا ہے۔ جب گردش زمانہ کی ناموافق ہوائیں چلیں گی اور کچھ ناخداترس لوگ دین میں تحریف وغلو کی کوشش کرینگے تو باری تعالی ہر صدی میں ایسے عبقری علماء کو کھڑا کرینگے جو دین کے تصور پر جمی ہوئی گرد وغبار کو پوری قوت سے جھاڑ ینگے اور مسلمانوں کے دلوں میں ایمان ویقین کے چراغ جلا کر اسلام کو بالکل روشن ومجلی کر دیں گے۔

عہد نبوت سے دور حاضر تک ہم تاریخ کے اسٹیج پر خلفاء اسلام اور مجددین امت کی دونوں صفیں سرگرم اور متحرک عمل دیکھتے ہیں انہی دونوں سلسلوں کی آخری کڑی امام

مہدی ہونگے جو بیک وقت تجدید وخلافت کی عظیم ترذمہ داریوں کوانجام دینگے، انکا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پر یہود ونصاری کا تسلط ہوگا مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ملت کی زبوں حالی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ حرمین شریفین کا تحفظ بھی اس کی سکت سے باہر ہوگا ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں رسول ﷺ نے مسلمانوں کو مہدی کے روشن چراغ کی بشارت دی ہے جو امت کے آخری مجدد اور آخری خلیفۂ راشد ہونگے وہ مسلمانوں کی از سر نو شیرازہ بندی کر کے تمام دشمنوں سے معرکہ آرائی کریں گے اور خدائی نصرت کی بدولت پوری دنیا فتح کرلیں گے، اور عدل وانصاف پر مشتمل ایسی عظیم خلافت قائم کریں گے کہ ظلمتوں کا پردہ چاک ہوگا اور کوئی ایک شخص بھی ہدایت کے نور سے محروم نہ رہے گا۔

یہ ہے امام مہدی کا وہ عظیم تصور جو قرن اول سے دور حاضر تک مسلمانوں میں نسل در نسل منتقل ہوتا رہا اور اموی، عباسی اور عثمانی خلافت کی طویل صدیوں میں کوئی اس عقیدے کو کھلونہ نہ بنا سکا۔ چنانچہ عہد قریب میں جب علی محمد باب، مرزا یحیی صبح ازل اور بہاء اللہ ایرانی جیسے بدقماش لوگوں نے مہدویت کے بلند وبانگ دعوے کئے تو عثمانی سلطنت فوراً حرکت میں آ گئی اس نے مدعیوں کی سخت سرزنش کی، بعض کو قتل کیا اور کچھ جیلوں میں سڑ گئے اور جو باقی بچے وہ چھپ چھپا کر خلافت کے علاقوں سے نکل گئے۔ پھر جب عثمانی خلافت ہی کا خاتمہ ہو گیا تو اب ان ناخدا ترسوں کے لئے میدان صاف تھا چنانچہ یہود ونصاری کی شہ پر انہوں نے مہدویت ہی نہیں، نبوت ورسالت کے

دعوے بھی کرڈالے اور امت کی خاصی تعداد کو گمراہ کر کے اس کی راہ میں کانٹے بھر دیئے۔

برصغیر ہند میں سب سے پہلے مہدویت کا دعوی غالباسید محمد جونپوری نے کیا پھر ایک طویل عرصے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کھڑا ہوا، ان دونوں کے علاوہ کچھ دعوے اور بھی ہوئے لیکن جونپوری اور قادیانی کی طرح ان میں کوئی بھی اپنا مستقل فرقہ بنانے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ پھر بیسوی صدی کی آخری دہائی میں جب نصاری نے عراق پر بمباری کی تو عالم اسلام نے بڑی بے بسی کے ساتھ عربوں کا خون بہتا دیکھا اور مزاحمت ودفاع کی ہمت کسی نے نہ کی، نتیجتاً مسلمانوں میں مشرق سے مغرب تک رنج وغم کے بادل چھا گئے اور انہیں اپنے حکمرانوں سے سخت دھچکا لگا۔ ظاہر ہے مہدویت کے دعوے کا یہ بہترین وقت تھا جس میں مجروح جذبات کو اپیل کر کے سادہ لوح عوام کو بآسانی دھوکہ دیا جاسکتا تھا چنانچہ موقع پرستوں نے کوئی غلطی نہ کی اور مہدویت کا روپ بھر کر وہ ہر سمت طوفان اٹھانے لگے، آج ہندو پاک میں ان کذابوں کی تعداد پچاس سے زائد ہے لیکن شیعوں کی بنسبت یہ تعداد پھر بھی بہت کم ہے کیونکہ روافض کی صفوں میں تو لوگوں نے اتنی کثرت سے مہدویت کے دعوے کئے ہیں کہ ساڑے تین ہزار سے زائد تو وہ ایران کی جیلوں میں بند ہیں جبکہ کھلے عام گھومنے والے جھوٹوں کی تعداد بھی اہل نظر کے نزدیک کچھ کم نہیں۔

جونپوری اور قادیانی کے بعد ہندوستان کا تیسرا مدعی شکیل بن حنیف ہے جس کی

شاطرانہ منصوبہ سازی دیکھ کر اہل علم کو حسن بن صباح کے باطنی فرقے کی یاد آتی ہے ،اس کے عزائم نہایت خطرناک، تبلیغ بڑی منصوبہ بند اور گمراہی کا نیٹ ورک ایسا زمین دوز ہے کہ اس نے واقعی قادیانیوں کو بھی شرمندہ کر دیا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ تاریخ میں جن لوگوں نے بھی مہدی و مسیح کے دعوے کئے وہ سب شکیل کے مقابلے میں طفل مکتب تھے اس لئے کھلے عام گمراہی کی دعوت دیتے رہے اور علماء کے ہاتھوں شکست کھا کھا کر زمانے کی سلوٹوں میں گم ہو گئے، جبکہ شکیل گمراہی کی دنیا کا ایسا ماہر کھلاڑی ہے جس کی مثال کم از کم عہد قریب میں نظر نہیں آتی۔

شکیل کا وطن:

شکیل کا وطن صوبہ بہار کے ضلع دربھنگہ میں واقع عثمان پور کی بستی ہے، تقریباً ڈھائی سو سال قبل جب نواب سراج الدولہ نے انگریزوں سے شکست کھائی تو ان کے لشکر کے ایک سپاہی عثمان خاں نے یہاں آ کر ندی کے کنارے جنگلوں کی صفائی کی اور مستقل طور سے بود و باش اختیار کر لی، اسی نسبت پر یہ بستی عثمان پور کے نام سے مشہور ہوئی۔ ابھی حال ہی میں شکیل کے بڑے چچا نور محمد کا مفصل روزنامچہ ہمیں بڑی کوششوں کے بعد ایک گھریلو شخص کے ذریعہ سے موصول ہوا، اس میں انہوں نے عثمان خان تک اپنا شجرہ اس طرح لکھا ہے: نور محمد بن بشیر خاں ، بن وحید خاں ، بن واحد خاں ، بن مصاحب خاں، بن اکبر علی خاں، بن غلام رسول خاں، بن عثمان خاں۔شاید یہی عثمان خان اس بستی کے بانی ہیں۔یہ بات ہم نے نور محمد کے دستاویز کی بنیاد پر لکھی ہے، باقی

اس کے صحیح یا غلط ہونے کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں۔اس وقت عثمان پور تین محلوں پر مشتمل ہے،جس کے مغرب میں گھوپ ٹولہ نام کا محلہ ہے،شکیل کا خاندان اسی میں آباد ہے۔

بشیر احمد خاں کے پانچ لڑکے ہوئے: نور محمد،محمد حنیف،نذیر احمد،محمد عثمان،اور حیدر علی۔ان کے علاوہ ان کی چند لڑکیاں بھی پیدا ہوئیں۔

نور محمد کے روزنامچے کے مطابق خاندان میں ٹی بی کے جراثیم پائے جاتے ہیں،جو نسل درنسل اپنا اثر دکھاتے رہے،اور دوسرے افراد کے علاوہ خود نور محمد بھی اسی بیماری کا شکار ہوئے اور خود شکیل کذاب بھی ٹی بی کا مریض رہ چکا ہے۔

جہاں تک خاندان کی اقتصادی پوزیشن کا سوال ہے تو وہ بھی کوئی مضبوط نظر نہیں آتی۔وطن میں کیونکہ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے نور محمد کی قلمی بیاض کے مطابق روزگار کی تلاش میں بشیر احمد کے تمام لڑکے مظفر پور،سیتا مڑھی،دربھنگہ،پٹنہ،کلکتہ،پرتاپ گڑھ،جبل پور اور بھوپال وغیرہ میں برسوں قسمت آزماتے رہے لیکن پھر بھی کوئی مضبوط شکل نہ بن پائی،اور وہ ہر جگہ کام چھوڑ کر بالآخر عثمان پور ہی میں آکر رک جاتے تھے۔

بشیر خان کے دوسرے بیٹے محمد حنیف ہی شکیل کذاب کے والد ہیں،ان کا مزاج شروع ہی سے کچھ زیادہ اچھا نہ تھا،پوری زندگی اپنے والد سے نہیں بنی،اور بشیر احمد اس ناخلف بیٹے سے ہمیشہ ناراض رہے،تا آنکہ ۱۹۶۸ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔والد کی

طرح محمد حنیف کا اپنے بھائیوں سے بھی زیادہ تعلق نہ رہا، اور وہ بس اپنی انفرادی زندگی گزارتے رہے، اقتصادی طور پر وہ بھی دیگر بھائیوں کی طرح کمزور تھے، انہوں نے مختلف شہروں میں دانت منجن بھی بیچا، چائے کی دکان بھی کی، پلاسٹک کے جوتے چپل وغیرہ کا کاروبار بھی کیا لیکن ان کا جب کوئی کام جم نہ سکا تو حالات سے مجبور ہو کر انہوں نے آخر میں لاٹری کے ٹکٹ بیچنے شروع کر دیئے، یہ کام نور محمد اور ان کے گھر والے اس سے بھی پہلے کر چکے تھے، ظاہر ہے یہ کوئی کاروبار نہیں بلکہ کھلا ہوا جوا ہے اور اس کی آمدنی شریعت کے نزدیک ناجائز اور حرام ہے۔ ۱۹۶۳ء کے وسط میں محمد حنیف کی پہلی شادی ہوئی اور نور محمد کے قلمی بیاض کے مطابق وہ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک یہی غلیظ دھندہ کرتے رہے خود شکیل نے بھی اپنی تحریر میں انہیں پکا دنیادار قرار دیا ہے۔(1)

پہلی بیوی سے محمد حنیف کے دو بیٹے: شکیل احمد، سہیل احمد اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں جبکہ دوسری بیوی نے چھ بچوں کو جنم دیا، جمیل بابو، شمیم بابو، ارشاد، نوشاد اور عشرت۔ شکیل پہلی بیوی کی سب سے پہلی اولاد ہے، اور اس کی پیدائش تعلیمی ریکارڈ میں ۱۸ را پریل ۱۹۶۹ء درج ہے لیکن شکیل نے سن ولادت ۱۹۶۷ء لکھا ہے۔ مندرجہ ذیل تحریر اسی کی شہادت دیتی ہے:

”میں تئیس سال کی عمر میں ستمبر 1990ء میں دہلی آیا اس سے پہلے اسکول کالج کی پڑھائی کی۔(2)

ظاہر ہے یہ لاٹری کے کاروبار کا زمانہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ لاٹری کی ناجائز اور

حرام آمدنی کھا کر شکیل کے والدین نے اسے جنم دیا، اوراس کی ابتدائی تمام تر نشونما اسی مقدس مال سے ہوئی۔ پیدائش کے بعد والدین نے تو اس کا نام شکیل احمد رکھا تھا لیکن اس پر جب مہدی بننے کا بھوت سوار ہوا تو نام کے آخر سے احمد ہٹا کر اس نے شروع میں محمد بڑھا دیا تا کہ کچھ کٹ حجتی کر سکے اوراس نے محمد پر پھر ایسا زور دیا کہ مناظرے کے دوران اگر ہم نے کبھی اس کا نام صرف شکیل لکھ دیا تو اس نے ہمیشہ نا گواری کا اظہار کر کے ہم پر تحریف کا الزام لگایا۔ ہمیں اس وقت شکیل کی اس دھاندلی کا علم نہ تھا اب حال ہی میں ہمارے پاس جو دستاویز آئیں تو اس کے جھوٹ کا پردہ فاش ہوا کہ نالائق کذب بیانی بھی کسی دھڑلے سے کرر ہا تھا حالانکہ پرائمری کلاس سے انٹر میڈیٹ تک تمام تر تعلیمی ریکارڈ میں اس کا نام شکیل احمد خاں درج ہے۔ احمد اور خان کو ہٹا کر شروع میں محمد کا لاحقہ تو اس نے بعد میں لگایا ہے۔

بہر حال یہ تو طے ہے کہ وہ بقلم خود سید نہیں ہے لیکن پٹھان ہونے کا خاندانی دعوی کہاں تک درست ہے؟ ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کیوں کہ دوسرے قبیلوں کی بنسبت خان ہی مسلمانوں کا وہ واحد قبیلہ ہے جس میں دراندازی کی ہمیشہ بڑی گنجائش رہی، اور ہر کس و نا کس اپنا نسب بدل کر اس میں شامل ہوتا رہا، اب شکیل واقعی اس قبیلے کا فرد ہے یا اس کے خاندان کے ساتھ بھی وہی صورتحال پیش آئی جس کا ہم نے تذکرہ کیا اس کا صحیح علم تو بس اللہ تعالی ہی کو ہے لیکن ہم قارئین کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ شکل وصورت، قد و قامت اور اخلاق و مزاج کے لحاظ سے وہ پٹھانوں سے قطعا میل

نہیں کھاتا اور بظاہر بالکل دلت معلوم ہوتا ہے۔

شکیل کی ابتدائی تعلیم:

شکیل کی ابتدائی تعلیم اس کے وطن عثمان پور ہی میں ہوئی، ۱۹۸۴ء میں اس نے شفیع مسلم کالج لہریا سرائے سے ہائی اسکول اور ۱۹۸۶ء میں ملت کالج دربھنگہ سے انٹر میڈیٹ کیا، نمبرات اوسط درجے کے تھے، ۱۹۸۹ء میں مزید تعلیم کیلئے پٹنہ گیا اور ۱۹۹۱ء میں دربھنگہ کے اسٹوڈنٹ لاج میں رہ کر تیاری کرنے لگا، فارغ اوقات میں وہ طلبہ کو ٹیوشن بھی پڑھاتا تھا تا کہ اخراجات میں کوئی دقت نہ ہولیکن اس نے گریجوشن کی تکمیل کی یا نہیں اس کی کوئی صراحت نہیں ملتی، اس لئے جو لوگ اسے کمپیوٹر انجینئر بتا رہے ہیں وہ بالکل ناواقف ہیں انہیں احتیاط کے ساتھ قلم چلانا چاہئے، ہمارا خیال ہے کہ اس نے گریجویشن میں داخلہ تو لیا لیکن اپنی تلون مزاجی کی بناء پر وہ شاید اسے مکمل نہ کر سکا۔ جہاں تک دینی تعلیم کا سوال ہے تو وہ قرآن وحدیث سے یکسر نابلد، عربی زبان سے قطعاً ناآشنا اور شرعی احکام سے بالکل کورا ہے، لیکن اپنی تمام تر جہالت کے باوجود دعوی دیکھئے کتنا بلند بانگ کر رہا ہے!!۔

> میں ۱۹۹۱ء میں اپنے شہر دربھنگہ کے ایک اسٹوڈنٹ لاج میں رہ کر کالج کی پڑھائی کرتا تھا، صدام حسین کی الائیڈ فورس سے جنگ کے آخری دن چل رہے تھے کہ ایک شام (عشاء سے کچھ پہلے) اللہ پاک کی طرف سے مجھ پر دین کی اس ذمہ داری کو سونپا گیا۔

جب میرے گھر والے اور دیگر لوگوں نے میری کیفیت بدلی دیکھی اور ہر وقت مجھے دینی فکروں میں ڈوبا ہوا دیکھا تو میری طرف سے بدگمان ہونے لگے اور وہ یہ گمان کرنے لگے کہ میں کسی انسان کے بہکاوے میں آ کر ایسا کچھ کر رہا ہوں، پس بعضے میری مخالفت کرنے لگے چونکہ میں اس کام کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے کر رہا تھا اس لئے جلد ہی میرے گھر والوں کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ میں کسی جماعت یا افراد کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا ہوں تاہم وہ اپنی دنیا کا نقصان دیکھتے ہوئے میری مخالفت میں لگے رہے۔(3)

مندرجہ بالا اقتباس میں شکیل نے اپنے نام نہاد دعوے کو دربھنگہ کے قیام سے جوڑ کر قارئین کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ۱۹۹۱ء میں اسے جیسے ہی آسمانی پیغام ملا یکدم اس کی ساری کیفیت بدل گئی، دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا تعلیم ادھوری چھوڑ دی مستقبل کی کوئی فکر نہ رہی، عزیز و اقارب بیگانے ہو گئے اور وہ اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں ایسا محو ہوا کہ گھر والوں کو شک ہی نہیں، مکمل یقین ہو گیا کہ وہ کسی کے بہکاوے میں آ کر اپنا کیریئر برباد کرنے پر تلا ہے لیکن بقلم خود اس کے استغراق میں کوئی فرق نہ آیا، والد کی فہمائش کا اثر ہوا، نہ ہی گھر والوں کی نصیحتیں کام آئیں اور اس نے عزیز و اقارب کی مخالفت کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ ایک قسم کے نشے میں مدہوش وہ گھر بار چھوڑ کر دہلی چلا آیا تا کہ بے کم و کاست یہ امانت دوسروں تک پہونچا سکے۔

ایک طرف تو استغراق کے یہ بلند بانگ دعوے ہیں لیکن دوسری سمت جب ہم دہلی میں قیام کے بعد اس کی سرگرمیوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو جھوٹ کا سارا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے اور وہاں اس کے شب وروز میں اس کیفیت واستغراق کی کوئی ہلکی سی پرچھائی بھی نظر نہیں آتی جس کے وہ دربھنگہ میں ڈھول پیٹ رہا تھا یہاں سرگرمیاں معمول کے مطابق ہیں، سوٹ کیس کی دکان بھی چلا رہا ہے، گھر گھر جا کر ٹیوشن بھی پڑھاتا ہے، ساتھیوں سے مشورے بھی ہورہے ہیں، نظام الدین کے چکر بھی کاٹ رہا ہے، دربھنگہ کے سفر بھی چل رہے ہیں اور مقامی لوگوں سے دوستیاں بھی گانٹھ رہا ہے، اب نہ کوئی کیفیت اور مدہوشی، نہ کوئی غلبہ نہ جنون، نہ روحانی استغراق، نہ کسی ذمہ داری کا احساس، گویا دہلی میں قدم رکھتے ہی تمام کیفیات اڑن چھو ہوگئیں، یہ تجزیہ بتاتا ہے کہ ۱۹۹۱ء کی کہانی قطعا جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ دہلی آمد پر وہ ہجرت ودعوت کی پرفریب چادر ڈال رہا ہے حالانکہ دہلی میں اس کی آمد کا مقصد صرف اور صرف روزگار کی تلاش تھا اسی لئے وہ قارئین کو وہاں دکانداری اور ٹیوشن بازی وغیرہ کے ذریعہ اقتصادی جدو جہد کرتا نظر آتا ہے لیکن یہ معمولی ذرائع جب دولت وعزت کی اس کی شیطانی ہوس کو تسکین نہ دے سکے تو بالآخر حالات سے مایوس ہو کر اس نے نبی کریم کے قیام کے دوران ہی غیر معمولی فیصلہ کیا اور مہدویت کی دکان سجانے کی ٹھان لی، مندرجہ ذیل تحریر قارئین کو یہی بتاتی ہے۔

محلہ نبی کریم میں قیام کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ مجھے اس کام کو کیسے کرنا

ہے اس کی نہج اللہ پاک کی طرف سے اس وقت کھولی جائیگی جبکہ میری عمر تیس (۳۳) سال ہوجائے گی۔(4)

یہاں نہج کی پر فریب چادر میں شکیل نے مہدویت کے دعوے کو دوبارہ ماضی سے جوڑ نے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہی وہ اولین مقام ہے جہاں سے اس نے اپنا شیطانی سفر شروع کیا اور بڑی خاموشی کے ساتھ وہ لوگوں کی ذہن سازی کرنے لگا ہمارا اندازہ ہے کہ یہ ۹۴ یا ۹۵ کا سال ہوگا چنانچہ ایک ڈیڑھ سال بعد جب راز فاش ہوا تو وہاں کے غیور مسلمانوں نے سخت باز پرس کی اور قادیانی کے اس چیلے کو اپنے محلے سے نکال دیا۔

محلہ نبی کریم سے اخراج کے بعد وہ لکشمی نگر چلا آیا، جہاں ماضی کی بنسبت اس نے قدرے احتیاط سے کام لیا اور ایک مینار والی مسجد کے دعوتی حلقے سے وابستہ ہو کر دو چار سال تک حالات کا جائزہ لیتا رہا پھر جب اس نے محسوس کیا کہ تعلقات کا دائرہ کافی بڑھ گیا اور لوگوں کی ہمدردیاں بھی حاصل ہو چکیں ہیں تو سادہ لوح نوجوان کو متاثر کرنے کے لیے اس نے دین کی نہج بدلنے کے مجمل شوشے چھوڑے، لکھتا ہے:

۱۹۹۶ء میں جب میں لکشمی نگر میں آ کر رہنے لگا تو ان دنوں میں نے یہ بات لوگوں کو کثرت سے کہی کہ ۲۰۰۲ء میں اللہ پاک کی طرف سے دینی نہج بدلنے والی ہے اور کام کی ایک الگ نہج لوگوں کے سامنے آئے گی جس کے لیے لوگوں کو تیار رہنا چاہئے۔

۲۰۰ء کے دسمبر کے شروع میں اور اسی سال رمضان کے آخری دنوں میں جب اس کام کو کرنے کی نہج مجھ پر واضح کر دی تو میں نے اب تبلیغی جماعت

کو چھوڑنے اور اس کام کو کرنے (یعنی نہج نبوت کے مطابق نبی کریم ﷺ
کی شریعت لوگوں میں قائم کرنے) کا فیصلہ کیا، مارچ ۲۰۰۳ء میں تبلیغی
جماعت سے پوری طرح الگ ہو گیا جبکہ مجھے احساس ہوا کہ تبلیغ سے جڑے
وہاں کے لوگ اندر ہی اندر اس نہج کی مخالفت کر رہے ہیں۔(5)

محلہ نبی کریم کی بنسبت لکشمی نگر میں شکیل کا طریقہ کار زیادہ مضبوط اور منصوبہ بند تھا اور ایک طویل عرصہ قیام کی وجہ سے یہاں اس کا تعارف بھی اچھا خاصا تھا اس لئے مہدویت کا ڈرامہ رچانے میں اسے کوئی پریشانی نہیں ہوئی اور اپنے پرانے طریقہ کار کے مطابق اس نے یہاں بھی روحانی مجلس منعقد کر کے خفیہ طریقہ پر لوگوں کو بیعت کرنا شروع کر دیا۔شدہ شدہ یہ خبر جب مقامی مسلمانوں تک پہنچی تو انہوں نے فوراً ایکشن لیا اور ۲۷ مئی ۲۰۰۳ء کو بعد نماز عشاء رمیش پارک کی بڑی مسجد میں ہنگامی میٹنگ طلب کر لی، جس میں علماء وائمہ کے علاوہ عوام نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی سب نے شکیل سے سرعام اس کے دعوے کی بابت استفسار کیا تو وہ آئیں بائیں شائیں کرتا رہا، جب آدھی رات تک کوئی نتیجہ نہ نکلا تو لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور پھر انہوں نے شکیل کی مسجد ہی میں خوب ٹھکائی کی بالآخر اس نے دماغ ماؤف ہونے کا عذر کر کے معافی مانگی اور یہ اقرار کیا کہ میرا دعوی غلط ہے آئندہ میں ایسی شیطانی حرکت نہیں کروں گا۔اس کے بعد مسلمانوں نے اسے دلی بدر کرنا چاہا لیکن خاموشی سے واپس آ کر اس نے لکشمی نگر ہی کی دوسری سائڈ میں رہائش اختیار کر لی اور ان حضرات کی ایف آئی آر درج کرائی جنہوں نے نہ صرف اسے ٹھکانہ دیا تھا بلکہ گاہے بگاہے مالی مدد بھی کی تھی اور جب وہ یہاں اپنے خاندانی مرض ٹی بی میں مبتلا ہوا تھا تو انہیں خدا

ترسوں نے آپس میں چندہ کر کے ترلوک پوری کے اسپتال میں علاج کرایا تھا، نمک حرام احسان کا بدلہ ہر زمانے میں طوطا چشمی سے دیا کرتے ہیں لیکن الحمد للہ کوئی خوفزدہ نہیں ہوا، اوراس کے خلاف مسلمانوں کا ردعمل جاری رہا۔ایک مرتبہ اس کا مدنی مسجد میں بھی استرے سے سر مونڈا گیا اور تمام ہمنواؤں کی بھی پٹائی ہوئی ،جس کے نتیجے میں شکیل نے دہلی سے مایوس ہوکر ہندوستان کی دوردراز پسماندہ ریاستوں میں قدم جمانے کی کوشش کی اور بالآخر اورنگ آباد مہاراشٹرا کی نواحی بستی پڑے گاؤں میں ایک مرکز بنالیا، جہاں اب وہ پورے ملک میں کفروارتداد کا مشن چلارہاہے۔

دہلی میں شکیل کے خلاف متحدہ محاذ بنانے میں مشہور داعی ومبلغ ڈاکٹر نادر علی صاحب مدظلہ کے علاوہ مقامی ائمہ وعلماء کا بڑااہم کردار رہا،جنہوں نے مساجد میں جلسے منعقد کر کے مسئلہ مہدی پر روشنی ڈالی اور مدرسہ امینیہ دہلی اور مسجد فتحپوری سے بروقت استفسار کر کے شکیل کی گمراہی کا پردہ چاک کردیا۔ہم سمجھتے ہیں کہ مفتی عبدالرحمن مرحوم اور مفتی مکرم صاحب کے قلم سے صادر ہونے والی تحریریں شکیل کی گمراہی کے خلاف سب سے پہلے فتاوی ہیں۔

حواشی:

(1) سنبھلی کے اعتراضات کا جائزہ ص ۱۳

(2) سنبھلی کے اعتراضات کا جائزہ ص ۱۰

(3) سنبھلی کے اعتراضات کا جائزہ ص ۸

(4) سنبھلی کے اعتراضات کا جائزہ ص ۹

(5) سنبھلی کے اعتراضات کا جائزہ

فتنۂ شکیلیت کیا ہے؟

(سوال وجواب کی روشنی میں)

سوال 1:— ہمارے اس دور میں عیسیٰ اور مہدی ہونے کا جھوٹا دعویدار کون ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

جواب:— شکیل بن حنیف خان۔

سوال 2:— یہ فتنہ کس نام سے مشہور ہے اور اس فتنہ کے شکار لوگوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب:— یہ فتنہ ''شکیلیت'' کے نام سے مشہور ہے اور اس کا شکار ہونے والوں کو ''شکیلی'' کہتے ہیں۔

سوال 3:— شکیل بن حنیف کہاں کا رہنے والا ہے؟

جواب:— شکیل بن حنیف صوبہ بہار کے ضلع دربھنگہ کے چھوٹے سے گاؤں عثمان پورہ رتن پورہ کا رہنے والا ہے۔

سوال 4:— 1996ء میں شکیل بن حنیف بہار سے آکر دہلی کے کسی محلے میں آکر رہنے لگا؟

جواب:— لکشمی نگر میں رہنے لگا۔

سوال 5:— شکیل بن حنیف کا دعوی کیا ہے؟

جواب:— شکیل بن حنیف مہدی اور عیسی ہونے کا دعویدار ہے۔

سوال 6:۔ عیسی اورمہدی ہونے کادعوی کرنے والے کااسلامی حکم کیا ہے؟

جواب:۔ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج مرتداورکافر ہے۔

سوال 7:۔ جوشکیل بن حنیف کومہدی اورعیسی مانتے ہیں ان کے لئے کیاحکم ہے؟

جواب:۔ وہ بھی اسلام سے خارج مرتداورکافر ہیں۔

سوال 8:۔ شکیل بن حنیف کوصرف شکیل کیوں نہیں کہاجاتا ہے؟

جواب:۔ اس لئے کہ یہ عیسی ہونے کادعویدار ہے،حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت بغیر بات کے ہوئی اورشکیل اپنے باپ کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے اس لئے شکیل بن حنیف کہاجاتا ہے،باپ کانام لینے سےاس کے دعوی کی تردید ہوجاتی ہے۔

سوال 9:۔ شکیل بن حنیف عیسیٰ علیہ السلام کیوں نہیں ہوسکتا؟

جواب:۔ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے نبی اور رسول ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ۶۰۰ سال پہلے جو نبی اسرائیل کی جانب بھیجے گئے تھے پھر اللہ نے ان کو آسمانوں پر اٹھالیا قریب قیامت وہی دوبارہ نازل ہوں گے۔شکیل بن حنیف اب پیدا ہوا ہے؛ یہ نبی نہیں،کذاب اوردجال ہے۔

سوال 10 :۔ شکیل بن حنیف کےنزدیک پیشن گوئی میں بتائے ہوئے نام، مقام وغیرہ کوسمجھنےکامعیار کیاہے؟

جواب:۔ شکیل کے بیان کے مطابق پیشن گوئیوں میں اکثرانسان کے نام اور مقام نہیں ملا کرتے کبھی تو نام کچھ حروف کی ترمیم سے ملتا ہے کبھی اپنے معنی کے اعتبار

سے تو کبھی صفات کے اعتبار سے۔

سوال 11:— شکیل بن حنیف کے نزدیک دجال کے فتنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:— اس کے نزدیک 1991 میں ہوئی عراق کی جنگ دجال کا فتنہ ہے۔

سوال 12:— فرمان رسول ﷺ کے مطابق دجال کون ہوگا؟

جواب:— دجال ایک شخص ہوگا۔

سوال 13:— دجال شکل وصورت کے اعتبار سے کیسا ہوگا؟

جواب:— فرمان نبی ﷺ کے مطابق دجال: (۱) نہایت پستہ قد (۲) گھنگھریالوں بال والا (۳) بھاری جسم والا (۴) بائیں آنکھ سے کانا ہوگا (۵) اور اس کے دو آنکھ کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ پڑھا لکھا یا ان پڑھ اسے پڑھ سکے گا۔

سوال 14:— شکیل بن حنیف کے نزدیک دجال کون ہے؟

جواب:— شخص نہیں بلکہ دو ملک ہیں: امریکہ اور فرانس۔

سوال 15:— شکیل بن حنیف کے نزدیک امریکہ اور فرانس کے علاوہ دجال کون کون ہے؟

جواب:— UNO (اقوام متحدہ) اور وہ تیس ممالک جو عراق پر حملہ کئے۔

سوال 16:— ۳۰ جھوٹے دجال نکلیں گے اس حدیث کا مطلب شکیل کیا بیان کرتا ہے؟

جواب:— UNO (اقوام متحدہ) کے نمائندہ تیس ممالک ہیں جو عراق سے لڑنے گئے تھے سب اس کے نزدیک دجال ہیں۔

شکیلیت کا فتنہ

اوراس کے سد باب کے مجرب طور وطریق

جناب مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

گزشتہ اوراق کے مطالعہ سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ قادیانیت اور بہائیت کی طرح شکیل بن حنیف کی تحریک بھی کوئی مذہب نہیں بلکہ خالص فتنہ ہے اورخوارج کی طرح نہایت خطرناک ہے،جس سے دور رہنے میں نجات ہے۔اس کے سد باب کے لیے مندرجہ ذیل امور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(1) قادیانیت کی طرح شکیلیت کو بھی لفظ "مذہب" سے نہ یاد کیا جائے اس لیے بجائے "شکیل کا مذہب" کے "شکیل کی تحریک" یا "شکیل کا فتنہ" وغیرہ کہا جائے تاکہ اس کی صحیح ترجمانی بھی ہو اور عوام وخواص بھی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

(2) اسی طرح کوشش کی جائے کہ اس کے پیروکاروں پر بھی کوئی اسلامی اصطلاح استعمال نہ کی جائے۔

شکیل کے پیروکاروں کی بھی کوشش یہ ہوتی ہے کہ قادیانیوں کی طرح وہ مسلمانوں کی شکل میں مسلمانوں کے درمیان زندگی گزاریں تاکہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان کسی کو کوئی فرق ہی محسوس نہ ہو۔مسلمانوں کو چاہیے کہ یہ فرق اچھی طرح واضح کریں اور کھل کر واضح کریں! اس میں خواہ مخواہ کی مصالحت، مصلحت کا نام لے کر

مداہنت کے مرتکب نہ ہوں۔

(3) اسلامی اصطلاحات کی جگہ ان پر وہی زبان استعمال کی جائے جو قادیانیوں کے لیے ہوتی ہے یا عیسائیوں اور غیر مسلموں کے لیے ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ شکیل کا پیروکار ہے تو یہ نہ کہا جائے کہ وہ فلاں جگہ نماز پڑھتا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ فلاں جگہ پوجا پاٹ کرتا ہے۔ ان کے پڑھے لکھے لوگوں کے لیے شکیلی پنڈٹ، شکیلی پوپ، پادری وغیرہ کا لفظ استعمال کیا جائے۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شکیل سے بیعت ہوا ہے بلکہ اس کی جگہ کہا جائے فلاں شخص شکیل کے ہاتھ پر مرتد ہوا ہے۔ شکیل کا فتنہ ارتدادی فتنہ ہے شکیل کے پوپ و پنڈٹ مسلمانوں میں گمراہی پھیلا رہے ہیں۔

(4) ضروری ہے کہ مسلمان ان سے ایسا ہی معاملہ کریں جیسا کہ اسلام سے منحرف دیگر فتنوں اور فتنہ پروروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ شکیل کے پیروکاروں کا حال یہ ہے کہ وہ علماء کی گفتگو سننا بھی پسند نہیں کرتے تو اب ان سے کیا اصلاح کی توقع کی جائے! اس طریقۂ کار سے ان شاء اللہ ان پر بھی حق واضح ہونے کے امکانات روشن ہوں گے اور ایک عام مسلمان ان کے فریب میں نہیں آئے گا۔ جو لوگ انہیں مسلمان سمجھ کر ان سے قریب ہوتے ہیں وہ بھی محفوظ ہو جائیں گے۔

(5) اس کی تردید و تعاقب کے لیے راقم سطور نے جو طریقۂ کار مفید سمجھا، وہ وہی ہے جو قادیانیت کے لیے ہے یعنی بجائے مذہبی مباحثوں میں الجھنے کے ان کی ہی

تحریروں کی روشنی میں وہ پہلو زیر بحث لائے جائیں جن سے شکیل اور اس کی تحریک کی فطری اور بنیادی کمزوریاں عوام وخواص پر از خود واضح ہو جائیں اور یہ حقیقت کھل جائے کہ شکیلیت ایک ایسا فتنہ ہے کہ جس میں نجات وہ فلاح تلاش کرنے کی بجائے اس سے دوری بنائے رکھنے میں نجات وفلاح ہے۔

اس موقع سے جو لوگ شکیل کے رد کے میدان میں کام کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں انہیں بہت کچھ سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا وہ اس حقیقت کو سمجھیں کہ شکیل اور اوراس کے متبعین سے گفتگو کے وقت احادیث وقرآن کو موضوع بحث بنانے سے ان کو تقویت ملے گی۔ اگر شکیل کی زندگی کو موضوع بحث بنایا جائے اس کے دعاوی کا تقابل قرآن وحدیث سے نہیں بلکہ اس کی زندگی کے حالات وہ واقعات سے کیے جائے اس کے افوات وتضادات کا جائزہ خود اسی کے اقوال اور تحریروں کی روشنی میں کیا جائے تو ان شاء اللہ بہت جلد اس فتنے پر قابو پایا جا سکے گا۔

(6) فتنوں کے اس دور میں بھی مساجد ومدارس دین کا قلع ہیں۔ آج بھی معاشرے میں مساجد ومدارس کو بہت کچھ اہمیت حاصل ہے۔ جن علاقوں میں خواہ یہ فتنہ ہو یا اور کوئی فتنہ پھیل رہا ہو ان علاقوں کی مساجد کے ائمہ حضرات کو چاہیے کہ کم از کم دو جمعہ ان موضوعات پر بیان کے لیے خاص کریں اس میں خواہ وہ خود بیان کریں یا دیگر علماء سے بیان کرائیں لیکن بہر صورت تسلسل باقی رکھا جائے۔ جس میں اسلامی روایات وہ واقعات کو کسی بھی حدیث کی کتاب سے ”باب الفتن“ سنایا جائے اور ان کی

تفصیلات سے پبلکی زبان میں عوام کو باخبر کیا جائے۔

(7) جن علاقوں میں یہ فتنہ نہیں ہے ان کو چاہیے کہ پھر بھی کم از کم ایک جمعہ کو اس موضوع پر بیان کے لیے خاص کریں۔جس میں پورے سال اسلامی عقائد پر ہی روشنی ڈالی جائے اور جو عقائد ضروریاتِ دین میں سے ہیں ان کو علم کلام کے دلائل کے ساتھ اس طرح واضح انداز میں بیان کیا جائے کہ اس کے خلاف عقائد کے غیر اسلامی ہونے پر ایک عام مسلمان بھی خود ہی فیصلہ کرلے۔

(8) یہ بات ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ اس فتنے کا رخ زیادہ تر ان لوگوں کی طرف ہے جو دینی عقائد کو گیرائی وہ گہرائی سے نہیں جانتے؛ دین کے بنیادی عقائد سے ناواقف ہیں۔اسی لیے کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ اس سے زیادہ متأثر دکھائی دیتے ہیں مختلف مقامات سے جو اطلاعات ملتی رہی ہیں وہ کالجوں کے مسلم طلباء کے متاثر ہونے کے بارے میں ہے ہر فتنہ پرور انہی کو اپنا پہلا تختۂ مشق بناتا ہے لہذا جن کی اولادیں کالجوں میں زیر تعلیم ہیں ان کو فکر مند ہونے کی سخت ضرورت ہے ان کو چاہیے کہ جہاں وہ اپنے اولاد کی دنیاوی تعلیم وترقی کے لیے کوشاں ہیں وہیں ان کو اسلامی عقائد و دینیات پڑھانے کی بھی فکر کریں اور اس سلسلے میں باصلاحیت ومستند علماء کرام سے مشورہ واستفادہ کریں!

(9) اسی طرح متولیانِ مساجد کو چاہیے کہ وہ اپنی مساجد سے عقائد کے موضوع پر لٹریچر کی تقسیم کو اپنے معمولات میں شامل کریں۔فتنوں کے سدّ باب میں ان شاءاللہ یہ

سلسلہ بہت مفید ہوگا۔

(10) نیز اس موضوع کی دیگر مستند کتابوں سے عوام کو روشناس کرایا جائے۔ بطور خاص اسلامی عقائد اور علم کلام کی سہل اردو زبان میں کتاب عام کی جائیں۔ اہل مدارس و مکاتب اپنے تعلیمی نصاب کا جزو بنائیں اور اہل مجالس اپنے مجلسوں اور پروگراموں کا جز لاینفک بنائیں۔

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں کام تمام ہی فتنوں کے سد باب کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں موجودہ سیاسی وہ سماجی ماحول میں اس شق کی افادیت وہ اہمیت واضح سے واضح تر ہے۔

نیز جن مدارس اسلامیہ میں تحفظ ختم نبوت کے شعبے باضابطہ دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند کی اجازت سے قائم کیے گئے ہیں وہاں سے بھی کل ہند مجلس سے مصدقہ مواد اور علاقائی ضرورتوں کو ملحوظ رکھ کر مفید سے مفید تر لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ ضرورت ہے کام کرنے والے مخلص احباب ان کی توسیع واشاعت میں حصہ لیں۔

اہل مدارس اپنے بجٹ کا معمولی سا حصہ اس کے لیے خاص کر دیں تو ہر علاقے میں گھر گھر یہ لٹریچر عام ہو جائے گا۔ بصورت دیگر اہل خیر کو توجہ دلا کر بھی یہ خدمات انجام دی جاتی رہی ہیں اور دی جا سکتی ہیں۔

اعلامیہ اور تجاویز

۲۲/اگست ۲۰۲۴ء (بہ مطابق ۱۶ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ) کو کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند کے زیر اہتمام دارالعلوم دیوبند میں ایک مشاورتی اجلاس "برائے رد شکیلیت ودیگر فرق باطلہ" ہوا، جس میں ملک بھر سے سیکڑوں علماء نے شرکت کی اور اس موقع پر اکابر دارالعلوم دیو بند کی موجودگی میں فتنے کے سد باب کے لیے جو اعلامیہ اور تجاویز پاس ہوئے، افادۂ عام کے لیے اسے یہاں شامل کیا جارہا ہے۔ (ایڈیٹر)

الف :— اسلام کی نظر میں عقائد کی درستگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، اگر کسی شخص کا عقیدہ نصوص قطعیہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے نظریہ کے خلاف ہو، تو ایسا شخص خواہ بظاہر کتنا ہی دین دار نظر آئے، اس کو مسلمان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بریں بنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے عقائد کو درست رکھے، اپنے متعلقین اور آنے والی نسلوں کو بھی راہ حق پر قائم رکھنے کی فکر کرے۔

ب :— تمام اہل ایمان اس بات پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم اور مکمل ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کسی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا، اس عقیدے کا انکار موجب کفر ہے۔ اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی تسلیم کرے، اس کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے، یہ بات امت کے ہر فرد میں راسخ کرنا اور اس عقیدے کی اہمیت کو اجاگر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ج :— قیامت کے قریب مہدی موعود کا ظہور اور سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام — جو اس

وقت آسمان میں باحیات تشریف فرماہیں — کا نزول بھی امت مسلمہ کے متفقہ عقائد میں سے ہے۔ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، جو اپنے وقت پر سامنے آ کر امت کی رہنمائی کا فرض انجام دیں گی، جن کے بارے میں احادیث شریفہ میں واضح معلومات موجود ہیں۔ ان کے متعلق علامات اور تصریحات کو عوام کے سامنے بیان کرنا علماء کی ذمہ داری ہے۔

د:— جو شخص از خود مہدی موعود یا مسیح موعود ہونے کا دعوی کرے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کا منکر ہو (جیسے شکیل بن حنیف اور دیگر مدعیان مہدویت و مسیحیت) و بلا شبہ ملحد اور مرتد ہے، اُس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اس طرح کی گمراہ کن تحریکات اور فتنوں کا تعاقب امت کے ہر طبقہ کا اولین فرض ہے۔ علماء کو چاہئے کہ وہ اپنے خصوصی اور عمومی بیانات میں مذکورہ موضوعات پر مدلل گفتگو کریں؛ تا کہ عوام صحیح صورت حال سے واقف رہیں اور کسی فتنے کا شکار نہ ہوں۔

ہ:— جن علاقوں میں ایسے فتنے سر اٹھا رہے ہیں، وہاں بالخصوص علماء کرام اور ائمہ مساجد کے لئے تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا جائے اور انہیں اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ فرق باطلہ کی تردید میں ایسی اصطلاحات اور تعبیرات استعمال کریں جو عام فہم ہوں، جس کی وجہ سے عوام بآسانی موضوع کو سمجھ سکیں اور معاملے کی خطرناکی سے آگاہ ہوں۔ نیز انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ محض ظاہری دین داری نجات کے لئے کافی نہیں ہے؛ بلکہ بنیادی طور پر عقائد کی درستگی ضروری ہے۔

و:— مدارس عربیہ میں موجودہ دور کے اہم فرق باطلہ کی تردید میں محاضرات کا اہتمام کیاجائے تاکہ طلبہ عزیزان کے مقابلے کے لئے پہلے سے تیار رہیں۔

ز:— دورجدید کے فتنوں سے متعلق کوئی جامع کتاب تیار کر کے مدارس اور مکاتب کے نصاب میں شامل کی جائے۔

ح:— علاقائی زبانوں میں فتنہ شکیلیت اور فتنہ گوہر شاہی سے متعلق مختصر اور دلیل مواد تیار کیاجائے اوراس کو گھر گھر پہنچانے کی فکر کی جائے۔

ط:— دعوتی اور دینی کاموں سے وابستہ افراد کو مذکورہ فتنوں کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے اور باہمی تعاون اور مشورو سے تحفظ عقائدہ پر پروگرام منعقد کئے جائیں، بالخصوص اسکول اور کالج کے طلبہ اور طالبات کے سامنے صحیح صورت حال رکھ کر انہیں ہر طرح کی ارتدادی تحریکات سے دور رکھنے کی کوشش کی جائے۔ نیز سوشل میڈیا کے ذریعہ صحیح فکر عام کرنے اور باطل افکار ونظریات کی تردید پر محنت کی جائے۔

ی:— ان تمام تجاویز کو عمل طور پر نافذ کرنے کے لیے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی نگرانی ورہنمائی میں علاقائی مجلس قائم کی جائیں، اور جہاں اس قسم کی مجالس پہلے سے قائم ہیں ان کو مزید فعال ومتحرک کیاجائے۔

شکیل بن حنیف کا فتنہ قادیانیت کی نئی صورت

از: مولانا الیاس نعمانی

شکیل بن حنیف، دربھنگہ، بہار کے موضع عثمان پور کا رہنے والا ایک شخص ہے، جس نے چند برس قبل، جب کہ وہ دہلی میں تھا، مہدی ہونے اور پھر مہدی ومسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اور اس طرح ایک نئی قادیانیت کی داغ بیل ڈالی، اس نے پہلے دہلی کے مختلف محلوں میں اپنی مہدویت ومسیحیت کی تبلیغ کی؛ لیکن ہر جگہ سے اسے کچھ دنوں کے بعد ہٹنا پڑا، پہلے محلہ نبی کریم کو اس نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا، اور پھر لکشمی نگر کے دو مختلف علاقوں میں یکے بعد دیگرے رہ کر اپنے مشن کو چلا، دہلی کے زمانۂ قیام میں اس نے بالخصوص ان سادہ لوح نوجوانوں کو اپنا نشانہ بنایا جو دہلی کے مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے؛ لیکن جیسے ہی لوگوں کو اس کی حرکتوں کی اطلاع ہوتی، وہ اس کے خلاف ایکشن لیتے اور اسے اپنا ٹھکانہ تبدیل کرنا پڑتا، بالآخر اسے دہلی سے ہٹنے کا فیصلہ کرنا پڑا، اور اس نے اپنی بود وباش مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد میں اس طرح اختیار کرلی کہ 'کسی' نے اس کے لیے ایک پورا علاقہ خرید کر ایک نئی بستی بسادی جس میں وہ اور اس کے "حواری" رہتے ہیں۔

ملک کے مختلف حصوں میں اس جھوٹے مہدی ومسیح کی دعوت وتبلیغ کا سلسلہ برسوں سے خاصی تیزی کے ساتھ جاری ہے، دہلی، بہار، مہاراشٹر وآندھرا پردیش وغیرہ میں اس کے فتنہ میں اچھی خاصی تعداد میں لوگ آچکے ہیں، اور الحمد للہ ہر جگہ کچھ نہ کچھ لوگوں

نے اس کے تعاقب کی فکر بھی شروع کر دی ہے۔

ہم سمجھتے تھے کہ یوپی اس فتنہ سے محفوظ ہے، اور اب تک یہاں شکیلیوں نے اپنے پاؤں نہیں پھیلائے ہیں؛ لیکن معلوم ہوا کہ ہم ناواقف تھے، یوپی میں؛ بلکہ لکھنؤ میں بھی کچھ لوگ اس فتنہ کے داعی بن کر تقریباً ڈیڑھ برس سے سرگرم ہیں، اور بڑی رازداری؛ لیکن تیز رفتاری کے ساتھ اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، اور افسوس کہ ان کے فتنہ کا شکار ہمارے کچھ سادہ لوح نوجوان بن بھی رہے ہیں؛ بلکہ غالباً تھوڑے وقفے سے لکھنؤ مشرقی یوپی کے مختلف اضلاع کے چند افراد اس فتنہ کا شکار ہو کر اس جھوٹے مسیح ومہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے جا رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی پوری سرگرمی کے ساتھ خفیہ انداز میں تحریک چلانے میں کامیاب ہیں کہ وہ ہمارے علاقہ میں ہمارے نوجوانوں پر محنت کر رہے ہیں اور ہم کو خبر تک نہیں، ہماری ناواقفی یا بے خبری کی یہ صورت حال تشویش ناک ہے، اور ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔

اس فتنہ کی دعوت اور اس کے داعیوں کا طریقہ کار:

ان لوگوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ خفیہ طور پر کسی نوجوان سے رابطہ کرتے ہیں، یہ نوجوان عام طور پر کسی کالج یا یونیورسٹی کا ایسا طالب علم ہوتا ہے کہ جس کا کسی عالم، دینی جماعت یا دینی تنظیم سے کوئی رابطہ نہ ہو، یہ پہلے اس سے عام دینی گفتگوئیں کرتے ہیں، اور چونکہ اس فتنہ کے تمام داعی اپنا حلیہ ایسا بنائے پھرتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہر شخص یہی محسوس کرے کہ یہ متبعِ سنت قسم کے دین دار نوجوان ہیں، مثلاً لمبی داڑھیاں رکھتے

ہیں، لباس میں لمبے کرتے اور اونچی شلوار کا اہتمام کرتے ہیں، گفتگو میں بار بار الحمد للہ، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، ان شاء اللہ اور ان جیسے دیگر الفاظ کی کثرت رکھتے ہیں؛ اس لیے وہ سادہ لوح اور ناواقف نوجوان ان سے بہت زیادہ متاثر ہوجاتا ہے، اور انہیں بہت دین دار سمجھنے لگتا ہے، اپنی بابت یہ تاثر قائم کرنے کے بعد یہ اپنے مخاطب سے علاماتِ قیامت کا تذکرہ کرتے ہیں اور ان کا مصداق نئے انکشافات، نئی ایجادات اور معاصر دنیا کے بعض حالات وواقعات کو قرار دیتے ہیں، اس درمیان یہ بہت ہوشیاری کے ساتھ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ اپنے مخاطب کے ذہن میں علماء کی تصویر ایسی بنا دیں کہ وہ ان کی کسی بات کی تصدیق علماء سے کرانے کی ضرورت نہ سمجھے، مثلا یہ کہتے ہیں کہ علماء کو ان علامات قیامت کا کچھ علم نہیں ہوتا؛ اس لیے کہ انھیں زمانۂ طالب علمی میں یہ حدیثیں پڑھائی ہی نہیں جاتیں، انھیں بس حدیث کی کتابوں کے چند منتخب ابواب پڑھا دیے جاتے ہیں، جن کا تعلق نماز، روزہ جیسے مسائل سے ہوتا ہے؛ تا کہ یہ کسی مسجد کے امام یا کسی مدرسہ کے مدرس بن سکیں۔ انکا مخاطب جواب تک ان کے دین دار ہونے کا تاثر رکھتا ہے، یہ باتیں سن کر ان کو دین کا ایسا ماہر بھی سمجھنے لگتا ہے کہ جو علما سے زیادہ دین کو جاننے والا ہے، اور اب اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ یہ اسے جو بتا دیں وہ اس پر یقین کرلے۔

اس کے بعد انھیں باور کراتے ہیں کہ دجال کی آمد ہوچکی ہے، وہ امریکا وفرانس کو دجال بتاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں جو یہ بتایا تھا

کہ دجال کی پیشانی پر 'کافر' لکھا ہوگا اس سے آپ ﷺ کا اشارہ یہی دونوں مما لک تھے؛ اس لیے کہ جب ان دونوں کا نام ایک ساتھ لکھا جائے (امریکا فرانس) تو بیچ میں کافر لکھا ہوا ہوتا ہے، دجال کی ایک آنکھ ہونے کا مصداق وہ سیٹلائٹ کو قرار دیتے ہیں۔ بعض روایات میں دجال کے بارے میں ہے کہ وہ ایک گدھا ہوگا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد فائٹر پلین ہے۔ اوراسی طرح کی کچھ اور باتیں کرتے ہیں۔

دجال کی بابت اپنی ایسی گفتگوؤں کے بعد داعیانِ شکیلیت یہ کہتے ہیں کہ دجال کی آمد کے بعد مہدی و مسیح کو آنا تھا، اور وہ آچکے ہیں، اور اب نجات کا بس یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کرلیں، اگر مخاطب بہت سادہ لوح ہوتا ہے اور یہ خواہش ظاہر کرتا ہے کہ مجھے بھی اس 'سفینۂ نجات' میں سوار ہونا ہے تو اسے (عام طور پر) پہلے صوبائی امیر کے پاس بھیجا جاتا ہے، مثلاً یوپی میں بنارس بھیج دیا جاتا ہے، جہاں بنارس ہندو یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ایک نوجوان سے اس کی ملاقات ہوتی ہے، یہ صاحب یوپی میں اس جھوٹے مہدی و مسیح کے مشن کے امیر بتائے جاتے ہیں، اور پھر کچھ دنوں کے بعد اورنگ آباد بھیج کر شکیل کے ہاتھ پر بیعت کرادی جاتی ہے؛ لیکن اس بات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے کہ بیعت سے پہلے اس جھوٹے مہدی و مسیح کا اصلی نام سامنے نہ آئے، یہاں تک کہ لوگوں کے دریافت کرنے پر بھی یہ لوگ اس کا اصلی نام نہیں بتاتے ہیں؛ تاکہ اگر یہ شخص کہیں کسی سے تذکرہ کربھی دے تو بھی لوگوں کو معلوم نہ ہو پائے کہ یہ کس 'مسیح' کی دعوت دی جارہی ہے۔

ذیل کی سطروں میں دجال اور حضرت مہدی وحضرت عیسی علیہ السلام کی بابت صحیح احادیث میں بتائی گئی چند علامتوں کا تذکرہ کرکے شکیلی فتنہ کے دعووں کا جائزہ لیا جارہا ہے تا کہ یہ بات بالکل واضح ہوجائے کہ شکیل بن حنیف جھوٹا ہے، حضرت مہدی وحضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس کو وہی نسبت ہے جو رات کو روز روشن سے۔

شکیلی دجال بمقابلہ حقیقی دجال

دجال کی بابت شکیلیوں کا دعوی اتنا بدیہی غلط ہے کہ کوئی بھی آدمی جسے اللہ نے عقل سلیم سے نوازا ہوا نھیں صحیح مان ہی نہیں سکتا، اور اس لیے اس سلسلہ میں کسی تفصیلی گفتگو کی ضرورت نہیں ہے، لیکن پھر بھی اتنا عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کی بابت جو کچھ بتایا ہے اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان ہی ہوگا، دوممالک کا مجموعہ یا سیٹلائٹ یا فائٹر پلین نہیں، آپ ﷺ نے اس کا حلیہ بھی بالکل واضح طور پر بتادیا ہے، مثلا بخاری کی ایک حدیث (۱۰۷، کتاب ذکر الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم) میں ہے کہ آپ کو خواب میں دجال دکھایا گیا، تو وہ ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص تھا، اس کے بال گھنگھریالے تھے، داہنی آنکھ سے کانا تھا، یہاں تک کہ اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی ابن قطن کے مشابہ تھا، ان واضح نشانیوں کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ کوئی بھی عقل مند شخص یہ کہے کہ دجال ایک شخص نہ ہوکر دوممالک کا مجموعہ ہے، اور اس کی آنکھ سیٹلائٹ ہے۔

علامات مہدی کی روشنی میں شکیل کا جائزہ:

احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ دو الگ الگ شخصیات ہیں، جب کہ شکیل غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا دعوے دار ہے کہ وہ بیک وقت مہدی بھی ہے اور مسیح بھی، ظاہر ہے کہ یہی ایک بات اس کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے۔

حضرت مہدی کی بابت رسول اکرم ﷺ کی حدیثوں میں متعدد علامتیں بیان کی گئی ہیں، ذیل میں ہم ان میں سے چند کا تذکرہ کریں گے، اور پھر ان کی روشنی میں شکیل کا جائزہ لیں گے:

۱ــ رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ حضرت مہدی کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبد اللہ ہوگا، (ابوداود: ۴۲۸۲، کتاب المہدی)، جب کہ شکیل، شکیل بن حنیف ہے، محمد بن عبد اللہ نہیں۔

۲ــ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بتایا تھا کہ مہدی آپ کی ہی نسل سے ہوں گے، اور ان کا سلسلہ نسب حضرت فاطمہ تک پہنچے گا، (ابوداود: ۴۲۸۴، کتاب المہدی)۔ جب کہ شکیل کا اس خاندان اور نسل سے کوئی تعلق نہیں، وہ تو ہندوستانی نسل کا ہی ہے۔

۳ــ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی روشن پیشانی کے ہوں گے یعنی گورے رنگ کے ہوں گے، (ابوداود: ۴۲۸۵، کتاب المہدی)، جب کہ شکیل ایسا نہیں ہے۔

۴–رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بتایا تھا کہ ان سے پہلے دنیا بھر میں ظلم وناانصافی کا راج ہوگا، اور وہ ظلم کا خاتمہ کرکے دنیا میں عدل وانصاف کا بول بالا کردیں گے،(ابوداود: ۴۲۸۲، کتاب المہدی) جب کہ شکیل کے دعوائے مہدویت کو دس برس سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے، اوراس عرصہ میں دنیا میں ظلم وناانصافی بڑھی ہی ہے، کم نہیں ہوئی ہے۔

۵– حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکمراں بھی ہوں گے،(ابوداود: ۴۲۸۵، کتاب المہدی)،اورشکیل حکمرانی کا تو خواب بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۶ –احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ محمد بن عبداللہ مہدی کے منصب پر فائز ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ نو برس رہیں گے(ترمذی:۲۲۳۲،ابواب الفتن، باب بعد باب ماجاء فی المہدی)، جن میں سے سات برس وہ حکومت فرمائیں گے،(ابوداود: ۴۲۸۵، کتاب المہدی)شکیل بن حنیف کے دعوائے مہدویت کو دس برس سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہےاور ابھی تک نہ اس کا انتقال ہوا ہےاور نہ اس کی حکومت قائم ہوئی ہے۔

شکیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کی بابت بھی قرآن اور حدیث میں کچھ ایسی واضح باتیں بتادی گئی ہیں کہ جن کو سامنے رکھ کر شکیل وقادیانی جیسے ہر جھوٹے کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے، ذیل میں ایسی ہی چند علامتیں درج کی جاتی ہیں:

۱— اس سلسلہ میں سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد کے سلسلہ میں آں حضرت ﷺ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے، اس سے یہ بات بالکل قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ وہ وہی عیسی بن مریم علیہا السلام ہوں گے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے، اور جن کی والدہ حضرت مریم تھیں اور جو بغیر والد کے پیدا ہوئے تھے، صحیح بخاری وصحیح مسلم سمیت حدیث کی متعدد کتابوں میں ایسی کئی روایتیں پائی جاتی ہیں، جن میں قیامت کے قریب آپ کی آمد کا تذکرہ ہے اور آپ کا نام عیسیٰ بن مریم ہی لیا گیا ہے، ان میں سے چند روایتیں ابھی آپ پڑھیں گے۔ اور مہدی وعیسی ہونے کا یہ دعوے دار شکیل بن حنیف ہے، ہندوستان کے ایک علاقہ سے تعلق رکھتا ہے، یہ وہ عیسیٰ بن مریم نہیں ہے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے اور جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اور جن کی والدہ کا نام مریم تھا۔

۲— حضرت عیسی کی دوبارہ آمد کے سلسلہ میں متعدد احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اتریں گے (مثلاً ملاحظہ ہو: بخاری: ۲۲۲۲، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر،)؛ جب کہ یہ شکیل بن حنیف عثمان پور نامی ایک گاؤں میں اپنے والد حنیف کے یہاں پیدا ہوا ہے، آسمان سے نہیں اترا ہے۔

۳— صحیح بخاری وصحیح مسلم کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں ابن مریم انصاف پسند حکمراں بن کر ضرور نازل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے (یعنی آپ کی آمد کے بعد سارے

عیسائی مسلمان ہوجائیں گے، اور صلیب کی عبادت ختم ہوجائے گی)، خنزیر (کی نسل) کو قتل کردیں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ کوئی صدقات قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ (بخاری: ۲۲۲۲، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر، مسلم: ۱۵۵/ ۶ ۷ ۲۴، کتاب الایمان، باب نزول عیسی بن مریم)۔

اب ذرا اس حدیث کی روشنی میں شکیل کا جائزہ لیجیے، وہ نہ اب تک حکمراں بنا ہے اور نہ حکمرانی کا کوئی ارادہ رکھتا ہے، وہ تو اورنگ آباد، مہاراشٹر کے پاس کی ایک بستی میں چھپا بیٹھا ہے، اور وہاں سے نکلنے کا نام ہی نہیں لیتا، اور اس نے نہ کبھی کوئی صلیب توڑی ہے اور نہ کسی عیسائی نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے، نہ خنزیروں کو قتل کیا ہے اور نہ اس کے آنے کے بعد دنیا میں مال و دولت کی فراوانی ہوئی ہے اور نہ غربت کا خاتمہ ہوا ہے کہ صدقات لینے والا کوئی نہ ملے۔

۴ــ قرآن مجید نے سورہ نساء کی آیت (۱۵۹) میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسی کی وفات سے پہلے تمام اہلِ کتاب (یہودی و عیسائی) مسلمان ہوجائیں گے: ــ"وان من اهل الكتاب الاليومنن به قبل موته ــ" اور شکیل کے ہاتھ پر اب تک ایک بھی عیسائی اسلام نہیں لایا۔

ان کے علاوہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت اور بھی علامتیں یا پیشین گوئیاں حدیث کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں؛ لیکن قرآن و صحیح احادیث میں مذکور یہی چار علامتیں شکیل کے دعوے کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں، اس مختصر سے مضمون

میں مزید کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

اس فتنہ کا مقابلہ کیسے ہو؟

یہ فتنہ چونکہ بہت رازداری کے ساتھ پھیلایا جارہا ہے؛ اس لیے عام طور پر جب کسی علاقہ کے خادمانِ دین کو اپنے علاقے کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ ہمارے یہاں اس فتنہ کے داعی سرگرم ہیں، تو اس وقت تک بہت تاخیر ہوچکی ہوتی ہے اور کئی نوجوان اس کی بھینٹ چڑھ چکے ہوتے ہیں، خود لکھنؤ میں اس فتنہ کے سرگرم ہونے کی اطلاع تب ملی جب اس کو ایک سال کا عرصہ گزر چکا تھا، دہلی، بہار، مہاراشٹر، گجرات اور یوپی سمیت ملک کے جس حصہ میں بھی اس فتنہ کی سرگرمی کی آج اطلاع ہے ان تمام مقامات پر خادمانِ دین کو جب اس فتنہ کی موجودگی وسرگرمی کی اطلاع ملی تو کافی دیر ہوچکی تھی؛ اس لیے کسی بھی علاقہ میں اس انتظار میں نہیں رہنا چاہیے کہ جب ہمارے یہاں فتنہ کی آمد کی خبر ملے گی تو پھر فکر کریں گے؛ اس لیے کہ عین ممکن ہے کہ کسی علاقہ میں یہ سرگرم ہو اور ہمیں اس کی خبر نہ ہو، صورتِ حال کی خطرناکی کا اس سے اندازہ کیجیے کہ جن علاقوں کے سلسلے میں یہ اطمینان تھا کہ یہاں یہ فتنہ موجود نہیں ہے، وہاں کے ائمۂ مساجد نے بھی جب اپنی مسجدوں میں اس مسئلہ پر گفتگو کی تو کچھ نوجوانوں نے ان میں سے کچھ ائمہ کو بتایا کہ اس طرح کے لوگوں نے ہم سے بھی رابطہ کیا ہے؛ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی بھی علاقہ کے سلسلہ میں اطمینان نہ کیا جائے، اور پہلے سے ہی عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے؛ تاکہ اگر یہ فتنہ آپ کے علاقہ میں نہ پہنچا ہو تو اس کی

آمد کو روکا جا سکے، اور اگر خدانخواستہ پہنچ گیا ہو تو اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

اس فتنہ کے مقابلہ کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہر علاقہ کی تمام مساجد میں جمعہ کی نماز کے موقع پر اس سلسلہ میں گفتگو کر کے لوگوں کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے، اسی طرح ہم ان لوگوں کو فتنہ سے آگاہ کر سکتے ہیں جن کو اس فتنہ کے داعیان اپنا مخاطب بناتے ہیں، نماز جمعہ کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی رابطہ کسی دینی راہ نمائی کے نظام سے نہیں ہوتا ہے، اگر ہر علاقہ کے سرگرم خادمانِ دین اپنے اپنے علاقہ کی فکر کر لیں اور یہ کوشش کر لیں کہ ان کے علاقہ کی ہر مسجد میں نمازِ جمعہ سے قبل اس طرح کی گفتگو کر لی جائے تو امید ہے کہ اس فتنہ کو روکا جا سکے گا۔

ہمارے یہاں عام طور پر کسی فتنہ کی فکر اس وقت کی جاتی ہے؛ جب اس کے شکار ہزاروں لاکھوں لوگ ہو جاتے ہیں، اور اس وقت فتنہ اپنے پاؤں اتنے جما چکا ہوتا ہے کہ اس کو ختم کرنا مشکل ہو چکا ہوتا ہے، قادیانیت کے سلسلہ میں بھی ایسا ہی ہوا تھا؛ اس لیے اس نئی قادیانیت کا تعاقب ابھی سے کرنا لازمی وضروری ہے، ورنہ بعد میں یہ فتنہ اگر تناور درخت بن گیا تو پھر اس کا خاتمہ ویسے ہی ناممکن ہو جائے گا، جیسے قادیانیت کا ہو گیا ہے۔ ع

جاگو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

کیا امام مہدی آچکے ہیں؟

علامات قیامت کی تطبیق میں لوگوں کی بے اعتدالیاں

افادات:— حضرت اقدس مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حسینیہ راندیر سورت

ضبط وترتیب: بلال احمد

ایک شخص کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ دو دن ہوئے آپ لوگوں کی دعا کی برکت سے لندن خیر وعافیت کے ساتھ پہنچ گیا ہوں، آپ کا میسج مفتی اسحاق نے مجھے سنایا۔ اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ حضرت امام مہدی کا تشریف لانا حدیث پاک میں جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ ایک آدمی آکر اس دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ترمذی2/47وابوداؤد2/588) اس حدیث کی وجہ سے حضرت امام مہدی کا تشریف لانا یہ تو متیقن ہے اور حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے اور اس وقت جو حالات ہوں گے وہ بھی حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ آپس میں بہت ہی زیادہ اختلاف ہوگا اور بہت ہی زیادہ انتشار ہوگا اور اس انتشار کی حالت میں حضرت امام مہدی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے آئیں گے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہوں گے طواف کے دوران مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان حضرت امام مہدی کو لوگ پہچان لیں گے اور پہچان کر ان کے ہاتھ کے اوپر بیعت کریں گے اور غیبی آواز بھی آئے گی کہ یہ تمہارے امام مہدی ہیں اس سے بیعت ہوجاؤ!۔ (ابوداؤد شریف) یہ تو حدیث پاک میں ہے اور یہ ہونا ہے لیکن آج کل

جو بہت سارے لوگوں نے چلا رکھا ہے کہ امام مہدی آ گئے ہیں یا وہ آنے والے ہیں اور فلانی تاریخ تک باہر آ جائیں گے اور فلانی تاریخ تک ان کا ظہور ہوگا۔ یہ سب اپنے اپنے قیاس ہے، حدیث پاک سے کوئی فکس تاریخ نہیں ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ صلح حدیبیہ کے وقت حضور اقدس ﷺ نے خواب دیکھا تھا اور عمرہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے اسی لیے آپ تشریف لے بھی گئے اور پھر اس کے بعد وہاں حدیبیہ میں کفار نے روک دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ نے خواب کو بتایا تھا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے یہ بتایا تھا کہ اسی سال کریں گے، یہ اسی سال کی تعیین تو ہم لوگوں کی تھی۔ (تفسیر آلوسی ج 26 ص 120) اس میں غلطی ہو سکتی ہے تو اسی طریقے سے امام مہدی 2025ء میں آئیں گے یا 30ء میں آئیں گے یا 40ء میں آئیں گے اس قسم کے جو واٹس ایپ پر میسیجز چل رہے ہیں یہ سب صحیح نہیں ہے۔

اس کی ایک مثال میں تمہیں اور بتاؤں کہ ساؤتھ آفریقہ کے ایک آدمی نے چند سال پہلے کمپیوٹر کے ذریعے سے دیکھا کہ رمضان میں دو گہن ہوں گے سورج گرہن اور چاند گرہن ہوگا اور یہ بڑی نشانی ہے امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی کہ اس کے بعد امام مہدی کا ظہور ہوگا اس وجہ سے اس نے مستقلا تحریک چلائی کہ اس رمضان کے بعد امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اعلان کے لیے لندن بھی پہنچے، لندن پہنچے تو باٹلی کے امام مولانا عبدالرؤف صاحب نے مجھے فون کیا کہ بھئی! اس قسم کا ایک آدمی ہے اور یہ اعلان کر رہا ہے، ہم اس کو دعوت دینا چاہتے ہیں، دعوت دیں یا نہ دیں؟ میں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ بھئی! اس قسم کی علامات حدیث پاک میں آتی ہیں لیکن اس میں سمجھنے میں ہم سے غلطی ہو سکتی ہے کہ

وہ دونوں سورج گرہن، چاند گرہن اپنے طریقے پر ہوں گے یا سورج گرہن پہلے ہوگا اور پھر چاند گرہن گا۔ اس وجہ سے میری رائے یہ ہے کہ ان کو ابھی دعوت مت دو! اس لیے کہ اگر یہ ابھی آئے اور آکر انہوں نے اگلے سال امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر دیا اور پھر دوسرے سال اگر امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا، تو لوگوں کا حدیث پر سے اعتماد ہٹ جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا انہوں نے اعلان کیا بہت سارے لوگ گئے بھی لیکن پھر اس کے بعد امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا حالانکہ امام مہدی کے ظہور کے علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے۔

خیر کہنے کا مقصد یہ ہے کہ امام مہدی کا ظہور تو ہوگا یقینی ہوگا لیکن کس سال ہوگا؟ کس وقت ہوگا؟ اس وقت کوئی زندہ ہے یا نہیں ہے؟ یا ہوگا تو وہ 40 سال پہلے ہوگا یا 40 سال کی عمر میں ان کا ظہور ہوگا تو 40 سال باقی رہے ہیں؛ یہ سب ہماری اپنی سوچ ہے اس وجہ سے اس سوچ کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اس سوچ میں غلطی بھی ہوسکتی ہے۔

ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا اور حدیث پاک میں بتایا گیا ہے خانہ جنگی ہوگی اور خانہ جنگی کی وجہ سے بہت ہی پریشانیاں ہوں گی امام مہدی خود مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے آئیں گے مکہ مکرمہ میں وہ طواف کر رہے ہوں گے مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان جب وہ پہنچیں گے طواف کرتے ہوئے، اس وقت لوگ ان کو پہچان لیں گے کہ یہ امام مہدی ہیں اور ان کے ہاتھ کے اوپر بیعت کریں گے اور اس وقت ہاتف غیبی سے بھی آواز آئے گی کہ یہ امام مہدی ہے ان کے ہاتھ پر بیعت کرو! چنانچہ پھر اس کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت وغیرہ کی جائے گی۔

رہ گیاان کے لیے، ان کے لشکروں میں شامل ہونے کے لیے تیاری کرنے کا مسئلہ، توحضرت امام مہدی کا لشکر بھی ہوگا اور اس لشکر کی بھی تفصیلات حدیث میں آتی ہے کہ ایک لشکر ہوگا وہ بھاگ جائے گا، جہنم میں جائے گا اور ایک لشکر ہوگا جو ان کے ساتھ ہوگا، ان کا درجہ بدری صحابہ کے مانند ہوگا۔ اس قسم کی بہت ساری چیزیں ہیں، پتہ نہیں ہم لوگ ان کے ساتھ لشکر میں ہوتے ہیں یا نہیں!! اگر ہوتے ہیں تو ہمارا شمار کس میں ہوتا ہے؟! بہرحال اللہ تبارک وتعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ امام مہدی کے لشکر میں اگر ہم پہنچیں تو ہم صحیح معنی پر رہیں، منافقت نہ ہو اور اخلاص کے ساتھ پوری جدوجہد کے ساتھ اس میں ہماری شرکت ہو۔

رہ گیا امام مہدی کے لشکر میں شامل ہونے کے لیے تیاری کرنا تو یہ تیاری کرنا بھی کوئی مشکل نہیں ہے۔ امام مہدی جب لڑنے کے لیے آئیں گے تو ظاہر بات ہے کہ ہمیں اس وقت نہ سائیکل چلانا آتی ہے نہ گولی چلانا آتی ہے نہ کوئی چیز آتی ہے۔ ان کے لشکر میں شامل ہونے کے لیے اگر ہم تیاری کریں تو ٹھیک ہے۔ نصیب میں ہوگا تو ان کے لشکر میں جائیں گے نصیب میں نہیں ہوگا تو ہمیں صرف تیاری کرنے کا ثواب ملے گا۔

بہرحال اس قسم کی چیزیں ہیں۔ باقی یہ کہ پیشین گوئیوں کے متعلق تو ہر زمانے میں حضور ﷺ کے پیشین گوئیاں ہنڈریڈ پرسنٹ صحیح ہیں، جس میں کسی قسم کا کوئی شک اور شبہ نہیں ہے لیکن اس کا وقوع اور ظہور کب ہوگا؟ اس کے متعلق قرآن میں یا حدیث میں کوئی فکس تاریخ نہیں بتائی گئی ہے۔ اس لیے فکس تاریخ یا فکس زمانہ بتانا یہ اپنی طرف سے ہے اس میں غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ بہرحال جس طریقے سے ایک علامت ہے کہ اونچے اونچے گھر

بنائیں گے وہ آج تک تو ہم دوسرے لوگوں کے گھروں کو مثال میں بیان کیا کرتے تھے اب جب کہ سعودیہ میں اتنا بڑا مکان بن گیا اور اب جدہ میں دینا کی سب سے اونچی عمارت بن رہی ہے۔تو وہ پیشین گوئی جو حضور ﷺ نے بیان فرمائی تھی وہ اب ظاہر ہو رہی ہے۔تو اس قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔اس وجہ سے پیشین گوئیاں صحیح ہیں لیکن ان پیشین گوئیوں کو موجودہ زمانے پر اپنی طرف سے سمجھ لینا یا اپنی طرف سے اس کو صحیح قرار دے دینا؛ یہ ذرا شک شبہ والی بات ہے، ایسا ہمیں نہیں کرنا چاہیے۔جو لوگ ایسا کر رہے ہیں ان کو سمجھانا چاہیے کہ جو صحیح پیشنگوئیاں ہیں وہی بتاؤ! دوسری پیشن گوئیاں جو چھوٹی ہیں تو ان کو دیکھ کر تاریخ فکس نہ کرو، یہ تاریخ فکس کرنا صحیح نہیں ہے۔ہاں اللہ تعالیٰ اللہ جل جلالہ کی قدرت کاملہ ہے کہ وہ ساری باتیں ایک دو سال میں ہی کر دیں یا وہ ساری باتیں کرنے میں ابھی ایک سو سال نکل جائے یا اللہ کی قدرت میں ہے ہمیں اس کی طرف زیادہ دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يكون اختلاف عند موت خليفة، فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة، فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه و هو كاره، فيبايعونه بين الركن والمقام، ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة، فإذا رأى الناس ذلك أتاه أبدال الشام وعصائب أهل العراق، فيبايعونه، ثم ينشأ رجل من قريش أخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم، وذلك بعث كلب، والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب، فيقسم المال ويعمل في الناس بسنة نبيهم صلى الله عليه وسلم، ويلقي الإسلام بجرانه إلى الأرض فيلبث سبع سنين، ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون، قال أبو داود: وقال بعضهم عن هشام: تسع سنين. وقال بعضهم: سبع سنين."(سنن ابي داؤد، کتاب الفتن، باب فی ذکر المہدی، ج: 2، ص: 239، حدیث نمبر: 4286)

شکیل بن حنیف دربھنگوی کا فتنہ

مفتی محمد طاہر رضی قاسمی: خادم التدریس دارالعلوم اسعدیہ فیروزآباد

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا أَمَّا بَعْدُ!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نفسي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ إِبْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

معزز قارئین کرام! فتنوں کا دور دورہ چل رہا ہے، نئے نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں، انہی فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے شکیل خان بن حنیف کا فتنہ، شکیل بن حنیف کون ہے؟ یہ شکیل بن حنیف دربھنگہ، بہار موضع عثمان پور کا رہنے والا ایک شخص ہے جس نے چند سال پہلے دہلی میں مہدی ہونے، اور پھر مہدی اور مسیح ہونے کا دعوی کیا، اور ایک نئے قادیانیت کی داغ بیل ڈالی، اس نے دہلی کے مختلف علاقوں میں اپنی مہدویت ومسیحت کی تبلیغ کی لیکن اسے ہر جگہ سے پیچھے ہٹنا پڑا، پھر اس نے دہلی میں محلہ نبی کریم کو اپنے مشن کا مرکز بنایا اور پھر لکشمی نگر کے دو مختلف علاقوں میں یکے بعد دیگرے اپنی رہائش اختیار کی، اور وہیں سے اپنے مشن کو چلاتا رہا، دہلی کے زمانہ قیام میں اس کے فتنے میں

پھنسنے والے عام طور پر وہ سادہ لوح نوجوان تھے جو دین سے ناواقف اور دور دراز سے دہلی میں تعلیم حاصل کرنے آئے تھے لیکن لوگوں کو جیسی اس کی حرکتوں کا پتہ چلا اس نے اپنے ٹھکانہ بدل لیا پھر وہ مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد میں آیا اور اس نے اپنے رہن سہن اس طریقے سے کرلیا کسی نے اس کو ایک پورا علاقہ خرید کردے دیا، جہاں اس نے اپنی نئی بستی بنائی جس میں وہ اور اس کے حواری رہتے ہیں، ملک کے مختلف حصوں میں جھوٹے مہدی و مسیح کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ بڑی تیزی سے جاری میں اور خاصی تعداد میں لوگ اس کے فتنے میں مبتلا ہو چکے ہیں، اور اس کے فتنے کا شکار سادہ لوح نوجوان ہو رہے ہیں اور وہی اس کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں، بہت خفیہ طریقے سے کام کر رہے ہیں، ان لوگوں کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ بہت خفیہ طریقے سے کسی نوجوان سے رابطہ کرتے ہیں، جو عام طور سے کالج یا یونیورسٹی کا طلب علم ہوتا ہے، جو دین سے ناواقف ہوتا ہے اور یہ لوگ اپنا حلیہ ایسا بنا کر رکھتے ہیں کہ ہر کوئی انہیں دیکھ کر انہیں بہت بڑا متبع سنت و شریعت سمجھے۔مثلاً لمبا کرتا، اونچی شلوار گفتگو میں بار بار سبحان اللہ ،الحمد للہ، ماشاء اللہ، ان شاء اللہ ان جیسے دیگر الفاظ بکثرت استعمال کرتے ہیں، اب جو سادہ لوح نوجوان ہوتا ہے، وہ ان سے بہت زیادہ متاثر ہو جاتا ہے، اور انہیں بہت دیندار سمجھنے لگتا ہے۔

اپنے مخاطب کے اوپر اپنا تاثر قائم کرنے کے بعد یہ لوگ اس سے علامات قیامت کا تذکرہ کرتے ہیں، اور علامت قیامت کا مصداق دنیا کی نئی ایجادات، انکشافات کو

قرار دیتے ہیں، اور معاصر دنیا کے بعض حالات وواقعات کو قرار دیتے ہیں، اور یہ لوگ بہت ہوشیاری سے یہ کام کرتے ہیں کہ ان کا مخاطب علماء سے دور ہو جائے، یہ کہتے ہیں کہ علماء کو یہ حدیث زمانہ طالب علمی کے درمیان پڑھائی ہی نہیں جاتی، انہیں نماز، روزے، زکوۃ کے مسائل اور احادیث پڑھی جاتی ہیں، تا کہ یہ کسی مسجد میں امامت کر سکیں، یا کسی مدرسے کے مدرس بن جائیں، ان کا مخاطب ان سے متاثر ہونے والا انہیں بہت بڑا ماہر دین سمجھتا ہے اور اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ جو اسے بتا دیں وہ اس پر یقین کر لے، اس کے بعد یہ اپنے مدعوؤں کو بتاتے ہیں کہ دجال آچکا ہے، اور کہتے ہیں کہ امریکہ فرانس ہی دجال ہے، اور کافر لکھا ہوگا، دیکھو! امریکہ فرانس جب ان دونوں ملکوں کا نام ایک ساتھ لکھا جائے، تو بیچ میں کافر لکھا ہوا ہوتا ہے، اور کہتے ہیں کہ دیکھو! اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دجال کی ایک آنکھ ہوگی وہ سیٹلائٹ ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ دجال کا ایک گدھا ہوگا۔ اس سے مراد فائٹر پیلین ہے، جب ان کے مخاطب کو دجال کی آمد کا یقین ہو گیا تو اپنے اس مدعے پر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دجال کے بعد میں جس مسیح کو آنا تھا، وہ آچکے ہیں، اور نجات کا راستہ یہی ہے کہ آپ ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں! یہ شخص بیعت ہونے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو اسے پہلے صوبہ کے امیر سے ملایا جاتا ہے، پھر اس کے بعد اورنگ آباد خلیل کے ہاتھ پر بیعت کرائی جاتی ہے اور یہ لوگ اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ کسی بھی طرح اس آدمی کے سامنے شکیل کا اصلی نام نہ آئے، یہاں تک کہ نام پوچھنے پر بھی نام نہیں بتایا جاتا بلکہ ٹال

دیا جاتا ہے، باتیں بنائی جاتی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا نام پتہ چل جائے، اور وہ کسی کے سامنے تذکرہ کریں، اور اسے پتہ چل جائے کہ جھوٹا مدعی مسیح ہے۔

اب میں آپ کو احادیث کی روشنی میں دجال، حضرت مہدی، اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں بتاتا ہوں، دجال کے بارے میں بخاری شریف کی حدیث میں ہے آپ کی اپنی کو خواب میں دجال دکھایا گیا تو وہ ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص تھا، اس کے بال گھنگریالے تھے داہنی آنکھ سے کانا تھا، یہاں تک کہ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وقبیلہ خزانہ کا ایک آدمی ابن قطن کے مشابہ تھا۔ ان واضح نشانیوں کے بعد کوئی بھی عقلمند آدمی یہ نہیں کہہ سکتا دجال ایک شخص نہ ہوکر دوممالک کا مجموعہ ہے، اور اس کی آنکھ سیٹلائٹ ہے۔ حضرت مہدی کے بارے میں للہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ حضرت مہدی کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، جبکہ (شکیل) شکیل بن حنیف ہے، محمد بن عبداللہ نہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہوں گے، اور ان کا سلسلہ نسب حضرت فاطمہ تک پہنچے گا، جبکہ شکیل ہندوستان کے دربھنگہ کا ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا: حضرت مہدی روشن پیشانی والے ہوں گے یعنی گورے ہونگے ہوں جبکہ شکیل ایسا نہیں ہے، ایسا بننے کے لیے وہ میک اپ کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا، ان سے پہلے دنیا بھر میں ظلم و نا انصاف کا راج ہوگا، اور وہ ظلم کا خاتمہ کر کے دنیا میں عدل و انصاف کا بول بالا کریں گے، جبکہ شکیل کو مہدی کا دعوی کیسے ہوئے 10 / 20 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا، دنیا

میں ظلم وستم بڑھتا ہی جا رہا ہے کم نہیں ہو رہا۔حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ حکمراں بھی ہوں گے۔جبکہ شکیل کو کوئی جانتا ہی نہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ حضرت مہدی منصب پر فائز ہونے کے بعد نو برس زندہ رہیں گے، جن میں سے سات برس حکومت کریں گے، جبکہ شکیل کو مہدویت کا دعوی کیے ہوئے دس برس سے زائد عرصہ گزر گیا، اور جناب کا ابھی تک انتقال نہیں ہوا۔حضرت مہدی ظاہر ہوں گے کسی سے چھپیں گے نہیں، جبکہ شکیل سب سے چھپا پھرتا ہے۔

شکیل نے مسیح ہونے کا دعوی بھی کیا، میں آپ کو بتاؤں کہ حضرت عیسی علیہ السلام وہی حضرت عیسی ہیں، جو حضرت مریم کے بیٹے ہیں، بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں، اور بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔عیسی ہونے کا دعویدار شکیل ہندوستان میں پیدا ہوا ہے، اس کے تو ابا کا نام حنیف ہے، وہ عیسیٰ علیہ السلام کیسے ہوسکتا ہے!! حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں احادیث میں ہے وہ آسمان سے اتریں گے، شکیل خان بن حنیف عثمان پور نامی گاؤں میں اپنے والد حنیف کے یہاں پیدا ہوا۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں ابن مریم انصاف پسند حکمران بن کر ضرور نازل ہوں گے، اور صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ کوئی صدقات قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔شکیل خان بن حنیف نے ایسا کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا، اب تک نہ وہ حاکم ہے، نہ حکمرانی کا ارادہ ہے، نہ اس نے کسی صلیب کو توڑا ہے اور نہ کوئی عیسائی اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے اور نہ

غربت کا خاتمہ ہوا ہے۔

بہرحال مذکورہ بالا تقابل سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جس شخص میں سچے مہدی کے بارے میں احادیث سے صحیح ثابت شدہ علامت نہ پائی جائیں، وہ دیکھنے میں کتنا ہی دیندار ہو، یا اس کی گفتگو کتنی ہی پراثر ہو، اسے مہدی موعود ہرگز تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کوئی شخص اسے مہدی موعود مانتا ہے تو بلاشبہ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی سب ہی اہل ایمان کو ہر طرح کی گمراہی اور بدفکری سے محفوظ رکھے آمین۔

شکیلیوں سے چند سوالات حدیث کی روشنی میں

مولانا محمد امجد گنگوہی

(۱) حدیث: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي۔ (ترمذی ۲/ ۴۷)

اس حدیث شریف سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱) حضرت مہدیؓ پورے خطۂ عرب پر حکمرانی کریں گے، شکیلیوں تم ذرا بتاؤ تو شکیل بن حنیف کی حکومت کہاں ہے؟

۲) حضرت مہدیؓ اہل بیت میں سے ہوں گے، آپ لوگ شکیل کا سلسلۂ نسب بتائیں؟

۳) حضرت مہدیؓ کا نام حضور اکرم ﷺ کے نام کے موافق ہوگا یعنی ''محمد''، لیکن شکیل کی اسکول آئڈی میں محمد نہیں بلکہ ''شکیل احمد'' لکھا ہوا ہے۔

(۲) حدیث: يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۸۸)

اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱) آنے والے مہدی کا نام حضور علیہ السلام کے نام کے مطابق یعنی ''محمد'' ہوگا۔

۲) حضرت مہدیؓ کے والد بزرگوار کا نام حضور اکرم ﷺ کے والد محترم کے نام کے مطابق ''عبداللہ'' ہوگا، حالانکہ شکیل کے باپ کا نام ''حنیف'' ہے نہ کہ عبداللہ۔

۳) حضرت مہدیؓ ظلم وستم کو ختم فرمائیں گے، اور شکیل ملعون کو تقریباً بائیس ۲۲ سال گزر گئے دعوۂ مہدویت کئے ہوئے ظلم وستم ختم ہونے کے بجائے روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔

(۳) حدیث: وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ (حوالہ بالا)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضرت مہدیؓ کی مدت خلافت سات سال ہوگی، حالانکہ کذاب زمانہ شکیل بن حنیف کو اپنا دعویٰ منواتے ہوئے تقریباً بائیس ۲۲ سال ہوگئے۔

(٤) حدیث: فَيُجَهِّزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ، حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ۔ (مجمع الزوائد، ۲۳۹۹ باب ماجاء في المهدي، ومثلہ ابوداؤد،۲/ ۵۸۹)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہور کے بعد حضرت مہدیؓ کے مقابلہ کے لئے شام کی طرف سے مخالفین کا ایک لشکر اٹھے گا جو مکہ ومدینہ کے درمیان بیداء نامی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا، شکیلیت کے علمبردار بتائیں کہ کیا شکیل بن حنیف کے مقابلہ کے لئے بھی کہیں سے لشکر اٹھایا کہیں دھنسایا گیا؟۔

(٥) حدیث: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا۔ (مسلم،١/ ٨٧)

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام حضرت مہدیؓ زمانہ میں تشریف لائیں گے اور ان کا آسمان سے نزول ہوگا، تو کیا شکیل بن حنیف کے زمانہ میں حضرت کا نزول ہوا؟۔

مدعی مہدویت و مسیحیت شکیل بن حنیف کے رد میں لکھی گئی کتابیں

اس فتنے کے کے خدوخال کو سمجھنے کے لیے چند معاون کتابیں:

شمار	کتاب	مصنف/مؤلف
1	شکیل بن حنیف ایک تعارف وتجزیہ	مولانا شاہ عالم گورکھپوری
2	شکیل بن حنیف اوراس کے متبعین کا شرعی حکم	مولانا شاہ عالم گورکھپوری
3	فتنۂ شکیلیت اور خوارج ایک تحقیقی جائزہ	مولانا شاہ عالم گورکھپوری
4	اسلامی عقائد و معلومات	مولانا شاہ عالم گورکھپوری
5	شکیل بن حنیف کے اسلام مخالف نظریات کا تجزیہ	مولانا محمد راشد گورکھپوری
6	مہدی و مسیح کا جھوٹا دعوے دار شکیل بن حنیف	مفتی اسعد قاسم سنبھلی
7	ظہور مہدی کب، کہاں اور کس طرح؟	مفتی محمود بارڈولی
8	فتنۂ شکیلیت کے خدوخال	قاضی حفظ الرحمن سملکی
9	فتنۂ شکیل بن حنیف کی حقیقت	مولانا ابرارالحق شاکر قاسمی
10	حیات عیسیٰ بن مریم قرآن وحدیث کی روشنی میں	مولانا ابرارالحق شاکر قاسمی
11	جان سے پیارا ایمان ہمارا	مولانا محمد انصار اللہ قاسمی ومولانا وجیہ الدین قاسمی
12	فتنۂ شکیلیت اور اسلام کا صحیح عقیدہ	شائع کردہ: مرکز المعارف ممبئی
13	شکیل بن حنیف بھارتی کے جھوٹا ہونے پر ایک چشم کشا تحریر	مولانا قاضی محمد کامل قاسمی

14	شکیل بن حنیف کے اعتراضات کی حقیقت	مولانا محمد انصاراللہ قاسمی
15	عقیدۂ ظہورِ مہدی ونزولِ عیسیٰ ابن مریم اور شکیلی غلط فہمیوں کا ازالہ	ڈاکٹر ومفتی اکمل یزدانی
16	نزول عیسی ابن مریم، ظہور محمد بن عبداللہ المہدی	مولانا خالد انور پورنوی
17	امام مہدی: شخصیت وحقیقت	مفتی اسعد قاسم سنبھلی
18	حضرت خلیفۃ مہدی	مفتی ابوبکر جابر/رفیع الدین حنیف قاسمی
19	علامات قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی	مولانا سہیل باوا صاحب
20	شکیل بن حنیف نقلی مہدی جعلی مسیح	مولانا محمد منہاج نظامی

Khatame Nabuwwat Apps

ارتدادی فتنوں کے تعلق سے کتابوں کے لئے

فتنۂ شکیلیت سے چند سوالات

خورشید احمد، اترا کھنڈ

شکیل بن حنیف اور شکیلی افراد سے گزارش ہے کہ ان سوالات کا تحریری جواب دیں!

(1) شکیلیت اور قادیانیت میں کیا فرق ہے؟

(2) المسیح موعود اور مسیح دجال میں کیا فرق ہے؟

(3) المسیح ابن مریم کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کی خبر دی (سورۃ آل عمران آیت (45) شکیل خان کا نام عیسیٰ کس نے رکھا؟

(4) حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے حضرت مریم کے بیٹے تقریباً دو ہزار سال پہلے پیدا ہو چکے ہیں شکیل خان کے والد کا نام حنیف ہے یہ کیسے عیسیٰ بن گیا؟

(5) کیا اسلام میں تناسخ (دوبارہ آواگمن) کا عقیدہ ہے؟

(6) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نا قتل کیا گیا اور نہ ہی صلیب پر چڑھایا گیا (یہود و نصاریٰ کے برعکس سورہ نساء آیت 157 اور 158) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اٹھالیا، جن سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں دوسرے آسمان پر ملے، پھر یہ شکیل خان عیسیٰ کیسے مہاراشٹر کے اورنگ آباد میں بن گیا؟

(7) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے دمشق کی مسجد میں اتریں گے اور امام مہدی کی اقتداء میں فجر کی نماز پڑھیں گے۔ دجال کو لد کے مقام پر قتل کریں گے، ظاہر ہے وہ جوان ہوں گے۔ امام مہدی مدینہ میں پیدا ہوں گے، دونوں الگ الگ انسان ہوں گے۔ پھر شکیل خان کیسے عیسیٰ اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟

(8) امام مہدی حضرت حسن کی اولاد سے ہوں گے، ظاہر ہے ان کا نسب سید ہوگا اگر شکیل خان سید نہیں تو امام مہدی کیسے؟

(9) حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کی دو روحیں شکیل خان کے جسم میں کیسے آئیں جب کہ ایک جسم میں ایک ہی روح ہوتی ھے اور یہ ہی اللہ کا نظام ہے، اس کے برعکس ایک جسم میں تین روحیں شکیل خان، حضرت عیسیٰ اور امام مہدی یعنی تین روحیں ایک جسم میں کیسے ہوسکتی ہیں؟

(10) مسیح موعود اور امام مہدی کا پہلا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی مر چکا ہے دوسرا دعویدار موت کی طرف بڑھ رہا ہے جو یہی دعویٰ کر رہا ہے امام مہدی، دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے کتنے ایسے دعویدار مسیح دجال ہوں گے جن کے بارے میں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ؟

•••••••••••••••••••••••••••••••••

ندائے حسین ایک دینی، دعوتی اور علمی پیغام ہے، اس کی اشاعت میں حصہ لے کر اس پیغام کو عام کرنے میں ہمارا تعاون کریں!

فون پے نمبر: 9113721549

مہدی موعود اور شکیل بن حنیف

ایک تقابلی مطالعہ

1	مہدی موعود کا نام "محمد" ہوگا۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	جب کہ جھوٹے مدعی مہدویت کا نام "شکیل" ہے۔
2	مہدی موعود کے والد کا نام "عبداللہ" ہوگا۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	اُس کے باپ کا نام "حنیف" ہے۔
3	مہدی موعود حسنی سید ہوں گے۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	اُس کا خاندان گجی ہے۔
4	مہدی موعود مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوں گے۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	وہ "دربھنگہ" کا رہنے والا ہے۔
5	مہدی موعود خلافت کے مدعی نہ ہوں گے اور ان کو ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ خلافت کی اہلیت سے نوازیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، ص۳۰۰)	شکیل بن حنیف از خود خلافت کا مدعی ہے اور حقیقی خلافت سے اُس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔
6	ایک مسلمان خلیفہ جس کا لقب "نفس زکیہ" ہوگا، اس کے انتقال کے بعد مہدی موعود کا ظہور ہوگا۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	"نفس زکیہ" کا بھی اس سے کوئی جوڑ نہیں ہے۔
7	مہدی موعود سے مکہ معظمہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان باصرار خلافت کی بیعت لی جائے گی۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	شکیل کے ہاتھ پر حرم شریف میں کسی نے بیعت خلافت نہیں کی۔
8	حضرت مہدی اپنے زمانہ کے عیسائیوں سے جنگ کریں گے اور ۷۰ ہزار کا لشکر لے کر قسطنطنیہ (ترکی) کو فتح کریں گے۔ (مسلم شریف، ص۳۹۲-۳۹۳)	شکیل بن حنیف کی کسی سے کوئی جنگ نہیں ہوئی اور نہ اس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوا۔
9	حضرت مہدی کے مقابلے کے لئے ملک شام کا ایک ظالم و جابر بادشاہ جس کا نام "سفیانی" ہوگا، اپنی فوج لے کر چلے گا، جسے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام "بیداء" میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (مسلم شریف، ص۳۸۸)	شکیل کے خلاف "سفیانی" کا لشکر نہیں نکلا اور نہ اس کے لئے کوئی لشکر مقام "بیداء" میں دھنسایا گیا۔
10	حضرت مہدی کے دور خلافت میں ہر طرف عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا اور ظلم کا خاتمہ ہوگا۔ (ابوداؤد شریف، ص۵۸۹)	موجودہ دور میں ہر طرف ظلم و ناانصافی کا دور دورہ ہے، جو کسی سے مخفی نہیں ہے۔
11	حضرت مہدی موعود کے زمانہ میں ہی دجال کا خروج ہوگا اور اس کی فوجوں سے آپ مقابلہ فرمائیں گے۔ (درمنثور، ص[illegible])	شکیل کے دور میں دجال کا خروج نہیں ہوا۔
12	حضرت مہدی ہی کے زمانہ میں سیدنا حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نزول فرمائیں گے، اور نزول کے بعد دمشق کی جامع مسجد میں فجر کی پہلی نماز حضرت مہدی کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، ص۲۹۹)	شکیل کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی نہیں ہوا۔

مذکورہ بالا تقابل سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ [illegible]

ترتیب: [illegible]

خادم الطلبہ دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند


حضرت مہدی
و
عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آئینے میں
شکیل بن حنیف کذاب کا سیاہ چہرہ
قادیانیوں کی طرح شکیل بن حنیف کو ماننے والے بھی مسلمان نہیں ہیں!
مختلف مسالک کے علماء ومفتیان اور دینی تنظیموں کے ذمہ داران کا مشترکہ بیان
7210007919
9911857946
9911419435
9716745607
9990456928
ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، نئی دھلی-۱۱۰۰۲۵

حضرت مہدی محمد بن عبداللہ اور مہدی کذاب شکیل بن حنیف

	[illegible]	حوالہ جات	مہدی کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ کے حالات
1	[illegible]	[illegible]	[illegible]
2	[illegible]	[illegible]	[illegible]
3	[illegible]	[illegible]	[illegible]
4	[illegible]	[illegible]	[illegible]
5	[illegible]	[illegible]	[illegible]
6	[illegible]	[illegible]	[illegible]
7	[illegible]	[illegible]	[illegible]
8	[illegible]	[illegible]	[illegible]
9	[illegible]	[illegible]	[illegible]
10	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، نئی دہلی-۲۵

9990458023
Mtkndelhi@gmail.com

حضرت عیسیٰ ابن مریم اور مسیح کذاب شکیل بن حنیف

#	حضرت عیسیٰ ابن مریم کے علامات اور اوصاف قرآن اور احادیث میں	حوالہ جات	مہدیٔ کذاب شکیل بن حنیف لعنۃ اللہ علیہ کی حالات
1	[illegible]	[illegible]	[illegible]
2	[illegible]	[illegible]	[illegible]
3	[illegible]	[illegible]	[illegible]
4	[illegible]	[illegible]	[illegible]
5	[illegible]	[illegible]	[illegible]
6	[illegible]	[illegible]	[illegible]
7	[illegible]	[illegible]	[illegible]
8	[illegible]	[illegible]	[illegible]
9	[illegible]	[illegible]	[illegible]
10	[illegible]	صحیح مسلم	[illegible]
11	[illegible]	صحیح مسلم	[illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برکات

[illegible]

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، نئی دھلی-۲۵

9990456023
Mtkndelhi@gmail.com

کیا حضرت مہدی محمد بن عبداللہ اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم ایک ہی شخصیت ہے؟

[illegible]

سند: [illegible]

اس حدیث کے موضوع ہونے کی وجہ

1	[illegible]
2	[illegible]
3	[illegible]
4	[illegible]
5	[illegible]
6	[illegible]
7	[illegible]
8	[illegible]
9	[illegible]

[illegible]

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، نئی دہلی-۲۵ ۰۰ ۱۱
ڈیزائن: احمد
9920458928
Mtkndelhi@gmail.com

دجال!!! کون؟؟؟ کب؟؟؟ کہاں؟؟؟

اس زمانے کے حالات اور شکیل کی فتنہ بازیاں	حوالہ جات	دجال کی علامت احادیث نبوی ﷺ میں	
		کون؟؟؟	1
[illegible]	[illegible]	[illegible]	الف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ج
[illegible]	[illegible]	[illegible]	د
		کب؟؟؟	2
[illegible]	[illegible]	[illegible]	الف
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب
		کہاں؟؟؟	3
[illegible]	[illegible]	[illegible]	الف
		دجال کا قتل	4
[illegible]	[illegible]	[illegible]	الف
	[illegible]	[illegible]	ب
	[illegible]	[illegible]	ج

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

ذیشان احمد
9990458925
Mkndelhi@gmail.com


نزول عیسیٰؑ و ظہور مہدیؑ احادیث کی روشنی میں
حضرت مہدیؑ کی علامات
حوالہ جات
حضرت عیسیٰؑ کی علامات
حوالہ جات
منجانب: جمعیت اہل سنت والجماعت کانپور

اپیل وگذارش

جامعہ حسینیہ مدنی نگر کشن گنج بہار جس کی بنیاد بیادگار شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ ۲۸ رشعبان المعظم ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۹ ردسمبر ۱۹۹۷ء بروز منگل زیر سرپرستی فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی قدس سرہ العزیز رکھی گئی، الحمدللہ اکابر علماء کرام اور بزرگانِ دین کی دعاءِ نیم شبی اور توجہات کی بدولت آج یہ ادارہ اس قلیل مدت میں شمالی بہار کا مثالی ادارہ بن چکا ہے۔ الحمدللہ جامعہ کی طرف روزِ اول ہی سے مقتدر اکابر علماء اور صلحاء عظام کا رجوع رہا ہے، اور ان ہی اکابر کی دعائیں ہیں کہ ادارہ نے اس قلیل عرصہ میں تعلیمی اور تعمیری ہر دو سمت میں ایسی محیر العقول ترقی کی ہے کہ کوئی بھی اس کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرسکتا ہے۔

مدرسہ کی ابتداء سے اب تک تقریباً ایک ہزار سے زائد حفاظِ کرام بحمداللہ جامعہ سے تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرچکے ہیں، ادارہ میں کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں بس توکل علی اللہ اور آپ مخلصین ومحبین کے حسن تعاون سے ادارہ کی جملہ ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ فی الوقت بھی جامعہ میں 515 رطلبہ کا داخلہ ہے، جن کی جملہ ضروریات کی کفالت جامعہ کرتا ہے۔

طلبہ کے لئے ڈائننگ ہال اور ایک بڑے جنریٹر کی کئی سالوں سے بہت کمی محسوس کی جارہی ہے، ساتھ ہی جامعہ کی مسجد اسعد کے صحن کا کام اس وقت جاری ہے، جس پر بڑا صرفہ ہے۔

اس لئے تمام مخیرین ومحبین جامعہ سے درخواست ہے کہ جامعہ کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے دامے درمے ضرور تعاون فرمائیں۔

رب کریم آپ تمام محبین ومتعلقین کو اپنی شایانِ شان بے حد جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

محمد غیاث الدین قاسمی

بانی ومہتمم جامعہ حسینیہ مدنی نگر فرینگوڑا، کشن گنج بہار